BKID 019

عربی

نصوص وقواعد۔ 1

برائے

بی۔اے،بی۔ایس۔سی،بی۔کام

(سال اول)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

C مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

سلسلہ مطبوعات نمبر-44

ISBN: 978-93-80322-50-6

Edition: April, 2019

ناشر : رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

اشاعت : اپریل 2019

مطبع : پرنٹ ٹائم اینڈ بزنس انٹرپرائزز، حیدرآباد

Arabic

Grammar and Composition-I

Edited by:

Prof. Syed Alim Ashraf

Head, Department of Arabic, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:

Directorate of Translation and Publications

Maulana Azad National Urdu University

Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS)

E-mail: directordtp@manuu.edu.in

for

Directorate of Distance Education

E-mail: dir.dde@manuu.edu.in; Website: manuu.ac.in

کورس کوارڈی نیٹر
پروفیسر سید علیم اشرف
شعبۂ عربی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

مصنفین:

مصنفین		اکائی نمبر
ڈاکٹر محمد فضیل، گیسٹ فیکلٹی، ڈی ڈی ای، مانو	اکائی	1, 2, 3, 10, 11, 12, 13, 17, 22
ڈاکٹر محمد عبدالعلیم، گیسٹ فیکلٹی، ڈی ڈی ای، مانو	اکائی	4, 5, 6, 7, 8, 9, 14, 15, 23, 24, 25, 26
پروفیسر عبدالمعز، شعبۂ عربی، مانو	اکائی	16, 18
ڈاکٹر جاوید ندیم، شعبۂ عربی، مانو	اکائی	19, 20, 21

ایڈیٹر
پروفیسر سید علیم اشرف
شعبۂ عربی، مانو

لینگویج ایڈیٹر
پروفیسر سید علیم اشرف
شعبۂ عربی، مانو

ٹائٹل پیج: ڈاکٹر ظفر گلزار

فہرست

پیغام	:	وائس چانسلر	6
پیش لفظ	:	ڈائرکٹر، ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز	7
ڈائرکٹر کا پیغام	:	ڈائرکٹر، نظامت فاصلاتی تعلیم	8
کورس کا تعارف	:	کوآرڈینیٹر	9

بلاک I

اکائی1۔ پہلا سبق 10-26

اکائی2۔ دوسرا سبق 27-37

اکائی3۔ تیسرا سبق 38-52

اکائی4۔ چوتھا سبق 53-62

اکائی5۔ پانچواں سبق 63-75

بلاک II

اکائی6۔ چھٹا سبق 76-92

اکائی7۔ ساتواں سبق 93-108

اکائی8۔ آٹھواں سبق 109-113

اکائی9۔ نواں سبق 114-130

اکائی10۔ دسواں سبق 131-142

بلاک III

اکائی11۔ گیارہواں سبق 143-159

اکائی12۔ بارہواں سبق 160-170

اکائی13۔ تیرھواں سبق	171-177
اکائی14۔ چودھواں سبق	178-190
اکائی15۔ پندرھواں سبق	191-200
بلاک IV	
اکائی16۔کلمہ اور اسکی قسمیں	201-211
اکائی17۔اسم اشارہ	212-216
اکائی18۔مرکب اضافی و مرکب وصفی	217-229
بلاک V	
اکائی19۔ جملہ اسمیہ اور خبر کے اقسام	230-240
اکائی20۔حروف جارہ	241-247
اکائی21 ۔ادوات استفہام	248-253
اکائی22 ۔ضمائر	254-259
بلاک VI	
اکائی23 ۔أعضاء الجسد	260-270
اکائی24 ۔أسماء الفواکہ	271-281
اکائی25 ۔وسائل النقل	282-286
اکائی26 ۔حجرة الدرس	287-296

پیغام

وائس چانسلر

وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے جس ایکٹ کے تحت مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا ہے اُس کی بنیادی سفارش اُردو کے ذریعے اعلیٰ تعلیم کا فروغ ہے۔ یہ وہ بنیادی نکتہ ہے جو ایک طرف اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد بناتا ہے تو دوسری طرف ایک امتیازی وصف ہے، ایک شرف ہے جو ملک کے کسی دوسرے اِدارے کو حاصل نہیں ہے۔ اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ بھی تصدیق کردیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند ''ادبی'' اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت رسائل و اخبارات کی اکثریت میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ہماری یہ تحریریں قاری کو کبھی عشق و محبت کی پُر پیچ راہوں کی سیر کراتی ہیں تو کبھی جذباتیت سے پُر سیاسی مسائل میں اُلجھاتی ہیں، کبھی مسلکی اور فکری پس منظر میں مذاہب کی توضیح کرتی ہیں تو کبھی شکوہ شکایت سے ذہن کو گراں بار کرتی ہیں۔ تاہم اُردو قاری اور اُردو سماج آج کے دور کے اہم ترین علمی موضوعات چاہے وہ خود اُس کی صحت و بقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، وہ جن مشینوں اور آلات کے درمیان زندگی گزار رہا ہے اُن کی بابت ہوں یا اُس کے گردو پیش اور ماحول کے مسائل..... وہ ان سے نابلد ہے۔ عوامی سطح پر اِن اصناف کی عدم دستیابی نے علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کردی ہے جس کا مظہر اُردو طبقے میں علمی لیاقت کی کمی ہے۔ یہی وہ چیلنجز ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اسکولی سطح کی اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیر بحث آتے ہیں۔ چونکہ اُردو یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم ہی اُردو ہے اور اس میں علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔ اِسی مقصد کے تحت ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز کا قیام عمل میں آیا ہے اور احقر کو اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اپنے قیام کے محض ایک سال کے اندر ہی یہ برگِ نو، ثمر آور ہوگیا ہے۔ اس کے ذمہ داران کی انتھک محنت اور قلم کاروں کے بھرپور تعاون کے نتیجے میں کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کم سے کم وقت میں نصابی اور ہم نصابی کتب کی اشاعت کے بعد اِس کے ذمہ داران، اُردو عوام کے واسطے بھی علمی مواد، آسان زبان میں تحریر عام فہم کتابوں اور رسائل کی شکل میں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کریں گے تاکہ ہم اِس یونیورسٹی کے وجود اور اس میں اپنی موجودگی کا حق ادا کرسکیں۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز

خادمِ اوّل

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

پیش لفظ

ہندوستان میں اُردو ذریعہ تعلیم کی خاطر خواہ ترقی نہ ہو پانے کے اسباب میں ایک اہم سبب اُردو میں نصابی کتابوں کی کمی ہے۔اس کے متعدد دیگر عوامل بھی ہیں لیکن اُردو طلبہ کو نصابی اور معاون کتب نہ ملنے کی شکایت ہمیشہ رہی ہے۔ 1998ء میں جب مرکزی حکومت کی طرف سے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا تو اعلیٰ سطح پر کتابوں کی کمی کا احساس شدید ہوگیا۔اعلیٰ تعلیمی سطح پر صرف نصابی کتابوں کی نہیں بلکہ حوالہ جاتی اور مختلف مضامین کی بنیادی نوعیت کی کتابوں کی ضرورت بھی محسوس کی گئی۔ فاصلاتی طریقہ تعلیم کے تحت چونکہ طلبہ کو نصابی مواد کی فراہمی ضروری ہے لہٰذا اُردو یونیورسٹی نے مختلف طریقوں سے اُردو میں مواد کا نظم کیا۔ کچھ مواد یہاں بھی تیار کیا گیا مگر علمی کتابوں کی منظم اور مستقل اشاعت کا سلسلہ شروع نہیں کیا جاسکا۔

موجودہ شیخ الجامعہ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے اپنی آمد کے ساتھ ہی اُردو کتابوں کی اشاعت کے تعلق سے انقلاب آفریں فیصلہ کرتے ہوئے ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز کا قیام عمل میں لایا۔اس ڈائرکٹوریٹ میں بڑے پیمانے پر نصابی اور دیگر علمی کتب کی تیاری کا کام جاری ہے۔ کوشش یہ کی جارہی ہے کہ تمام کورسز کی کتابیں متعلقہ مضامین کے ماہرین سے راست طور پر اُردو میں ہی لکھوائی جائیں۔اہم اور معروف کتابوں کے تراجم کی جانب بھی پیش قدمی کی گئی ہے۔توقع ہے کہ مذکورہ ڈائرکٹوریٹ ملک میں اشاعتی سرگرمیوں کا ایک بڑا مرکز ثابت ہوگا۔اب تک یہاں سے تین درجن سے زائد کتابیں شائع ہوچکی ہیں اور توقع ہے کہ آنے والے دنوں میں بھی یہاں سے کثیر تعداد میں اُردو کتابیں شائع ہوں گی۔

زیر نظر کتاب فاصلاتی طریقہ تعلیم کے تحت یو جی سال اول کے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے جس سے روایتی طریقہ تعلیم کے طلبہ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔کتاب کی تیاری میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ یہاں جن موضوعات کا مطالعہ کریں ان پر انہیں بھرپور اور مکمل مواد دستیاب ہو جائے۔

یہ اعتراف ضروری ہے کہ حالیہ عرصے میں جو بھی کتابیں شائع کی جارہی ہیں ان میں شیخ الجامعہ کی راست سرپرستی اور نگرانی شامل ہے۔اُن کی خصوصی دلچسپی کے بغیر اس کتاب کی اشاعت ممکن نہ تھی۔ نظامت فاصلاتی تعلیم اور شعبہ عربی کے اساتذہ اور عہدیداران کا بھی عملی تعاون شاملِ حال رہا ہے جس کے لیے اُن کا شکریہ بھی واجب ہے۔

اُمید ہے کہ قارئین اور ماہرین اپنے مشوروں سے نوازیں گے۔

پروفیسر محمد ظفرالدین
ڈائرکٹر، ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز

ڈائرکٹر کا پیغام

فاصلاتی طریقۂ تعلیم سارے عالم میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جاچکا ہے اور چہار سو اس طریقے سے بڑی تعداد میں لوگ تعلیم اور اسناد سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں سے ہی صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے اِس طریقے کو اختیار کیا تھا۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس یونیورسٹی نے روایتی طریقۂ تعلیم سے پہلے فاصلاتی طریقے سے تعلیم کو اُردو عوام تک پہنچانے کا سلسلہ شروع کیا۔ پہلے پہل یہاں کے تدریسی پروگراموں کے لیے بعض دوسری یونیورسٹیوں کے نصابی مواد سے من وعن اور بشکل ترجمہ استفادہ کیا گیا۔ اِرادہ یہ تھا کہ بہت تیزی سے اپنا نصابی مواد تیار ہو جائے گا اور بتدریج دوسری یونیورسٹیوں پر سے انحصار ختم ہو جائے گا۔ لیکن جب نصابی مواد کی تیاری کا سلسلہ شروع کیا گیا تو اندازہ ہوا کہ یہ اتنا آسان کام نہیں تھا۔ قدم قدم پر مسائل پیش آئے اور مختلف النوع اُلجھنوں نے رفتار کو سست کر دیا۔ مگر کوششیں جاری رہیں اور نتیجے کے طور پر اب بہت تیزی سے یونیورسٹی نے اپنے نصابی مواد کی اشاعت شروع کر دی ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم (ڈی ڈی ای)، مانو نے طلبا کی سہولت کے لیے ایک بہت بڑا نیٹ ورک تیار کیا ہے جس میں 9 علاقائی مراکز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکتہ، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور 5 ذیلی علاقائی مراکز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح اور امراوتی) شامل ہیں۔ ہر علاقائی/ذیلی علاقائی مرکز (Regional Centre/Sub Regional Centre) فاصلاتی تعلیم کے طلبا کو "Learner Support Centre" کے ذریعہ تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتا ہے۔ سال 18-2017 میں، نظامت فاصلاتی تعلیم میں علاقائی/ذیلی علاقائی مرکز کے ذریعہ 158 ''Learner Support Centres'' چلائے جا رہے تھے۔ اپنے آپ کو جدید تر بنانے اور فاصلاتی طلبا کی سہولت کے لیے معیار میں اضافہ کرنے کی خاطر ڈی ڈی ای نے یو جی اور نئے ایم اے پروگراموں کے لیے 'انتخاب پر مبنی کریڈٹ سسٹم' (Choice Based Credit System-CBCS) متعارف کیا ہے۔ ڈی ڈی ای نے اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ اب ڈی ڈی ای کے تمام پروگراموں کے لیے داخلے صرف آن لائن طریقے سے ہی دیے جا رہے ہیں۔

کسی بھی وقت، کہیں بھی اکتسابی ماحول فراہم کرنے کے لیے یونیورسٹی کا 'انسٹرکشنل میڈیا سنٹر' ویڈیو لکچرز تیار کر رہا ہے جو یوٹیوب چینل http://youtube.com/u/imcmanuu پر دستیاب ہیں۔ مستقبل میں یونیورسٹی کی ویب سائٹ کے ذریعے طلبا کو اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں فراہم کرنے کا بھی منصوبہ ہے۔ ڈی ڈی ای اور طلبا کے درمیان رابطے کے لیے ایس ایم ایس کی سہولت فراہم کی جارہی ہے جس کے ذریعہ طلبا کو پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس کے رجسٹریشن، تفویضات (Assignments)، کونسلنگ اور امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔

فی الحال نظامتِ فاصلاتی تعلیم میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورس پر مشتمل جملہ پندرہ کورسز چلائے جارہے ہے۔ بہت جلد تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز (Skill Based Courses) بھی شروع کیے جائیں گے۔ اپنی کاوشوں کے ذریعہ ڈی ڈی ای نارساؤں تک پہنچنے کی بھرپور کرشش کر رہی ہے۔ امید ہے کہ سماج کے تعلیمی، معاشی اور ثقافتی طور پر پچھڑے طبقات کو مرکزی دھارے میں لانے میں ڈی ڈی ای، مانو کا بھی نمایاں کردار رہے گا۔

پروفیسر پی فضل الرحمان

ڈائرکٹر، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

کتاب کا تعارف

عربی زبان دنیا کی اہم زبانوں میں سے ایک ہے ۔ یہ زبانوں کے افرو۔ایشیائی خاندان کے ایک بڑے لسانی گروہ سامی زبانوں کا حصہ ہے،دوسری سامی زبانوں میں عبرانی، آرامی اور امہری وغیرہ شامل ہیں ۔عربی اقوام متحدہ میں استعمال ہونے والی چھ رسمی زبانوں میں سے ایک ہے، بائیس عرب ممالک کی سرکاری زبان اور کئی ملکوں کی دوسری سرکاری زبان ہے جیسے : مالی ،چاڈ،اریٹیریا اور صومالیہ وغیرہ۔عربی زبان عہد وسطی میں علم وحکمت اور سائنس وٹکنالوجی کی زبان تھی،اس حیثیت کے سبب اس نے دنیا کی تقریبا سوزبانوں کو متاثر کیا ہے اور انھیں ہر دو علمی ولغوی اعتبار سے مالا مال کیا ہے،جن میں سرفہرست فارسی ترکی اور اردو زبانیں آتی ہیں۔آج کے تناظر میں بھی عربی ایک اہمیت کی حامل زبان ہے۔شرق اوسط میں تیل کی دولت سے مالا مال ملکوں کی موجودگی نے اس زبان کی اہمیت کو دوبالا کر دیا ہے اور عربی زبان اور اس کے متعلمین و ملکتسبین کے لیے کئی نئے امکانات کے دروازے کھول دئے ہیں۔

زیر نظر کتاب فاصلاتی نظام تعلیم کے بی اے کے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے جو روایتی طرز تعلیم کے طلبہ کے لیے بھی یکساں طور پر مفید و معاون ہے، کیونکہ یہ بیورو برائے فاصلاتی تعلیم (DEB) کی ہدایات مجریہ 18-2017 کے مطابق ہے،جس کے بموجب فاصلاتی اور روایتی دونوں طرز تعلیم کا نصاب یکساں ہونا چاہیے۔ چنانچہ یہ کورس مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں جاری روایتی طرز تعلیم کے بی اے کے نصاب کے عین مطابق ہے۔

یہ کورس 6 بلاک اور 26 اکائیوں پر مشتمل ہے ۔ پہلے تین بلاک کا تعلق نصوص (متن) اور ان پر مبنی مختلف النوع مشقوں اور توضیحات سے ہے، ان بلاک کی اکائیوں کا بنیادی متن کتاب ’’ **دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** ‘‘ سے ماخوذ ہے جس کے مصنف وی عبدالرحیم ہیں، یہ کتاب روایتی طرز تعلیم کے نصاب کا بھی حصہ ہے، ان اکائیوں کے نصوص کا تعلق زندگی کے مختلف شعبوں اور ضرورتوں سے ہے جنھیں گفتگو کی شکل میں مرتب کیا گیا ہے، ان میں اسما، افعال، ضمیروں، ترکیبات اور جملوں کی مختلف اشکال کا استعمال بھی بتایا گیا ہے۔

جبکہ آخری تین بلاک عربی قواعد اور تعبیر سے عبارت ہیں، جن کے مشتملات حسب ذیل ہیں:

چوتھا بلاک تین اکائیوں پر مشتمل ہے: کلمہ اور اس کی قسمیں، اسم اشارہ اور مرکب اضافی و وصفی، پانچویں بلاک میں چار اکائیاں ہیں جو علی الترتیب جملۂ اسمیہ اور خبر کے اقسام، حروف جارہ، ادوات استفہام اور ضمائر کے عنوانوں سے شامل کتاب ہیں۔عربی قواعد پر مشتمل ان اکائیوں میں عملی مشقوں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے،قواعد کو یاد کرانے کے بجائے مختلف قسم کی مشقوں کے ذریعے انھیں ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ چھٹا اور آخری بلاک تعبیر کا ہے اس کا مقصد طلبہ کے اندر عربی زبان میں اظہار و بیان کا ملکہ پیدا کرنا اور انھیں روزمرہ کی گفتگو میں استعمال ہونے والے الفاظ سے واقف کرانا ہے۔اس بلاک میں بھی چار اکائیاں ہیں جن کے عنوان ہیں: اعضاء الجسد، اسماء الفواکہ، وسائل النقل اور حجرۃ الدرس۔

چونکہ اس کتاب کو’’خود تعلیمی مواد‘‘ (S.L.M.) کے طور پر تیار کیا گیا ہے لہٰذا ان اصولوں اور طریقوں کی پوری طور پر رعایت کی گئی ہے جن کی روشنی میں اس قسم کا تعلیمی مواد تیار کیا جاتا ہے، تاکہ فاصلاتی نظام کے طلبہ کو ان اسباق کے پڑھنے اور سمجھنے میں نہ کوئی دقت آئے نہ کسی بیرونی ذریعے یا خارجی مدد کی حاجت پیش آئے۔

پروفیسر سید علیم اشرف جائسی

کورس کوآرڈینیٹر

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

بلاک۔1 اکائی۔1

اکائی کے اجزا

1.1 مقصد

1.2 تمہید

1.3 اصل متن

1.4 متن کا ترجمہ

1.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

1.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

1.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

1.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

1.9 نمونے کے امتحانی سوالات

1.10 خلاصہ

1.11 فرہنگ

1.12 سفارش کردہ کتابیں

1.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ عربی زبان میں باہمی تعارف کے آداب سے واقف ہوسکیں گے۔

☆حروف مشبہ بالفعل میں سے ''إنّ'' اور''لعلَّ'' کے طریقۂ استعمال سے آگاہ ہوسکیں گے۔

☆**ذو**، اور **أم** کے ضروری احکام اور انکے مابین فرق کو جان لیں گے۔

☆**مائة** اور **ألفٌ** کواستعمال کرنے پر قادر ہوسکیں گے۔

☆ ضمائرکو آپس میں کس طرح جوڑا جاتا ہے اس سے بھی واقف ہوسکیں گے۔

1.2 تمہید:

منہ سے نکلنے والی آواز کو لفظ کہتے ہیں، اسکی دو قسمیں ہیں:۱) موضوع ۲) مہمل

موضوع وہ ہے جسکا کوئی معنی ہو، اور مہمل وہ ہے جسکا کوئی معنی نہ ہو۔ موضوع لفظ کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔ موضوع یا بامعنی الفاظ کے باہم ملنے سے جملہ تشکیل پاتا ہے۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

(1) اسم (2)فعل (3) حرف

(1) اسم: اس بامعنی لفظ یا کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی شخص، چیز، یا جگہ کا نام یا اس کی صفت ظاہر ہو۔

جیسے: **سعیدٌ** (خاص نام)۔ **ولد** (کوئی لڑکا)۔ **قلم** (ایک قلم)۔ **حیدر آباد**۔(شہر کا نام) **طیبٌ** (اچھا)۔

(2) فعل: وہ بامعنی لفظ یا کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو، اور اس میں تین زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔

جیسے: **كَتَبَ** (اس نے لکھا)۔**شَرِبَ** (اس نے پیا)۔**يَذْهَبُ** (وہ جاتا ہے یا جائے گا)

یہ واضح رہے کہ عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیے دوسری زبانوں کی طرح الگ الگ صیغے نہیں پائے جاتے ہیں، بلکہ سیاق وسباق سے فعل کے معنی طے پاتے ہیں۔

(3) حرف: وہ بامعنی لفظ یا کلمہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو، اس طور پر کہ اسم یا فعل سے ملے بغیر اسکا معنی واضح نہ ہو سکے۔

جیسے: **مِنْ**: جس کے معنی ''سے'' کے ہیں۔ لیکن یہ کلمہ خود اپنا معنی واضح نہیں کرسکتا۔ چنانچہ جب ہم اسی کلمہ کو کسی اسم سے ملا کر لکھیں۔

مثلاً: **من البیتِ** (گھر سے) تو معنی واضح ہو جاتا ہے۔

اسم کی بہ اعتبار جنس دو قسمیں ہیں:1) مذکر 2) مؤنث

اسی طرح کسی اسم کے عام یا خاص ہونے کے اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں:1) معرفہ،2) نکرہ

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز پر دلالت نہ کرے، یا جس سے کوئی خاص چیز سمجھی نہ جائے

جیسے: **ولدٌ**. ایک لڑکا/کوئی لڑکا

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز پر دلالت کرے، یا جس سے کوئی خاص چیز سمجھی جائے

جیسے: الوَلدُ. لڑکا (متعین)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ عربی زبان میں جملہ کم از کم دو با معنی الفاظ سے مل کر بنتا ہے، اگر جملہ کی ابتدا کسی اسم سے ہو تو وہ جملہ اسمیہ ہے۔

جیسے: الکتابُ جدیدٌ	(کتاب نئی ہے)
زیدٌ یذْهَبُ	(زید جا رہا ہے)

اور اگر جملہ کی ابتدا کسی فعل سے ہو تو وہ جملہ فعلیہ ہے۔

جیسے: یَکْتُبُ الأُسْتَاذُ	(استاد لکھ رہے ہیں)

اوپر دی گئی مثالوں سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ جملہ کی تکمیل دو اہم اجزا سے ہوتی ہے۔ جملہ اسمیہ میں جس چیز یا جس شخص کی بات کی جا رہی ہو، یا جس چیز یا جس شخص پر کوئی حکم لگایا جا رہا ہو تو اسے مبتدا کہتے ہیں۔ اور جو چیز بتائی جا رہی ہے یا جس چیز کا حکم لگایا جا رہا ہے اسے خبر کہتے ہیں۔

مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے جب کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ اس کو آپ مندرجہ ذیل مثالوں سے سمجھ سکتے ہیں۔

البستانُ جمیل ٌ	(باغیچہ خوبصورت ہے)
الصّف واسعٌ	(کمرۂ جماعت کشادہ ہے)

اس جملہ میں چونکہ باغ کی بات کی جا رہی ہے اور وہ اس جملہ کا مرکزی حصہ ہے لہذا وہ مبتدا ہے۔ اسی طرح "جمیلٌ" جو باغ کے بارے میں خبر دے رہا ہے وہ اس جملہ کی خبر ہے۔ دوسری مثال بھی اسی طرح مبتدا اور خبر پر مشتمل ہے۔

1.3 اصل متن:

هاشِمٌ : السَّلَامُ علیکُمْ ورحمةُ اللّٰهِ و بَرَكَاتُهُ.

المدرسُ : و علیکم السلامُ ورحمةُ اللّٰهِ و بَرَكَاتُهُ.

هاشِمٌ : کیف حالُک یا أُستاذُ؟ لَعَلّکَ بِخَیْرٍ.

المدرسُ : الحمد لِلّٰه. و کیفَ حالُکَ أنت یا هاشِمُ؟ أنا أحِبُّک کثیرًا یا هاشِمُ. إِنَّکَ طالبٌ ذَکِيٌّ و مُجْتَهِدٌ و ذُوْ خُلُقٍ... أمِنُ باکستانَ أنت أمْ مِن الهندِ یا هاشِمُ؟

هاشِمٌ : إنِّي من الهندِ.

المدرسُ : و زمیلُکَ الذي خَرَجَ مَعَک الآن من الفصلِ، أهو أیضًا من الهند؟

هاشمٌ : لا إِنَّهُ مِنْ باکستان.

المدرسُ : إنَّ سَاعَتَک جمیلةٌ یا هاشمُ. أمِنَ الیابانِ هي؟

هاشمٌ : لا، إنها من الهند.

المدرسُ : أغَالِیَةٌ هي أم رَخِیْصَةٌ؟

هاشمٌ : إنهَا رخیصةٌ جِدًا. إنها بِمِائَةِ رُوْبِیَّةٍ فَقَطْ.

المدرسُ : کَم أخًا لک یا هاشمُ.

هاشمٌ : لي ثلاثة إخوةٍ.

المدرسُ : أ طُلّابٌ هُمْ؟

هاشمٌ : لا، إنَّهُمْ تُجّارٌ.

المدرسُ : وكم أختًا لکَ؟

هاشمٌ : لي أربعُ أخواتٍ.

المدرسُ : أفي الهند هُنَّ الآن؟

هاشمٌ : لا، إنَّهُنَّ هنا بالمدينة المنَوَّرَة مع أبي و أمّي.

المدرسُ : أ طَالِباتٌ هنَّ؟

هاشمٌ : لا، إنَّهُنَّ مدرِّسَاتٌ بالمدرسةِ الثانويةِ.

1.4 متن کا ترجمہ:

ہاشم : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہو)

استاد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہو)

ہاشم : استاد! آپ کا حال کیسا ہے (آپ کیسے ہیں؟) امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

استاد : الحمد للہ (تمام تعریف اللہ کے لیے ہے) اور ہاشم تم کیسے ہو؟ ہاشم میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں، ہاشم! تم ایک ذہین، محنتی اور با اخلاق طالب علم ہو، کیا تم پاکستان کے رہنے والے ہو یا ہندوستان کے؟

ہاشم : میں ہندوستان کا رہنے والا ہوں۔

استاد : اور تمہارا وہ ساتھی جو ابھی تمہارے ساتھ کمرۂ جماعت سے نکلا، کیا وہ بھی ہندوستان سے ہے؟

ہاشم : نہیں! وہ پاکستان سے ہے۔

استاد : ہاشم! تمہاری گھڑی خوبصورت ہے! کیا وہ جاپان کی ہے؟

ہاشم : نہیں! وہ ہندوستان کی ہے۔

استاد : وہ مہنگی ہے یا سستی؟

ہاشم : وہ بہت سستی ہے، صرف سو (۱۰۰) روپئے کی ہے۔

استاد : ہاشم! تمہارے کتنے بھائی ہیں؟

ہاشم : میرے تین بھائی ہیں۔

استاد : کیا وہ سب طالب علم ہیں؟

ہاشم : نہیں! وہ تاجر ہیں۔

استاد : اور تمہاری کتنی بہنیں ہیں؟

ہاشم : میری چار بہنیں ہیں۔

استاد : کیا وہ سب اب ہندوستان میں ہیں؟

ہاشم : نہیں! وہ سب یہیں مدینہ منورہ میں میرے امی اورابو کے ساتھ ہیں۔

استاد : کیا وہ سب طالبات ہیں؟

ہاشم : نہیں! وہ سب سکنڈری اسکول میں ٹیچر ہیں۔

1.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

عربی زبان میں کچھ حروف ہیں جنہیں حروف مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے، انہیں مختلف اغراض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس جملہ پر یہ داخل ہوتے ہیں ان میں معنوی اضافہ کے ساتھ ساتھ ظاہری شکل میں بھی کچھ تبدیلی کردیتے ہیں۔ یہ جملہ چھ حروف ہیں:

(1) إنّ (بے شک، بلا شبہ، یقیناً) (2) أنّ، کہ (إنّ ہی کے معنی دیتا ہے)

(3) كأنَّ (گویا، جیسے) (4) لكنّ (لیکن)

(5) ليتَ (کاش) (6) لعلّ (شاید)

إن اور أن تاکید کے لیے، کــــــأنّ تشبیہ کے لیے، لکنّ استدراک کے لیے، لیت تمنا کے لیے اور لعلّ امید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ استدراک کے معنی گزشتہ کلام میں کسی وہم کو دور کرنا یا کسی غلطی کی اصلاح کرنا ہے۔

یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم (مبتدا) کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ اس سبق میں ہم إنَّ اور لعلّ کی تفصیلات سے واقف ہوں گے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ إنّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے، لہٰذا یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دے گا۔

جیسے: الدرسُ مفيدٌ (سبق فائدہ مند ہے)

سے

اِنَّ الدرسَ مفيدٌ (یقیناً سبق فائدہ مند ہے)

آپ ملاحظہ کرسکتے ہیں کہ پہلے جملہ میں الدرسُ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع تھا لیکن إنّ کے داخل ہونے کے بعد وہی کلمہ إنّ کے اسم ہونے کی حیثیت سے منصوب ہوگیا۔

ایک اور مثال: اللهُ رحيمٌ سے إنّ اللهَ رحيمٌ

المدرسةُ مهد العلم سے إنّ المدرسةَ مهد العلم

مدرسہ علم کا گہوارہ ہے سے بے شک مدرسہ علم کا گہوارہ ہے

الصف واسعٌ سے إنّ الصفَّ واسعٌ

کلاس روم کشادہ ہے سے بے شک کلاس روم کشادہ ہے

الدرس سهلٌ سے إنّ الدرسَ سهلٌ

سبق آسان ہے سے بلا شبہ سبق آسان ہے

نوٹ: اگر مبتدا پر إنّ داخل ہونے سے پہلے ایک ضمّہ ہو تو وہ ایک فتحہ میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

جیسے: الطالبُ جديدٌ سے إنّ الطالبَ جديدٌ

طالب علم نیا ہے　　　سے　　　بے شک طالب علم نیا ہے

لیکن اگر مبتدا پر دوضمہ ہوں تو إنّ داخل ہونے پر وہ دوفتحہ میں تبدیل ہوجائے گا۔

جیسے: خالدٌ مريضٌ　　　سے　　　إنّ خالدًا مريضٌ

خالد بیمار ہے　　　سے　　　بلاشبہ خالد بیمار ہے

عربی میں ضمائر

ضمیر وہ ہے جو کسی اسم کی جگہ پر استعمال ہو اور متکلم مخاطب یا غائب کو بتلائے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل ضمائر کو جانیں گے اور إنّ اور لعلّ کے ساتھ انہیں کس طرح جوڑا جاتا ہے اس سے واقف ہوں گے۔

أنا ۔ میں	(واحد مذکر ومؤنث دونوں کے لیے)
نحن ۔ ہم	(جمع مذکر ومؤنث دونوں کے لیے)
أنتَ ۔ تو/آپ	(واحد مذکر حاضر کے لیے)
أنتم ۔ تم سب	(جمع مذکر حاضر کے لیے)
أنتِ ۔ تو	(واحد مؤنث حاضر کے لیے)
أنتن ۔ تم سب	(جمع مؤنث حاضر کے لیے)
هُو ۔ وہ	(واحد مذکر غائب کے لیے)
هم ۔ وہ سب	(جمع مذکر غائب کے لیے)
هي ۔ وہ	(واحد مؤنث غائب کے لیے)
هنّ ۔ وہ سب	(جمع مؤنث غائب کے لیے)

ان ضمائر کو إنّ اور لعلّ کے ساتھ بالترتیب ایسے جوڑا جاتا ہے۔

إنّ + هو = إنه	(بے شک وہ 'مرد')
إنّ + هُم = إِنهم	(بے شک وہ سب 'مرد')
إنّ + هي = إنها	(بے شک وہ 'عورت')
إن + هن = إنهن	(بے شک وہ سب 'عورتیں')
إنّ + أنتَ = إنک	(بے شک تو 'ایک مرد')
إنّ + أنتم = إنكم	(بے شک تم سب 'مرد')
إنّ + أنا = إني، إنني	(بے شک میں)
إنّ + نحن = إناء إنّنا	(بے شک ہم)

لعلّ:

یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے اور یہ بھی إنّ ہی کی طرح اپنے اسم کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرتا ہے۔

یہ دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(1) امید ہے، توقع ہے

(2) خدشہ ہے، اندیشہ ہے

جیسے: **الكتابُ رخيصٌ**

کتاب سستی ہے

لعلّ الكتابَ رخيصٌ

امید ہیکہ کتاب سستی ہوگی

الطالبُ مريضٌ

طالب علم بیمار ہے

لعلّ الطالب مريضٌ

اندیشہ ہے کہ طالب علم بیمار ہے

لعلّ کو مختلف ضمائر کے ساتھ مندرجہ ذیل طریقہ سے ملایا جائے گا۔

(۱) **لعلّ + هو : لَعلّه** شاید وہ

(۲) **لعل + هم : لعلّهم** شاید وہ سب

(۳) **لعل + هي : لعلّها** شاید وہ عورت

(۴) **لعل + هن : لعلّهن** شاید وہ سب عورتیں

(۵) **لعل + أنتَ : لعلّک** شاید تو

(۶) **لعلّ + أنتم : لعلّكم** شاید تم سب

(۷) **لعل + أنا : لعلِّيُ** شاید میں

(۸) **لعل + نحن : لعلّنا** شاید ہم

ذو:

لفظ ''ذو'' عربی میں صاحب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی ''والا''۔ یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔

جیسے: **ذُوُ مَالٍ** مال والا (مالدار)

اس میں ذو مضاف اور ''مالٍ'' مضاف الیہ ہے

ذو مذکر کا صیغہ ہے جس کی جمع ذَوُوْ آتی ہے۔

جیسے: هذا الطالب ذو خلقٍ وهوَلاء الطلاب ذوُوْ خلق

اور اس کا مؤنث ذات آتا ہے جس کی جمع ذوات ہوتی ہے

جیسے: **هذه الطالبة ذات خلقٍ وَهؤلاء الطالبات ذوات خلقٍ**

أم:

اُم دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ان میں برابری ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اور اس کی معنی ہیں ''یا''۔ یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: **أ مدرس أنتَ أم طالبٌ** : تم استاد ہو یا طالب علم؟

أ من الهند أَنتَ أم من مِصرَ : کیا تم ہندوستان کے رہنے والے ہو یا مصر کے؟

أ خالدًا رأيتَ أمْ راشدًا : تم نے خالد کو دیکھا یا راشد کو؟

سواء عليهم أ أنذرتهم أم لم تنذرهمْ: آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ان کے لیے یکساں ہے

نوٹ: ہمزہ استفہام کے بعد ان معادلین میں سے کوئی لفظ آئیگا جس کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے۔

جیسے: **أ طبيبٌ انتَ أم مهندسٌ؟** : تم ڈاکٹر ہو یا انجینئر؟

أ طالبٌ أنتَ أم مدرسٌ؟ : تو طالب علم ہے یا استاد؟

واضح رہے کہ جس طرح استفہامیہ جملے کے لیے عربی میں أم کا استعمال کرتے ہیں اگر جملہ غیر استفہامیہ ہو تو ایسی صورت میں ''یا'' کا معنی دینے کے لیے ''أو'' استعمال کرتے ہیں۔

جیسے: **خُذ هذا أو ذاك** : یہ لو یا وہ

خرجَ بلالٌ أو حامدٌ : بلال یا حامد نکلا

اس سبق میں ہم مائة اور ألف کا استعمال کریں گے:

سب سے پہلی بات یہ ذہن نشین کرلیں کہ مائة میں جو الف ہے وہ لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا، اس کو ہم مِئَةٌ پڑھیں گے۔

مائة اور ألفٌ یہ عدد اصلی میں سے ہے اور ان کے بعد آنے والا لفظ مفرد اور مجرور ہوگا۔

جیسے: **مائة طالبٍ. ألفُ رُوْبِيَّةٍ**

هذا الكتاب بمائة ريالٍ : یہ کتاب اک سو ریال کی ہے

اس مثال میں مائة حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔

مائة اور ألفٌ کا استعمال مؤنث میں بھی مذکر کی طرح ہوگا۔

جیسے: **مائةُ طالبةٍ:** **ألفُ طالبةٍ**

سو طالبات : ہزار طالبات

مائةٌ (سو) اور ألفٌ (ہزار) یہ حروف اسمائے عدد میں سے ہیں جو کہ اشیا کی تعداد یا تناسب و ترتیب کو ظاہر کرتے ہیں۔ اشیا کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عدد اصلی کہتے ہیں۔ عدد اصلی کو عربی زبان میں حسب ذیل چار گروپ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) مفردات

ایک سے لیکر دس تک، ایک سو اور ایک ہزار۔ یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہوتے ہیں اس لیے مفردات کہلاتے ہیں۔

(ب) مرکبات

گیارہ سے لے کر انیس (19) تک یہ اعداد دو لفظوں پر مشتمل ہوتے ہیں، لہٰذا مرکبات کہلاتے ہیں۔

(ج) عقود:

دہائیاں، یعنی بیس (20)، تیس (30)، چالیس (40)، پچاس (50)، ساٹھ (60)، ستر (70)، اسی (80)، نوے (90)

(د) معطوفات

معطوف: عقود کے علاوہ اکیس (21) سے لیکر ننانوے (99) تک کے اعداد مفرد اور عقود اعداد کو جوڑ کر بنائے جاتے ہیں۔ انہیں اعداد معطوفہ کہتے ہیں۔

غالٍ اور اس جیسے الفاظ

عربی زبان میں کچھ ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کے آخر میں حروف علت (ای و) میں سے کوئی حرف آتا ہے اور انکی حیثیت بدلنے سے ان کے املا میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ جیسے: غالٍ جو بظاہر مجرور دکھائی دے رہا ہے وہ دراصل مرفوع ہے کیوں کہ اس کی اصل غاليٌ ہے، اور جیسا کہ اوپر کہا گیا کہ کلمہ کا اخیر حرف لام کلمہ (ی) ہے لہذا اس میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ اس جیسے کلمات کے لام کلمہ پر اگر تنوین ضمہ (ـٌـ) ہو یعنی وہ کلمہ نکرہ ہو اور ماقبل متحرک ہو تو لام کلمہ گر جاتا ہے، اور اس کی جگہ تنوین کسرہ (ـٍـ) آجاتی ہے۔

جیسے:	غاليٌ	سے	غالٍ	قاضيٌ	سے	قاضٍ
	داعيٌ	سے	داعٍ	محاميٌ	سے	محامٍ
	واديٌ	سے	وادٍ			

1.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

1.6.1: درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

(1) من أين هاشمٌ؟
(2) أيُحِبّه المدرسُ؟
(3) من أين ساعته؟
(4) بكم هِيَ؟
(5) كم أخًا له؟
(6) كَمْ أختًا له؟
(7) أين أخَواتهُ؟

1.6.2: صحیح جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) (أ) هاشمٌ طالبٌ كسلانٌ. ب. هاشمٌ طالبٌ مجتهدٌ.
(2) (أ) ساعته رخيصةٌ. ب. ساعته غاليةٌ.
(3) (أ) ساعتُه بألف روبيةٍ. ب. ساعتُه بمائة روبيةٍ.
(4) (أ) أخواته بالمدينةِ المنَوَّرَةِ. ب. أخواتُه بالهند.

1.6.3: آنے والے جملوں پر "إنّ" (حروف مشبہ بالفعل) کو داخل کریں:

(1) هو تاجرٌ .... (2) أنا طالبٌ..............................

(3) هم من اليابانِ .... (4) أنتم أذْكِيَاءُ ....

(5) هي مُتَزَوّجَةٌ .... (6) نَحْنُ مُسْلِمُون ....

(7) أنتنَّ مجتهداتٌ .... (8) هُنَّ مسلماتٌ ....

(9) أنت رَجل غنيٌّ .... (10) أنت ذكية ....

1.6.4: درج ذیل جملوں پر "إنّ" کو داخل کریں، اور کلمات کے آخر میں اعراب لگائیں۔

(1) الدّرسُ صَعْبٌ .... (2) السيارةُ جَمِيْلَةٌ ....

(3) القرآن كتابُ اللّٰهِ .... (4) محمدٌ ﷺ رَسُولُ اللّٰهِ ....

(5) آمنة طالبة .... (6) اللّغةُ العَرَبِيَّةُ سَهْلَةٌ. ....

(7) هذهِ الساعةُ غاليةٌ .... (8) بلالٌ غنيٌّ ....

(9) المديرُ في الفَصْلِ .... (10) الماءُ بارِدٌ ....

1.6.5: آنے والی دونوں مثالوں کو غور سے پڑھیں اور اسی طرز پر دیے گئے کلمات کے جملے بنائیں۔

المثال الأول : أمِنَ الهِنْدِ أنتَ أمْ منْ باكستان؟

المثال الثانى : أ طبيبٌ أنتَ أمْ مهندسٌ؟

(1) أنت / مجتهد / كسلان ....

(2) هي / الصين / اليابان ....

(3) أنت / طبيبة / ممرضة ....

(4) هم / نصارىٰ / يَهُوْدٌ ....

(5) هذا / مسجد / مدرسة ....

(6) هذه / سيارة المدير / سيارة المدرس ....

(7) أنت / متزوّج / عَزَبٌ ....

(8) هنّ / خالاتک / عمّاتک ....

(9) هو / باكستان / إيران ....

(10) بيتُک / قريبٌ / بعيدٌ ....

1.6.6: مندرجہ ذیل مثالیں پڑھیے، اور خالی جگہوں میں اسی طرز پر جملے بنائیے۔

(أ) هذا الطالبُ ذُو خلقٍ (ب) هؤلاء الطلاب ذَوُوْ خلقٍ.

(ج) هذه الطالبة ذَاتُ خلقٍ (د) هؤلاء الطالباتُ ذَوَاتُ خلقٍ.

(1) هذا الرجل ذُوْ مَالٍ كَثِيْرٍ (2) ....

(3) .... (4) ....

1.6.7: درج ذیل جملوں پر ''لعلّ'' کو داخل کیجیے۔

(1) هو بخير .... (2) هم بخير ....

(3) هي بخير .... (4) هنّ بخير ....

(5) أنتَ بخير .... (6) أنتم بخير ....

(7) أنتِ بخير.............. (8) أنتُنَّ بخير ....

(9) أنا ناجح .... (10) نحن ناجحون ....

(11) المدير في غرفتهِ .... (12) الاختبارُ سهلٌ ....

1.6.8: آنے والی دونوں مثالیں پڑھیے اور پھر جملوں میں ''غالٍ'' اور ''غَالِيَةٌ'' کے ذریعہ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

(أ) هذا القلمُ غالٍ (أصله: غالِيٌ)

(ب) هذه الساعة غالِيَةٌ

(1) الكتبُ العربيةُ .... في بلدِنا.

(2) هذا الكتابُ رخيصٌ و ذاك ....

(3) هذا المُعْجَمُ بمائَةِ ريالٍ هو ....

(4) هذه الحقيبة ....

1.6.9: آنے والی دونوں مثالیں پڑھیں اور پھر جملوں میں موجود اعداد کو حروف کی شکل میں قلمبند کریں۔

100 = مِائَةُ رَجُلٍ / مِائَةُ امرأةٍ.

1000 = ألفُ رَجُلٍ / ألفُ امرأةٍ.

(1) هذا التِّلْفَازُ بـ 1000 ريال.

(2) عندي 1000 دُوْلارٍ.

(3) في هذا الكتاب 100 صَفْحَةٍ.

(4) بكم هذه الحقيبةُ؟ هي بـ 100 ريال.

(5) في هذه الكُلِّيَةِ 100 طالب من باكستان و 100 طالب من إِنْدُوْنِيْسِيَا.

1.6.10: درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. ذكيٌّ 2 مائة 3 متزوج 4 عَزَبٌ 5 خُلُق 6 دولار 7 غالٍ.

1.7: دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

1.7.1: (إنّ کا استعمال ضمیر منصوبِ متصل کے ساتھ)

إنَّ + هُوَ = إنَّهُ		إنَّ + هُمْ = إنَّهُمْ

إنَّ + هِيَ = إنَّهَا		إنَّ + هُنَّ = إنَّهُنَّ

إنَّ + أنتَ = إنکَ		إنَّ + أنتُمْ = إنَّكُمْ

إنَّ + أنَا = إنّنِيْ / إنِّيْ		إنَّ + نَحْنُ = إنَّنَا / إنَّا

1.7.2: (إنّ مبتدا خبر پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب ـَـ اور خبر کو رفع ـُـ دیتا ہے)

نوٹ: فتحہ اور ضمہ علی الترتیب نصب اور رفع کی علامتیں ہیں۔

درج ذیل جملوں میں إنّ کے اعراب پر غور کریں:

السّيارةُ جَمِيلةٌ		إنّ السّيارةَ جميْلةٌ

↓ ↓		↓ ↓

مبتدا خبر		إنّ کا اسم إنّ کی خبر

(1) المدرسُ جديدٌ		إنَّ المدرسَ جديدٌ

(2) فاطمةُ طبيبةٌ		إنَّ فاطمةَ طبيبةٌ

(3) حامدٌ متزوج		إنَّ حامدًا متزَوّجٌ

1.7.3: لفظ "ذو" کا استعمال

مندرجہ ذیل مثالوں میں لفظ "ذو" کے استعمال پر غور کریں۔

(1) مديرُنا ذُوْ قامَةٍ طويلَةٍ.

(2) هذا الدفترُ ذو وَرَقٍ مُسَطَّرٍ.

(3) أحمدُ طالبٌ ذُوْ عِلْمٍ وَ خُلُقٍ.

(4) هذا القميصُ ذُوْ كَمٍّ قصير، و ذالک ذوكمٍّ طوِيلٍ.

(5) المسجد الذي في حَيّنَا ذو منارةٍ واحدةٍ.

1.8: اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

:1.8.1

(1) إنّهُ منَ الهندِ.		(2) نعمْ، يُحِبُّهُ المُدَرّسُ كثيرًا.

(3) إنّها منَ الهندِ		(4) إنّها بِمِائَةِ روبية فقط.

(5) لَهُ ثلاثةُ إخوةٍ		(6) له أربعُ أخَوَاتٍ.

(7) إنَّهُنَّ بالمدينةِ المنوَّرَةِ مع أبيْهِ و أمّهِ.

:1.8.2

(1) أ – غير صحيح (×)		ب – صحيح (✓)

(2) أ – صحيح (✓) ب – غير صحيح (×)

(3) أ – غير صحيح (×) ب – صحيح (✓)

(4) أ – صحيح (✓) ب – غير صحيح (×)

:1.8.3

(1) إنَّهُ تاجرٌ (2) إنَنِيْ طَالِبٌ

(3) إنَّهُمْ مِنَ اليابانَ (4) إنَّكُمْ أذْكِيَاءُ

(5) إنَّهَا مُتَزَوِّجَة (6) إنَّنا مسلِمُوْنَ.

(7) إنَّكُنَّ مُجْتَهِدَاتٌ (8) إنَّهُنَّ مُسْلِماتٌ

(9) إنک رجلٌ غنيٌ (10) إنَّکِ ذكِيَّةٌ.

:1.8.4

(1) إنّ الدرس صعبٌ (2) إنّ السيارةَ جميلةٌ

(3) إنّ القرآنَ كتابُ اللّٰه (4) إنَّ محمَّدًا (ﷺ) رسولُ اللّٰهِ

(5) إنَّ آمنة طالبةٌ (6) إنَّ اللُّغةَ العربيَّةَ سهلةٌ

(7)إنّ هذهِ السَّاعةَ غاليةٌ (8) إنّ بلالا غنيٌ

(9) إنّ المديرَ في الفصلِ (10) إنّ الماءَ باردٌ.

:1.8.5

(1) أ مجتهدٌ أنت أم كسلانُ؟

(2) أ من الصِّين هى أم من اليابان؟

(3) أ طبيبةٌ أنتِ أم مُمَرِّضةٌ؟

(4) أ نصارٰى هم أم يَهُوْدٌ؟

(5) أ مَسْجِدٌ هذا أم مَدْرَسَةٌ؟

(6) أ سيارةُ المدير هذه أم سيارةُ الْمُدرّسِ؟

(7) أ مُتَزَوِّجٌ أنتَ أم عَزَبٌ؟

(8) أ خَالَاتُکَ هُنَّ أمْ عَمَّاتُکَ؟

(9) أ مِنْ باكِسْتَانَ هو أمْ مِنْ إيْرَانَ؟

(10) أ قريبٌ بيتُک أم بعِيدٌ؟

:1.8.6

(1) هذا الرجل ذوْ مالٍ كثيرٍ. (2) هؤلاءِ الرجالُ ذَوُوْ مالٍ كثيرٍ.

(3) هذه المرأةُ ذَاتُ مالٍ كثيرٍ. (4) هؤلاء النّساءُ ذَوَاتُ مالٍ كثيرٍ.

:1.8.7

(1) لَعَلَّهُ بخيرٍ. (2) لَعَلَّهُمْ بِخَيْرٍ.

(3) لَعَلَّها بخيرٍ. (4) لَعَلَّهُنَّ بخيرٍ.

(5) لَعَلَّكَ بخيرٍ. (6) لَعَلَّكُمْ بخَيرٍ.

(7) لَعَلَّكِ بخيرٍ. (8) لَعَلَّكُنَّ بخيرٍ.

(9) لَعَلِّيْ نَاجِحٌ (10) لَعَلَّنا ناجِحُوْن.

(11) لَعَلَّ المُدِيرَ فِى غُرْفَتِهِ. (12) لَعَلَّ الاختِبَارَ سَهْلٌ.

:1.8.8

(1) الكتب العربيةُ غَالِيَةٌ في بلدنَا.

(2) هذا الكتابُ رخيصٌ و ذاكَ غالٍ.

(3) هٰذا المُعْجَمُ بِمِائَةِ ريالٍ هُوَ غَالٍ.

(4) هٰذِهِ الحَقِيْبَةُ غالِيَةٌ.

:1.8.9

(1) هذا التِّلْفَازُ بألفِ ريالٍ.

(2) عندي ألفُ دولارٍ.

(3) في هذا الكتابِ مائةُ صَفْحَةٍ.

(4) بكم هذه الحقيبةُ؟ هي بألف ريالٍ.

(5) في هذه الكُلِّيَةِ مائةُ طالبٍ من باكستان و مائةُ طالبٍ من إنْدُوْنِيْسِيَا.

:1.8.10

(1) هٰذا الطالبُ ذكيٌّ.

(2) إنّ السَّاعَةَ بِمَائَةِ رُوْبِيَّةٍ.

(3) إنّ المدرسَ متزوِّجٌ.

(4) زيدٌ عَزَبٌ.

(5) هٰؤلاءِ الطَّالِبَاتُ ذواتُ خُلُقٍ.

(6) عِندَ الرَّجُلِ ألفُ دولارٍ.

(7) لعلّ الكتَابَ غالٍ.

1.9 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے؟

2۔ "مائة" اور "ألف" کے استعمال کو بتاتے ہوئے اپنی طرف سے دس مثالیں لکھ کر اس کا ترجمہ کیجیے؟

3۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے۔

1) إن ________ مزدحم

2) ________ الجوال ثمين

3) لعل ________ سهُلٌ

4) إن ________ غزيرٌ

5) لعل الجامعة ________

6) إن النظافة ________

7) لعلّ الخبر ________

8) إن الأسد ________

9) إن ________ سمينة

10) لعلّ ________ معتدل

4۔ مندرجہ ذیل حروف کو ضمائر کے ساتھ ملائیے۔

1) لعل + أنتما

2) إنّ + نحن

3) أن + أنتِ

4) لعل + أنا

5) إنّ + هو

5۔ نیچے دیئے گئے جملوں پر اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجیے۔

1) إن جامعة مولانا آزاد جامعة مركزية.

2) لعل الطلابَ يعلمُونَ أهمية الدراسة

3) أنت ذو حزمٍ

4) إن هٰذه المرأة ذات خلق طيبة

5) أ مهندس أنت أم طبيب؟

6) إن الكوب نظيفٌ

7) إن الأسعارغالية

8) لعلّ الله يُحدِث بعد ذلک أمرا

1.10 خلاصہ:

عربی زبان میں کلمہ اس لفظ کو کہتے ہیں جو کسی معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو،کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (1)اسم (2)فعل (3)حرف

کسی شخص یا چیز یا جگہ کواسم کہتے ہیں۔جیسے: **مسلمٌ، کتابٌ، خالد، حیدر آباد**

وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہواوراس میں تینوں زمانے میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے تو وہ فعل ہے۔جیسے: **أکل، قرأ، کتب وغیرہ**

وہ کلمہ جو اپنا معنی واضح کرنے کے لیے دوسرے کلمہ کا محتاج ہو وہ حرف ہے۔جیسے: من، الی، فی

جنس کے اعتبار سے اسم کی دوقسمیں ہیں: مذکر۔مؤنث

عام وخاص ہونے کے اعتبار سے بھی اسم کی دوقسمیں ہیں: معرفہ۔نکرہ

اگر جملہ کی ابتدااسم سے ہوتو وہ جملہ اسمیہ ہےاور اگر جملہ کی ابتدا فعل سے ہوتو وہ جملہ فعلیہ ہے۔

إنّ اور **لعلّ** حروف مشبہ بالفعل میں سے ہیں، یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اپنے اسم کونصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

ذو کے معنی آتے ہیں (والا)، یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہےاوراس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔جیسے: **ذو مالٍ**: مال والا (مالدار)

أم: اَم دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ان میں برابری ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اوراس کے معنی ہیں ''یا''۔ یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: **أ مدرسٌ أنتَ أم طالبٌ** : تم استاد ہو یا طالب علم

عربی زبان میں **مائة** (سو) کے لیے استعمال ہوتا ہےاور **ألفٌ** ہزار کے لیے۔ یہ حروف اسمائے عدد ہیں جو اشیا کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔ اشیا کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عدد اصلی کہتے ہیں۔

عدد اصلی کو مندرجہ ذیل گروپ میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔

مفردات، مرکبات، عقود، معطوفات

مفرد: ایک سے لے کر دس تک، ایک سو اور ایک ہزار یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مفرد کہلاتے ہیں۔

مرکب: گیارہ سے لے کر انیس تک یہ اعداد دو لفظوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مرکب کہلاتے ہیں۔

عقود: اس سے مراد دہائیاں ہیں۔جیسے: بیس، تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے

معطوفات: عقود کے علاوہ اکیس سے لے کر ننانوے تک عدد کو معطوف کہتے ہیں۔

عربی زبان میں کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جس کے اخیر میں ی آتی ہے جسکی وجہ سے اس کے املا میں کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

جیسے: لفظ **غالٍ** جو بظاہر مکسور دکھائی دے رہا ہے دراصل مضموم ہے اس کی اصل **غاليٌ** ہے۔

1.11 فرہنگ:

(1)	**ذَكِيٌّ**	(ج) **أَذْكِيَاءُ**	:	ہوشیار، ذہین

(2)	غَبِيٌّ	(ج)	أغْبِيَاءُ	:	کند ذہن، کم عقل
(3)	خُلُقٌ	(ج)	أخْلَاقٌ	:	اچھے عادات وآداب
(4)	مِائَةٌ	(ج)	مِئَاتٌ	:	سَو (100)
(5)	ألفٌ	(ج)	آلَافٌ	:	ہزار
(6)	روبيةٌ	(ج)	روبياتٌ	:	روپیہ/ پیسہ
(7)	متزوّجٌ	(ج)	متزوّجُوْنَ	:	شادی شدہ
(8)	عزبٌ	(ج)	أعْزَابٌ	:	غیر شادی شدہ
(9)	يَهُوْدِيٌّ	(ج)	يَهُوْدٌ	:	یہودی (موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو ماننے والے)
(10)	مُعْجَمٌ	(ج)	مَعَاجِمُ	:	ڈکشنری/لغت
(11)	دُوْلارٌ	(ج)	دُوْلارَاتٌ	:	ڈالر
(12)	صَفْحَةٌ	(ج)	صَفْحَاتٌ	:	ورق، صفحہ، پیپر
(13)	نَاجِحٌ	(ج)	ناجِحُوْنَ	:	کامیاب
(14)	غالٍ	(م)	غاليةٌ	:	مہنگا، قیمتی
(15)	كُمٌّ	(ج)	أكمامٌ	:	آستین
(16)	الاختِبَارُ	(ج)	الاختِبارَات	:	امتحان
(17)	زميلٌ	(ج)	زُمَلَاء	:	ساتھی
(18)	غَنِيٌّ	(ج)	أغنِيَاء	:	مالدار

1.12 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية — مصطفیٰ غلایینی
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح — علی جارم، مصطفیٰ اُمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwlua

بلاک-1 اکائی-2

اکائی کے اجزا

2.1 مقصد

2.2 تمہید

2.3 اصل متن

2.4 متن کا ترجمہ

2.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

2.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

2.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

2.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

2.9 نمونے کے امتحانی سوالات

2.10 خلاصہ

2.11 فرہنگ

2.12 سفارش کردہ کتابیں

2.1 مقصد:

اس سبق کے پڑھنے کے بعد طلبا:

☆لیس کے داخل ہونے کے بعد جملے میں ہونے والے معنوی اوراعرابی تبدیلیوں سے واقف ہوں گے۔

☆اس بات سے مطلع ہوں گے کہ مختلف ضمیروں کی طرف ''لیس'' کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے۔

☆خبرِ إنَّ کی تقدیم وتاخیر کی مختلف صورتوں سے واقف ہوسکیں گے ۔

☆عربی زبان میں کسی اجنبی شخص سے تعارف کا شائستہ اسلوب کیا ہوسکتا ہے وہ بھی سیکھ لیں گے۔

☆دوناموں کے درمیان لفظ ابن کے لکھنے کے طریقے کو جان لیں گے۔

2.2 تمہید:

جملہ جس طرح مثبت ہوتا ہے اسی طرح منفی بھی ہوتا ہے، جملہ کو منفی بنانے کے لیے کئی طریقے ہیں، جن میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ لیس کا جملہ کے شروع میں اضافہ کردیا جائے۔لیس افعال ناقصہ میں سے ہے، جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اوراعرابی ومعنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔جملہ اسمیہ پر لیس داخل ہونے کے بعد مبتدا لیس کا اسم اور خبر لیس کی خبر کہلاتی ہے۔لیس کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے لیکن اگر خبر سے پہلے حرف جر آجائے تو وہ صورتا مجرور ہوگی۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملہ میں تاکید پیدا کرنے لے لیے إنّ اوراَنّ لایا جاتا ہے۔انّ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔إنّ کا اسم عموما پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے،لیکن کچھ صورتیں ایسی ہوتی ہیں جہاں انّ کی خبر اسکے اسم پر مقدم ہوتی ہے جس کی تفصیل ہم آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔

2.3 اصل متن:

هشام : السَّلَامُ عليكُمْ ورحمةُ اللّٰهِ و بَرَكَاتُهُ.

بلال : و عليكم السلامُ ورحمةُ اللّٰهِ و بَرَكَاتُهُ...... كيف حالُک يا أخِيْ؟ مَن الأَ خُ؟

هشام : أنا مُهَنْدِسٌ جديدٌ، اسْمِيْ هِشَامٌ، أنا من الولاياتِ المُتَّحِدَةِ.

بلال : أهلاً و سَهْلاً و مَرْحَبًا بِک يا أخيْ. أنا مَسْرورٌ بلِقائِکَ. أنا زميلک، اسْمي بلالُ بْنُ حامِدٍ ...... أ مِنْ وَاشِنْطُنَ أنتَ يا هِشامُ؟

هشام : لا! أنا لَسْتُ مِنْ واشِنْطُنَ، إنِّيْ من نِيُويورک.

بلال : أ مسلمٌ أبوک يا هشامُ؟

هشام : لا! هو ليسَ بِمُسْلِمٍ.

بلال : و أمّک، أ مسلمةٌ هي؟

هشام : لا! هي لَيْسَتْ بِمسلمةٍ.

بلال : أ لک أبناءٌ يا هشامُ؟

هشام : نعم! لي ستةُ أبناءٍ.

بلال : أطلابٌ هُمْ؟

هشام : لا! هم لَيْسُوْا بطلَّابٍ، إنّ بعضَهم تُجّارٌ و بعضَهُمْ مُهَنْدِسُوْنَ.

بلال : ألك بناتٌ.

هشام : نعم! لي خمسُ بناتٍ.

بلال : أمتزوِّجَاتٌ هنَّ؟

هشام : لا! هن لسْنَ بمتزَوِّجَاتٍ. إنَّهُنَّ صِغَارٌ. بَعْضُهُنَّ في المدرسةِ الإبتِدَائيةِ و بعضُهُنَّ في المدرسةِ المُتوسِّطَة.

بلال : ألك إخوةٌ؟

هشام : لا! لَيْسَ لِيْ إخوةٌ ...... إنّ لي ثلاثُ أخَوَاتٍ.

بلال : أمسلماتٌ هنّ؟

هشام : نعم! هنَّ مسلماتٌ، والحمدُ للّٰهِ

2.4 متن کا ترجمہ:

ہشام : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بلال : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...... بھائی آپ کیسے ہیں؟ بھائی آپ کون ہیں؟

ہشام : میں نیا انجینئر ہوں، میرا نام ہشام ہے، میں امریکہ سے ہوں۔

بلال : خوش آمدید، آپ کا استقبال ہے میرے بھائی، میں آپ سے مل کر خوش ہوں، میں آپ کا ساتھی ہوں، میرا نام بلال بن حامد ہے۔ ہشام! کیا آپ واشنگٹن کے رہنے والے ہیں؟

ہشام : نہیں! میں واشنگٹن کا رہنے والا نہیں ہوں، میں نیویارک کا رہنے والا ہوں۔

بلال : ہشام! کیا آپ کے والد مسلمان ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ مسلمان نہیں ہیں۔

بلال : اور آپ کی والدہ، کیا وہ مسلمان ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ مسلمان نہیں ہیں۔

بلال : ہشام! کیا آپ کو بیٹے ہیں؟

ہشام : ہاں! میرے چھ بیٹے ہیں؟

بلال : کیا وہ سب طالب علم ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ سب طالب علم نہیں ہیں۔ ان میں سے بعض تاجر ہیں اور بعض انجینئر ہیں۔

بلال : کیا آپ کو بیٹیاں ہیں؟

ہشام : جی ہاں! میری پانچ بیٹیاں ہیں۔

بلال : کیا وہ سب شادی شدہ ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ سب شادی شدہ نہیں ہیں۔ وہ چھوٹی ہیں۔ان میں سے کچھ پرائمری اسکول میں ہیں اور کچھ سکنڈری اسکول میں ہیں۔

بلال : کیا آپ کے بھائی ہیں؟

ہشام : نہیں! میرے بھائی نہیں ہیں...... میری تین بہنیں ہیں۔

بلال : کیا وہ سب مسلمان ہیں؟

ہشام : ہاں! الحمدللہ! وہ سب مسلمان ہیں۔

2.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

گذشتہ سبق میں ہم نے حروف مشبہ بالفعل میں سے إنّ اور لعلّ کے استعمال کا فرق اچھی طرح سمجھ لیا ہے، نیز ہم نے ذو اور اُم کے مابین فرق کو بھی جان لیا ہے، اسی طرح مائة اور ألفٌ جو کہ اسمائے عدد میں سے ہیں ان کی تفصیلات سے بھی ہم واقف ہو چکے ہیں۔ نیز مذکورہ سبق میں غالٍ اور اس جیسے الفاظ کے استعمال کا طریقہ بھی ہم نے سیکھ لیا ہے۔اب اس سبق میں ہم لیس کے بارے میں ضروری قواعد سیکھیں گے۔

لیسَ نواسخ جملہ میں سے ہے اور اس کے معنی (نہیں ہے) جس طرح ہم اردو زبان میں کسی بات کی نفی کے لیے ''نہیں ہے'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسی طرح عربی میں لیسَ کا استعمال ہوتا ہے۔لیس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور ''کان واخوات'' کی طرح اعرابی ومعنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔لیسَ داخل ہونے کے بعد مبتدا کو لیسَ کا اسم اور خبر کو لیسَ کی خبر کہتے ہیں۔

جیسے: الکتابُ جدیدٌ کتاب نئی ہے

الکتاب ُلیسَ بجدید کتاب نئی نہیں ہے

لیس کی خبر پر حرف جر ''ب'' داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہو جاتی ہے جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہو رہا ہے۔ہم لیسَ کی خبر کو حرفِ جر ''ب'' کے بغیر بھی استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس صورت میں اس کی خبر منصوب ہوگی جیسے: لیس الکتابُ جدیدًا

لیس کی اسناد مختلف ضمیروں کے اعتبار سے:

(1) لیسَ + هُوَ = لیسَ

(2) لیسَ + هيَ = لَیسَتْ

(3) لیسَ + هم = لَیسُوْا

(4) لیسَ + هنّ = لسْنَ

(5) لیسَ + أنتَ = لسْتَ

(6) لیسَ + أنتم = لَسْتُمْ

(7) لیسَ + أنتِ = لسْتِ

(8) لیسَ + أنتن = لسْتُنَّ

(9) لیسَ + أنا = لَسْتُ

(10) لیسَ + نحن = لَسْنَا

لیسَ کو جب ہم مختلف صیغوں میں استعمال کریں گے تو اس کی صورتیں مختلف ہوتی جائیں گی۔ چنانچہ واحد مذکر غائب کے لیے لیسَ استعمال

ہوگا۔

جیسے: **راشدٌ طالبٌ**	**راشدٌ لیسَ بطالبٍ**
راشد طالب علم ہے	راشد طالب علم نہیں ہے

جمع مذکر غائب کے لیے لیسَ کی جگہ ''لیسوا'' استعمال کریں گے۔

جیسے: **الأولادُ صغارٌ**	**الاولادُ لیسوا بصغارٍ**

اس مثال میں **الأولاد**، **ولد** کی جمع ہے اس لیے ہم نے نفی کے لیے **لیسوا** جمع استعمال کیا ہے۔

جس طرح اوپر کی مثالوں میں واحد مذکر غائب کے لیے **لیسَ** اور جمع مذکر غائب کے لیے **لیسوا** استعمال کیا گیا ہے اسی طرح واحد مؤنث غائب اور جمع مؤنث غائب کے لیے بھی علیحدہ علیحدہ صیغے استعمال ہوں گے۔مثال کے طور پر **فاطمة طبيبةٌ**

فاطمة ليست بطبيبةٍ	فاطمہ ڈاکٹر نہیں ہے
الفتياتُ متزوّجاتٌ	لڑکیاں شادی شدہ ہیں
الفتياتُ لسْنَ بمتزوّجاتٍ	لڑکیاں شادی شدہ نہیں ہیں

واحد مذکر حاضر کے لیے **لَسْتَ** اور جمع مذکر حاضر کے لیے **لستُم** استعمال کیا جائے گا۔

جیسے: **أنتَ كبيرٌ**	**أنتَ لستَ بكبيرٍ**
تو بڑا ہے	تو بڑا نہیں ہے
أنتم طلّاب	**أنتم لستم بطلّابٍ**
تم سب طلبہ ہو	تم سب طلبہ نہیں ہو

واحد مؤنث حاضر کے **لستِ** اور جمع مؤنث حاضر کے لیے **لستنَّ** استعمال ہوگا جیسے:

أنتِ مُدرِّسةٌ	تو ٹیچر ہے
(أنتِ) لستِ بمدرسةٍ	تو ٹیچر نہیں ہے
أنتنَّ مجتهداتٌ	تم سب محنتی ہو
(أنتنَّ) لستُنَّ بمجتهداتٍ	تم سب محنتی نہیں ہو

واحد متکلم کے لیے **لَسْتُ** اور جمع متکلم کے لیے **لسْنَا** استعمال کیا جائے گا۔

جیسے: **أنا مدرِسٌ**	میں استاد ہوں
(أنا) لستُ بمدرسٍ	میں استاد نہیں ہوں
نحن طلاب	ہم سب طلبہ ہیں
(نحنُ) لسنا بطلابٍ	ہم سب طلبہ نہیں ہیں۔

لیسَ کی خبر شبہ جملہ کی صورت میں

جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر سے تشکیل پاتا ہے، خبر مفرد بھی ہوتی ہے جیسے: الطالب مجتھد، اس مثال میں مجتھد خبر ہے اور وہ مفرد ہے۔خبر شبہ جملہ بھی

ہوسکتی ہے اور یہ اس وقت ہوگی جب وہ جار مجرور یا ظرف پر مشتمل ہو جیسے: خالد فی البیت (خالد گھر میں ہے)، الطالب فی الفصل (طالب علم کمرۂ جماعت میں ہے) ان دونوں جملوں میں فی البیت اور فی الفصل خبر ہے جو شبہ جملہ کی صورت میں واقع ہو رہے ہیں۔ اگر لیسَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس پر حرف جر ”ب“ داخل نہیں ہوگا۔ جیسے: **لستُ منَ الیابانِ** ، نہ کہ ”**لستُ بِمنَ الیابان**“۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے: **لیس لي إخوةٌ** اس میں **إخوة لیس** کا اسم ہے اور ”**لي**“، لیسَ کی خبر ہے۔

حروف مشبہ بالفعل کی خبر بھی اگر شبہ جملہ ہو تو وہ بھی اس کے اسم پر مقدم ہوگی جیسے: **إن لي إخوةً** اس مثال میں **إخوةً** چوں کہ إنّ کا اسم ہے اس لیے یہ منصوب ہے اور لي إنّ کی خبر ہے۔

اگر ابن کا لفظ دو ناموں کے درمیان آئے۔ جیسے: **حامِدُ بْنُ عباسٍ** تو اس صورت میں ابنْ کا ہمزہ نہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا۔ اور اس سے پہلے والے اسم کی تنوین حذف کردی جائے گی۔

مَنِ الأخ! اس کے معنی: بھائی صاحب کون ہیں۔

ہم اپنے روز مرہ کی زندگی میں بھی اس طرح کے الفاظ کسی اجنبی شخص کے تعارف کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کسی اجنبی شخص کو دیکھ کر ہم پوچھتے ہیں یہ کون صاحب ہیں۔ چنانچہ عربی زبان میں بھی **مَنِ الأخ** کے ذریعہ کسی اجنبی شخص سے متعارف ہونے کا اچھا طریقہ ہے۔

2.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

2.6.1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1) **من أين هشام؟**

(2) **من أي مدينة هو؟**

(3) **كم أختًا له؟**

2.6.2: درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگایئے۔

(1) **هاشمٌ من واشنطن** (2) **أخواته مسلمات**

(3) **بناته لَسْنَ بمتزوِّجات** (4) **أبناؤه طلاب**

(5) **أمه لَيْسَتْ بمسلمةٍ** (6) **أبوه مسلمٌ**

2.6.3: (ج) درج ذیل جملوں پر ”لیس“ داخل کیجیے۔

(1) **البابُ مُغْلَقٌ** ....

(2) **الماءُ بَارِدٌ** ....

(3) **هشامٌ مرِيضٌ** ....

(4) **أبي نائمٌ** ....

(5) **الدرسُ صعبٌ** ....

(6) **المسجدُ قريبٌ** ....

(7) **الطفلُ جَوْعَانُ** ....

2.6.4: (د) آنے والی دونوں مثالوں کو پڑھیے اور بعد کے جملوں پر ''لیس''داخل کیجیے۔

هو تاجرٌ	هو ليس بِتَاجرِ
هُوْ مِنَ اليَابَانِ	هو ليسَ مِن الْيَابَانِ

(1) السَّيارةُ جميلةٌ ....

(2) أنا غنيٌّ ....

(3) أنت فقيرٌ ....

(4) هي من العراق ....

(5) نحن أذكياءُ ....

(6) هو عَزَبٌ ....

(7) المدرّسونَ في الفصولِ ....

(8) أنتِ ذكيَّةٌ ....

(9) أنتُمْ كِبَارٌ ....

(10) الطالباتُ في المكْتَبَةِ ....

(11) أنتُنَّ طَالِبَاتٌ جُدُدٌ ....

2.6.5: (ہ) درج ذیل سوالوں کے جواب ''لیس'' استعمال کرتے ہوے دیجیے۔

(1) أ مهندسٌ أبُوک؟ ....

(2) أ مدرّسةٌ أمک؟ ....

(3) أ طلابٌ إخْوَتُک؟ ....

(4) أ ممرّضاتٌ أخواتُک؟ ....

(5) أ مدرّسٌ أنتَ؟ ....

(6) أ جُدُدٌ أنتُمْ؟ ....

(7) أ جديدَةٌ سيارتُک؟ ....

2.6.6: (و) آپ آپس میں چند ایسے سوالات کریں جن کے جوابات نفی میں ہوں اور اسکے جواب میں ''لستُ'' کا استعمال ہو۔

مثلا:

(1) أ من أمريكا أنت؟ (2) أ متزوِّجٌ أنت؟

(3) أ مريضٌ أنت؟ (4) أ مهندسٌ أنتَ؟

2.6.7: (ز) مندرجہ ذیل مثالوں کو پڑھیے اور آنے والے جملوں پر ''إنّ'' داخل کیجیے۔

لي ثلاثُ أخواتٍ (أصْلُهُ: ثَلاثُ أَخَواتٍ لي)

إنّ لي ثلاثَ أخواتٍ (أصْلُهُ: إنَّ ثَلاثَ أَخَواتٍ لي)

(1) في الفصل خَمْسَةُ طلّابٍ جددٍ.

(2) لنا مُدَرِّسٌ جَيِّدٌ.

(3) في جَيْبِيْ مائةُ ريالٍ.

(4) في الهند أنهارٌ كثيرةٌ.

(5) لکَ برقيةٌ في مکتبِ البَرِيْدِ.

(6) لي ألفُ دولارٍ في المَصْرِفِ.

2.7 نیچے دی گئیں مثالیں غور سے پڑھیے:

"لیس" کا استعمال

حامِدٌ طالبٌ	:	حامدٌ لَيْسَ بطالبٍ
الطُّلّابُ صِغَارٌ	:	الطُّلّابُ لَيْسُوا بصغَارٍ.
آمِنةُ طبيبة	:	آمنةُ لَيْسَتْ بطبيبةٍ.
الفَتَياتُ مُتَزَوِّجَاتٌ	:	الفَتَيَاتُ لَسْنَ بِمُتَزَوِّجَاتٍ.
أنتَ كَبِيْرٌ	:	(أنتَ) لستَ بكبيرٍ.
أنتم جُدُدٌ	:	(أنتم) لستمْ بجُدُدٍ.
أنتِ فقيرةٌ	:	(أنتِ) لسْتِ بفقيرةٍ.
أنتنَّ مجتهداتٌ	:	(أنتن) لستُنَّ بمُجْتهِداتٍ.
أنا مدرسٌ	:	(أنا) لستُ بمُدرّسٍ.
نحنُ طلابٌ	:	(نحن) لسْنَا بِطُلّابٍ.

2.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(أ) 2.8.1

(1) إنّهُ من الولايات الْمُتَّحِدَةِ.

(2) إنّهُ من نيو يورکَ.

(3) له ثلاثُ أخواتٍ.

(ب)2.8.2

(1) غير صحيح	(×)	(2) صحيح	(✓)
(3) أ – صحيح	(✓)	(4) – غير صحيح	(×)
(5) أ – صحيح	(✓)	(6) – غير صحيح	(×)

(ج)2.8.3

(1) البابُ لَيْسَ بمُغلَقٍ. (2) الماءُ لَيْسَ ببارِدٍ.

(3) هِشامٌ ليسَ بمريضٍ. (4) أبي لَيْسَ بنَائمٍ.

(5) الدرسُ لَيْسَ بصَعْبٍ. (6) المسجدُ لَيْسَ بقريبٍ.

(7) الطفلُ لَيْسَ بَجوْعَان.

(د)2.8.4

(1) السيارةُ لَيْسَتْ بجَمِيْلَةٍ. (2)(أنا) لَسْتُ بغَنِيٍّ.

(3) (أنتَ) لَسْتَ بفقيرٍ. (4) هي لَيْسَتْ من العراقِ.

(5) لَسْنَا بأذْكِيَاءَ. (6) هو لَيْسَ بِعَزَبٍ.

(7) المدرسون لَيْسُوْا في الفصول (8) (أنتِ)لسْتِ بذكِيَّةٍ.

(9) (أنتم)لَسْتُمْ بكِبَارٍ. (10) الطالباتُ لَسْنَ في المكْتَبَةِ.

(11) لَسْتُنّ بطَالِبَاتٍ جُدُدٍ.

(ہ)2.8.5

(1) لَا، هو لَيْسَ بمُهَندسٍ. (2) لَا، هي لَيْسَتْ بمدرِّسَةٍ.

(3) لا، اِخْوَتيْ ليسوْابطّلابٍ. (4) لا، هُنَّ لَسْنَ بِمُمَرِّضَاتٍ.

(5) لا، أنَا لَسْتُ بِمدَرِّسٍ. (6) لا، نَحْنُ لَسْنَا بجُدُدٍ.

(7) لا، هى لَيْسَتْ بجدِيْدَةٍ.

(و)2.8.6

(1) لَا، أنا لَسْتُ من أمريكا. (2) لَا، أنا لَسْتُ بمتزوِّجٍ.

(3) لَا، أنا لَسْتُ بَمَرِيض . (4) لَا، أنا لَسْتُ بمُهَنْدِسٍ.

(ز)2.8.7

(1) إنّ في الفصلِ خمسةَ طلاب جددٍ. (2) إنّ لَنَا مُدَرِّسًا جَيِّدًا.

(3) إنّ في جيبي مائةَ رِيَالٍ. (4) إنّ في الهندِ أنهارًا كثيرةً.

(5) إنّ لک برقيةً في مكتبِ الْبَرِيْدِ (6) إنّ لِيْ ألفَ دُوْلارٍ في المَصْرِفِ.

2.9 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ "لیس" کے لفظی و معنوی عمل کو بیان کیجیے اور مثالوں سے وضاحت کیجیے۔

2۔ آنے والے سوالوں کے جواب "لیس" کا استعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

1) أ دراجتک غالية؟ __________
2) هل نظارتک رخيصة؟ __________
3) هل أختک طالبة؟ __________
4) أ صديقک مهندسٌ؟ __________
5) هل المعهد بعيد؟ __________

3۔ مندرجہ ذیل جملوں پر ''إنّ'' داخل کرتے ہوئے ترجمہ کیجیے۔

1) للجامعة قاعة كبيرة.
2) في المصنع عمال
3) على الشجرة طائرة
4) له جائزة
5) لكم حاسوب

4۔ تذکیر وتانیث کا خیال کرتے ہوئے "لیس" کے ذریعہ خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

1) ________ الولد ذكيا
2) الشاحنة ________ بممتلئة
3) الطالبتان ________ جديدتين
4) سيارة الإسعاف ________ سريعة
5) ________ الكتاب رخيصا

5) درج ذیل عبارت کا ترجمہ کیجیے۔

أَ مِنْ واشنطن أنتَ يا هشام؟

لا، أنا لستُ من واشنطن، إني من نيويورک، لي ستة أبناء وخمس بنات. أنا مسرور بلقائک.

2.10 خلاصہ:

لیسَ نواسخ جملہ میں سے ہے اور یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر کان واخوات کی طرح اعرابی ومعنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ لیسَ جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو مبتدا کو لیسَ کا اسم اور خبر کو لیسَ کی خبر کہتے ہیں۔ جیسے: الكتاب جديدٌ (کتاب نئی ہے)، الكتاب ليس بجديدٍ (کتاب نئی نہیں ہے)

لیسَ کی خبر پر حرفِ جر (ب) داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہو جاتی ہے۔

لیس کی خبر کو حرفِ جر (ب) کے بغیر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن اس صورت میں خبر منصوب ہوگی۔ اگر لیسَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس پر حرفِ جر (ب) داخل نہیں ہوگا۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے: لِيْ إخوة، اس جملہ کو لیسَ کے ساتھ اس طرح ادا کریں گے۔ ليس لي "إخوةٌ" اس مثال میں اخوة لیس کا اسم ہے اور ''لي'' لیس کی خبر ہے۔

اگر ابن کا لفظ دو اسموں کے درمیان آئے تو اس صورت میں ابن کا ہمزہ نہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا، اور اس سے پہلے والے اسم کی تنوین

بھی حذف کردی جائے گی۔

2.11 فرہنگ:

(1)	لِقَاءٌ			: ملاقات
(2)	جَيِّدٌ			: اچھا
(3)	جَيْبٌ	(ج)	جُيُوْبٌ	: جیب، پاکٹ
(4)	نَهْرٌ	(ج)	أنهَارٌ	: دریا
(5)	بَرقِيَةٌ	(ج)	بَرْقِيَّاتٌ	: ٹیلی گرام، تار
(6)	مَصْرِفٌ	(ج)	مَصَارِفُ	: بینک
(7)	مكْتَبُ الْبَرِيْدِ			: پوسٹ آفس
(8)	جَوْعَانُ			: بھوکا
(9)	مُغْلَقٌ			: بند
(10)	بَارِدٌ			: ٹھنڈا

2.12 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية — مصطفیٰ غلایینی
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح — علی جارم، مصطفیٰ اَمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQn

بلاک-1 اکائی-3

اکائی کے اجزا

3.1 مقصد

3.2 تمہید

3.3 اصل متن

3.4 متن کا ترجمہ

3.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

3.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

3.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

3.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

3.9 نمونے کے امتحانی سوالات

3.10 خلاصہ

3.11 فرہنگ

3.12 سفارش کردہ کتابیں

3.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆اسم تفضیل کی تعریف اور اس کے مختلف احوال سے واقف ہوں گے۔

☆لکنّ اور کأنّ کے احکام اور اس کے عمل سے آگاہ ہوں گے۔

☆ عربی زبان میں گیارہ سے بیس تک کے عدد کو استعمال کرنے پر قدرت حاصل کرتے ہوئے اس کے اعرابی احوال سے بھی واقفیت حاصل کریں گے۔

☆اور یہ بھی جان لیں گے کہ اسم تفضیل جب مضاف ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا۔

3.2 تمہید:

گذشتہ سبق میں ہم نے یہ پڑھا کہ جملہ اسمیہ کو لیس کے ذریعہ کس طرح نفی میں تبدیل کیا جاتا ہے، معنوی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اعرابی تبدیلی کس طرح سے ہوتی ہے۔ لیس کی اسناد هو، هي، هم، هن، أنت، أنا، نحن کی طرف کس طرح ہوگی، اور کسی اجنبی شخص سے تعارف کا شائستہ اسلوب کیا ہوسکتا ہے۔ إنّ کی خبر جار مجرور ہونے کی وجہ سے مقدم ہو تو اس صورت میں اعرابی حالت کیا ہوگی اس سے بھی ہم اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں، اب ہم اس سبق میں اسم تفضیل اور عدد معدود سے متعلق بعض ضروری احکام پڑھیں گے۔

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دو چیزیں ایک خاص صفت میں مشترک ہیں، لیکن ان میں سے ایک دوسرے پر اس صفت میں بڑھی ہوئی ہے۔ جیسے: الشمس أكبر من الأرضِ (سورج زمین سے بڑا ہے)

استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1) الف لام اور اضافت سے خالی ہو (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3) الف لام کے ساتھ معرفہ ہو (4) معرفہ کی طرف مضاف ہو

اس سبق میں مذکورہ احوال میں سے صرف دو حالتوں کا استعمال بتایا گیا ہے۔

(1) الف لام (ال) اور اضافت سے خالی ہو (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

نیز اس سبق میں لکنّ اور کأنّ کے بارے میں بھی مختصراً بحث کرتے ہوئے گیارہ سے انیس تک کی گنتی اور اس کے قواعد کو بیان کیا گیا ہے۔

3.3 اصل متن:

أحمد : كم طالبًا في فصلِكُم يا عليّ؟

عليّ : في فصلنَا أربعةَ عَشرَ طالبًا.

أحمد : الطّلّابُ في فصلنا أكثرُ. فيه تسعةَ عشرَ طالبًا. يا عليّ، ما اسمُ الطالبِ الجديدِ الَّذِي جَاء أمْسِ؟

عليّ : اسْمُهُ أسَامَةُ.

أحمد : هو طويلٌ جدًّا. أ ليس كذٰلك؟

عليّ : بلى! هو طويلٌ جدًّا ولكنَّ حَامدًا أطولُ منه. إنّه أطولُ طالبٍ في فصلِنا وَمَنْ أطولُ طَالبٍ في فصلِكُم؟

أحمد : أطولُ طالبٍ في فصلنا إبراهيمُ.

عليّ : أ دفْتَرُکَ هذا يا أحمدُ؟ إنّ خطَّکَ جميلٌ جدًّا. ماشاء الله!

أحمد : شُکْرًا يا عليُّ. خَطِّيْ جميلٌ وَ خَطُّکَ أجمَلُ.

عليّ : من هٰذا الفتى الَّذِیْ مَعَکَ يَا أحمدُ؟ كأنّهُ أخُوْکَ.

أحمد : نَعَمْ! هو أخيْ الشَّقِيْقُ.

عليّ : أ أكْبَرُ مِنْکَ هو أمْ أصْغَرُ؟

أحمد : هُوَ أصغرُ مِنّيْ.

عليّ : في أيّ مَهْجَعٍ أَنْتَ يا أخِي؟

أحمد : أنا في المَهْجَعِ الْخَامِسِ، وَهُوَ بعيْدٌ جِدًّا عن الْجَامِعَةِ.

عليّ : أَنَا فِي الْمَهْجَعِ الثَّامِنِ وهو أبعد مِنْ مَهْجَعِکُمْ.

أحمد : أيّهُمَا أحْسَنُ؟

عليّ : الْمَهْجَعُ الخامِسُ أحسنُ فِإنَّ غُرَفَهُ أَوْسَعُ، و نَوَا فِذَهُ أكْبَرُ، وَ مَرَاحِيْضَهُ أنْظَفُ، و السُرُرَ الَّتِيْ فيهِ أجْمَلُ.

3.4 متن کا ترجمہ:

احمد : علی! تمہاری جماعت میں کتنے طلبہ ہیں؟

علی : ہماری جماعت میں چودہ (۱۴) طلبہ ہیں۔

احمد : ہماری جماعت میں طلبہ زیادہ ہیں، اس میں انیس (۱۹) طلبا ہیں، علی! اس نئے طالب علم کا کیا نام ہے جو کل آیا؟

علی : اس کا نام اسامہ ہے۔

احمد : وہ بہت لمبا ہے، کیا ایسا نہیں ہے!؟

بلال : ہاں کیوں نہیں! وہ بہت لمبا ہے، لیکن حامد اس سے بھی زیادہ لمبا ہے، وہ ہماری جماعت کا سب سے طویل القامت طالب علم ہے۔ تمہاری جماعت میں سب سے زیادہ لمبا طالب علم کون ہے؟

احمد : ہماری جماعت میں سب سے لمبا طالب علم ابراہیم ہے۔

علی : احمد! کیا یہ تمہاری نوٹ بک ہے؟ ماشاء اللہ! تمہاری تحریر تو بہت خوبصورت ہے!

احمد : شکریہ علی، میری تحریر خوبصورت ہے لیکن تمہاری تحریر زیادہ خوبصورت ہے۔

علی : احمد! یہ کون نوجوان ہے جو تمہارے ساتھ ہے؟ وہ تمہارا بھائی معلوم ہو رہا ہے۔

احمد : ہاں! وہ میرا حقیقی بھائی ہے۔

علی : وہ تم سے بڑا ہے یا چھوٹا ہے؟

احمد : وہ مجھ سے چھوٹا ہے۔

علی : بھائی! تم کس ہاسٹل میں رہتے ہو؟

احمد : میں پانچویں ہاسٹل میں رہتا ہوں، اور وہ یونیورسٹی سے بہت دور ہے۔

علی : میں آٹھویں ہاسٹل میں ہوں اور وہ تمہارے ہاسٹل سے زیادہ دور ہے۔

احمد : دونوں میں سے کونسا (ہاسٹل) سب سے زیادہ اچھا ہے؟

علی : پانچواں ہاسٹل سب سے اچھا ہے کیونکہ اس کے کمرے بہت کشادہ ہیں، اس کی کھڑکیاں بڑی ہیں، اس کے طہارت خانے صاف ستھرے ہیں اور وہ چار پائیاں جو اس میں ہیں بہت خوبصورت ہیں۔

3.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

اسم تفضیل کی تعریف:

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو أَفْعَلُ کے وزن پر ہو، اور اس بات پر دلالت کرے کہ دو چیزیں ایک خاص صفت میں مشترک ہیں اور ان میں سے ایک میں وہ صفت دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔

جیسے: **الشمسُ أکبر من الأرضِ** (سورج زمین سے بڑا ہے)

اس مثال میں أکبرُ کا لفظ دو چیزوں پر دلالت کر رہا ہے:

(1) زمین اور سورج کا بڑے ہونے کی صفت میں مشترک ہونا۔

(2) سورج کا زمین پر اس صفت میں زیادہ ہونا۔

مزید مثالیں ملاحظہ کریں:

الفتنة أکبر من القتل (فتنہ قتل سے بڑا ہے)

خلیلٌ أعلمُ من سعیدٍ (خلیل سعید سے زیادہ جاننے والا ہے)

3.5.1: اسم تفضیل کے احوال:

استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1) اسم تفضیل الف لام اور اضافت سے خالی ہو

(2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3) الف لام کے ساتھ معرفہ ہو

(4) معرفہ کی طرف مضاف ہو

اس سبق میں ابتدائی دو حالتوں کا استعمال بتایا گیا ہے، جس کو ہم بیان کر رہے ہیں۔

(1) الف لام اور اضافت سے خالی ہو

اس صورت میں اسم تفضیل کا صیغہ افْعَلُ کے وزن پر آئے گا اور مِن کے ساتھ استعمال ہوگا اور وجوبی طور پر مفرد مذکر ہوگا۔

جیسے: **محمدٌ أکبرُ مِن أخیہِ** (محمد اپنے بھائی سے بڑا ہے)

فاطمة أفضلُ مِن سعادَ (فاطمہ سعاد سے افضل ہے)

الأولاد أکبرُ مِن أَخَوَاتِھِمْ (لڑکے اپنی بہنوں سے بڑے ہیں)

البنات أكبر من إخوتهنّ (لڑکیاں اپنے بھائیوں سے بڑی ہیں)

اسی طرح مِن کے بعد اسم کے بجائے ضمیر بھی آجائے تو یہی صورتِ حال ہوگی۔

جیسے: أنتَ أجملُ منّي

أنا أصغر منک

هم أفصح منّا لسانًا

(2) نکرہ کی طرف مضاف ہو:

اس وقت اس کے معنی ہوں گے ''سب سے زیادہ'' اس حالت میں بھی اسم تفضیل وجوبی طور پر مفرد اور مذکر ہوتا ہے اور مِـــن کے بغیر استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: خالدٌ أفضلُ قائدٍ	المعلماتُ أفْضَلُ نِسَاءٍ
فاطمة أفضلُ امْرَأَةٍ	هم أَحْسَنُ طُلَّابٍ في الصف

3.5.2: لکنّ اور کأنّ کے احوال:

پچھلے سبق میں ہم إنَّ اور اس کے گروپ (اخوات) أنّ، لـــعـــلّ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، اس سبق میں اسی گروپ کے دو اور حروف کا تعارف کرائیں گے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(ا) لکن (لیکن) یہ بھی إنَّ کے اخوات میں سے ہے اور اسی کے جیسا عمل کرتا ہے یعنی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔

جیسے: زيدٌ مجتهدٌ ولكنّ خالدًا كسلانُ زید محنتی ہے لیکن خالد سست ہے

سيارتي قديمة ولكنها قوية میری کار پرانی ہے لیکن وہ مضبوط ہے۔

الرياضة مفيدة لكنّ الإسراف فيها ضارٌ

ورزش مفید ہے لیکن اس میں زیادتی نقصان دہ ہے

کأنّ (گویا) یہ بھی إنّ کے اخوات میں سے ہے، جن کا مجموعہ حروف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، یہ بھی إنّ جیسا عمل کرے گا۔

جیسے: كأنّكَ أسدٌ (آپ تو شیر معلوم ہوتے ہیں)

لكِنّ هذا الفتى كأنه أخوک (مگر یہ نوجوان تو آپ کا بھائی معلوم ہوتا ہے)

كأنک من الهند (گویا کہ آپ ہندوستان سے ہیں)

3.5.3: 11 سے 20 تک کے عدد کا استعمال:

اس صورت میں عدد مرکب (دو لفظوں سے مل کر بنا ہوا) ہوگا، اور دونوں پر فتحہ ہوگا اور معدود واحد اور منصوب ہوگا۔

جیسے: أَحَدَ عَشَرَ كوكبًا (گیارہ ستارے)

تِسْعَةَ عَشَرَ كتابًا (انیس کتابیں)

سہولت کے لیے ہم اسے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

(الف) اس میں ہم گیارہ (11) اور (12) کے استعمال کو جانیں گے، یہ دونوں اپنے معدود کے مطابق ہوں گے۔ یعنی اگر معدود

مذکر ہوتو یہ بھی مذکر اور معدود مؤنث ہوتو یہ بھی مؤنث ہوں گے۔

جیسے:	أحَدَ عَشَرَ طالبًا	(گیارہ طالب علم)
	إحدىٰ عشْرَة طالبةً	(گیارہ طالبات)
	اثنا عَشَرَ طالبًا	(بارہ طالب علم)
	اثنتا عشْرَة طالبةً	(بارہ طالبات)

(ب) تیرہ (13) سے انیس (19) تک کے عدد کا استعمال:

ان میں عدد کا پہلا جزء معدود کے مخالف ہوگا، (تذکیر و تانیث میں) جب کہ دوسرا جزء مطابق ہوگا۔

جیسے:	ثَلاثَةَ	عشَرَ طالبًا	ثلاث عشْرَة	طالبةً
	↓	↓	↓	↓
	مؤنث	مذکر	مذکر	مؤنث

مذکورہ مثال ثلاثة عشر طالبًا میں معدود (طالبًا) چونکہ مذکر ہے اس لیے عدد کا پہلا جزء ثلاثة مؤنث ہے اور دوسرا جزء عشَرَ مذکر ہے:
جب کہ ثلاث عشْرة طالبةً میں چوں کہ معدود (طالبةً) مؤنث ہے، اس لیے عدد کا پہلا جز ثلاث مذکر ہے اور دوسرا جز عشْرَة مؤنث ہے۔

(ج) یہ اعداد مبنی ہیں یعنی ان کا آخر عامل کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوگا بلکہ ہر حال میں یہ اعداد فتحہ کے ساتھ پڑھے جائیں گے۔ ذیل کی مثالوں سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے۔

نوٹ: عامل وہ اسما و افعال و حروف ہیں جن کے سبب سے دوسرے اسما و افعال کے آخر میں تبدیلی ہوتی ہے یعنی رفع، نصب اور جر آتا ہے۔

عندي ثلاثةُ ريالاتٍ	عندي ثَلاثَةَ عَشَرَ ريالًا
أريدُ ثلاثةَ ريالاتٍ	أريدُ ثلاثَةَ عَشَرَ ريالًا
هذا القلمُ بثلاثةِ ريالات	هذا القلم بِثَلاثَةَ عَشَرَ ريالًا

اثنا عشر اور اثنتا عشر میں واقع اثنا عشر اور اثنتا معرب ہیں، حالتِ نصب اور جر میں وہ اثنَيْ اور اثنتي ہو جائیں گے۔

جیسے:	عندي اثنا عشر ريالًا	(میرے پاس بارہ ریال ہیں)
	أُريدُ اثني عشرَ ريالًا	(مجھے بارہ ریال چاہیے)
	هذا الْكِتَابُ باثني عشرَ ريالاً	(یہ کتاب بارہ ریال کی ہے)

نوٹ: اثنا اور اثنتا میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزۂ وصل ہے اگر ان سے پہلے کوئی لفظ آ جائے تو انہیں لکھا تو جائے گا لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔

(د) بیس (20) کے لیے لفظ عشرون استعمال ہوتا ہے:

یہ مذکر اور مؤنث دونوں معدود کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے، اس کا معدود بھی واحد اور منصوب ہوگا۔

جیسے: عشرونَ طالبًا عشرون طالبةً

عدد ترتیبی:

عربی میں ترتیب کو ظاہر کرنے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ان میں پہلے نمبر کے لیے لفظ اوّل استعمال ہوتا ہے جب کہ دوسرے

سے دسویں تک کے لیے جو الفاظ ہیں وہ فاعلٌ کے وزن پر آتے ہیں۔

جیسے: ثالثٌ تیسرا، رابعٌ چوتھا، خامسٌ پانچواں، سادسٌ چھٹا

ثانٍ دوسرا: یہ اصل ثانيٌ ہے غالٍ کی طرح اگر اس پر ال داخل ہو تو وہ الثاني ہو جائے گا۔

3.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

3.6.1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1) كم طالبا في فصل أحمد؟ (2) كم طالبا في فصل عليّ؟

(3) مَن أطول طالب في فصل أحمد؟ (4) ومن أطول طالب في فصل عليّ؟

3.6.2: درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) الطالب الجديد الذي جاء أمسِ اسْمه أسامة (2) حامد في فصل أحمد.

(3) المهجع الثامن غُرَفه أوسع (4) المهجع الثامن أبعدُ من المهجع الخامس.

3.6.3: (ج) درج ذیل کلمات کو اسم تفضیل کا استعمال کرتے ہوئے جملہ بنائیے۔

(1) هاشم/ طويل / عثمان ....

(2) القاهرة / كبير / الرياض ....

(3) هذا الفندق / نظيف / ذاک ....

(4) اللغة العربية / سهل / اللغة الفرنسية ....

(5) أنا / كبير / هو ....

(6) هو / صغير / أنت ....

(7) الرجال / كثير / النساء ....

(8) أنت / حسن / أنا ....

(9) الموز / رخيص / العِنَبُ ....

(10) الشمس / بعيد / القمر ....

3.6.4: (د) آنے والی مثالیں پڑھیے اور اسم تفضیل کا استعمال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کو اسی طرز پر تبدیل کیجیے۔

(أ) محمدٌ طالبٌ حسنٌ. محمدٌ أَحْسَنُ طالبٍ في الفصل.

(ب) هذا بيتٌ جميلٌ. هذا أجملُ بيتٍ في الشّارِعِ.

(ج) آمنةُ طالبةٌ صغيرةٌ. آمنةُ أصغرُ طالبةٍ في المدرسَة.

1. هذه غرفة صغيرة.............................. في بيتنا.

2. بلالٌ جارٌ حَسَنٌ .... في حَيِّنَا.

3. ياسر رجل فقير .... في قَرْيَتِنَا.

4. هذه ساعة رخيصة .... في السوق.

5. هذا درس سهل .... في الكتاب.

6. الدُّكتُورُ زكريَّا طبيبٌ شَهِيْرٌ .... في بَلَدِنا.

7. الأَزْهَرُ جامعةٌ قديمةٌ .... في العالم.

8. الأستاذ نُعْمَانُ مدرِّسٌ حسنٌ .... في المدرسة.

9. ذٰلک درسٌ صَعْبٌ .... في الكتاب.

10. هذا فصل واسع .... في الكلِّيَّةِ.

3.6.5: (ہ) مندرجہ ذیل مثالیں پڑھیے اور آنے والے جملوں کو "لکن" کے ذریعہ جوڑیے یہ واضح رہے کہ "لکنّ" إنّ کے اخوات میں سے ہے۔

(أ) الطلابُ كثيرٌ. الفصلُ صغيرٌ. ← الطّلابُ كثيرٌ لكنَّ الفصلَ صغيرٌ.

(ب) حامدٌ مجتهدٌ. صديقُهُ كسلانُ. ← حامد مجتهد لكنّ صديقَه كسلانُ

(1) محمد طويل. حامد فقير. ....

(2) آمنةُ مجتهدةٌ. أختها كسْلٰى. ....

(3) هذا الدرس طويل. هو سهل ....

(4) سيّارتي قديمة. هي قويَّة. ....

(5) أخي متزوج. أنا عَزَبٌ. ....

(6) إبراهيم فقير. عمّه غنيّ جدًا ....

(7) بيتک جميل جدًا. هو صغيرٌ. ....

3.6.6: (و) آنے والی دونوں مثالوں کو پڑھتے ہوئے بعد کے جملوں پر "كأنّ" داخل کریں۔

(أ) من هذا الفتى؟ كأنَّهُ أخوک.

(ب) من هذه الطِّفْلَةُ؟ كأنَّها أخْتُکَ.

(1) هو زميلُک .... (2) هي طبيبةٌ ....

(3) هم طلابٌ .... (4) أنت مريضٌ ....

(5) هو مدرّسٌ جديدٌ.................... (6) أنتِ أختُ مريم ....

3.6.7: (ز) مندرجہ ذیل جملوں کو پڑھیں اور اس میں استعمال ہونے والے اعداد کو لفظوں میں لکھیں۔

(1) في الفصل 19 طالبًا

(2) عندي 15 كتابا باللغة العربية و12 كتابا باللغة الفرنسية

(3) رأى يوسف عليه السلام في المنام 11 كوكبًا

(4) عندي 20 ريالاً

(5) كم فُنْدقا في هذا الشارع؟ فيه 13 فندقا.

(6) في هذه المدينة 14 مسجدًا.

(7) ثَمَنُ هذا الكتاب 17 ريالًا.

(8) في هذا الكتاب 20 درسًا.

(9) في السَنَةِ 12 شَهْرًا.

3.6.8: (ح) مندرجہ ذیل اسما کے آگے قوسین میں مذکور عدد کو عدد ترتیبی کے ذریعہ بیان کیجیے۔

(1) اليوم ....(8)	(2) في السَّنَةِ ....(4)
(3) الطالب..........(3)	(4) الطالبة ....(6)
(5) الدرس ....(10)	(6) البيت ....(7)
(7) الصَّفْحَةُ ....(9)	(8) الغرفة ....(5)
(9) الجزء..........(1)	(10) الجزء ....(2)

3.7 نیچے دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

3.7.1: اسم تفضیل کا استعمال:

هاشمٌ طويلٌ، و حامدٌ أطْوَلُ مِنْهُ.

آمنةُ صغيرةٌ، و زينبُ أصْغرُ منها.

(1) هذا الكتابُ أسهلُ من ذاک.

(2) هذه السيارةُ أجْمَلُ من تلک.

(3) حمزةُ أكبرُ مِنّيُ سنًّا.

(4) هؤلاء الطلابُ أحسنُ من أولئک.

(5) بيتي أبعدُ عن المدرسةِ من بيتک.

(6) هو أصغرُ مِنّا سنًّا.

(7) خَطِّي أحسنُ من خطِّکَ.

(8) هذا الشَّارعُ أنظَفُ من ذٰلک.

(9) اللَّبَنُ أحسنُ من الشأي.

(10) هذه الساعةُ أرخصُ من تلک.

3.7.2: درج ذیل مثالیں پڑھیے۔

عددِ ذاتی کا استعمال:

11. أَحَدَ عَشَرَ طَالبًا   12. اثْنَا عَشَرَ طَالبًا

13. ثلاثَةَ عَشَرَ طَالبًا   14. أَرْبَعَةَ عَشَرَ طَالبًا

15. خَمْسَةَ عَشَرَ طَالبًا   16. سِتَّةَ عَشَرَ طَالبًا

17. سَبْعَةَ عَشَرَ طَالبًا   18. ثَمَانِيَةَ عَشَرَ طَالبًا

19. تِسْعَةَ عَشَرَ طَالبًا   20. عِشْرُوْنَ طَالبًا

3.7.3: درج ذیل مثالیں پڑھیے۔

عددِ وصفی/ترتیبی کا استعمال:

(1) الدرسُ الْأَوَّلُ   (6) الدرسُ السَّادِسُ

(2) الدرسُ الثانِي   (7) الدرسُ السَّابِعُ

(3)الدرسُ الثالث   (8) الدرسُ الثامِنُ

(4) الدرسُ الرَّابِعُ   (9) الدرسُ التاسعُ

(5) الدرسُ الخَامِسُ   (10) الدرسُ العَاشِرُ

الْأَوَّلُ (مذكر)   الْأُوْلٰى (مؤنث)

الطالبُ الْأَوَّلُ   الطَّالِبَةُ الْأوْلٰى

3.7.4: طلبہ اپنے طور پر چند ایسے سوالات بنائیں جو (''أليس كذالک؟) پر مشتمل ہوں، اور پھر اس کا جواب ''بلٰی'' کے ذریعہ دیں۔

جیسے:

سؤال:

(1) أنت من الهند.   أليس كذالک؟

(2) أنت مريض،   أليس كذالک؟

جواب:

(1) بلٰى: أنا من الهند.

(2) بلٰى: أنا مريض

3.7.4: ''أيّهما'' کا استعمال:

آپ اپنے دوساتھیوں کی طرف اشارہ کریں اور کہیں: هـذان طـالبـان. أَيُّهُمَـا أَطْوَلُ؟ یہ دونوں طالب علم ہیں۔ (ان دونوں میں سے کون زیادہ لمبا ہے؟) اور دو کتابوں کی۔ طرف اشارہ کر کے کہیں۔ هـذان كتـابـان. أَيُّهُـمَـا أجملُ؟ (یہ دونوں کتابیں ہیں) ان دونوں میں سے کونسی کتاب زیادہ خوبصورت ہے؟) اس طرح آپس میں مزید سوالات کریں۔

3.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

3.8.1(أ)

(1) في فصْلِهِ تسعةَ عشرَ طالبًا.

(2) في فصله أربعةَ عشر طالبًا.

(3) أطولُ طالبٍ في فصلِه إبراهيمُ.

(4) أطولُ طالبٍ في فصلِه حامدٌ.

3.8.2(ب)

(1) صحيح	(✓)
(2) غير صحيح	(×)
(3) غير صحيح	(×)
(4) صحيح	(✓)

3.8.3(ج)

(1) هاشمٌ أطولُ مِن عثمانَ.

(2) القاهرةُ أكبرُ من الرِّياضِ.

(3) هذا الْفُنْدُقُ أنْظفُ من ذاک.

(4) اللّغةُ العربيّةُ أسهلُ من اللّغةِ الفَرَنْسِيَّةِ.

(5) أنا أكبرُ مِنهُ.

(6) هو أصغرُ مِنکَ.

(7) الرّجالُ أكثرُ من النِّساءِ.

(8) أنتَ أحسنُ مِنّي.

(9) الموزُ أرْخَصُ من العِنَبِ.

(10) الشَّمسُ أبْعَدُ من القَمَرِ.

3.8.4(د)

(1) هذه أصغرُ غُرْفَةٍ في بيتِنَا.

(2) بلالٌ أحسنُ جارٍ في حيِّنا.

(3) ياسرٌ أفْقَرُ رَجُلٍ في قَرْيَتِنَا.

(4) هذه أرخَصُ سَاعَةٍ في السُّوقِ.

(5) هذا أسهلُ درسٍ في الكتاب.

(6) الدُكْتُورُ زكريا أشهُر طبيب في بَلدنا.

(7) الأزهرُ أقدمُ جامِعَةٍ في العالم.

(8) الأستاذ نعمانُ أحسنُ مدرِّسٍ في المَدْرَسَةِ.

(9) ذٰلك أصعبُ درسٍ في الكتاب.

(10) هذا أوسعُ فَصْلٍ في الكُلِّيَّةِ.

(ه)3.8.5

(1) محمدٌ طويلٌ لكنَّ حَامِدًا قصيرٌ.

(2) آمنةٌ مجتهدةٌ لكنَّ أختَها كَسْلٰى.

(3) هذا الدرسُ طويلٌ لكنَّهُ سهلٌ.

(4) سَيَّارَتِيْ قديمةٌ لكنَّهَا قويّةٌ.

(5) أخي متزوجٌ لكنِّي عَزَبٌ.

(6) إبراهيمُ فقير، لكنَّ عمَّه غنِيٌّ جِدًّا.

(7) بيتُكَ جميلٌ جَدًّا لكنّهُ صغيرٌ.

(و)3.8.6

(1) من هو؟ كأنَّهُ زميلكُ.

(2) من هي؟ كأنَّهَا طبيبةٌ .

(3) من هُمُ؟ كأنَّهُم طلابٌ.

(4) من أنت؟ كأنَّكَ مريضٌ.

(5) من هو؟ كأنَّهُ مدرسٌ جديدٌ.

(6) من أنتِ؟ كأنكِ أختُ مَرْيَمَ.

(ز)3.8.7

(1) في الفصلِ تسعةَ عشرَ طالبًا.

(2) عندي خمسةَ عشرَ كتابًا باللّغة العربية و اثنا عشر كتابا باللّغة الفرنسية.

(3) رأى يوسف عليه السلام في المنام أحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.

(4) عندي عِشْرُوْنَ ريالًا.

(5) كم فندقًا في هذا الشارع؟ فيه ثلاثةَ عَشَرَ فندقًا.

(6) في هذه المدينةِ أربعةَ عَشَرَ مَسْجِدًا.

(7) ثَمنُ هذا الكتاب سبْعَةَ عشرَ ريالًا.

(8) في هذا الكتاب عِشْرُوْنَ درسًا.

(9) في السنة اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا.

(ح)3.8.8

(1) اليومُ الثَّامِنُ.

(2) في السَّنَة الرَّابِعَةِ.

(3) الطَّالِبُ الثَّالِثُ.

(4) الطالِبَةُ السَّادِسَةُ.

(5) الدَّرْسُ العَاشِرُ.

(6) البَيْتُ السَّابِعُ.

(7) الصَّفْحَةُ اَلتَّاسِعَةُ.

(8) الغُرْفَةُ الْخَامِسَةُ.

(9) الجُزْءُ الْأَوَّلُ.

(10) الجُزْءُ الثَّانِي.

3.9 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ اسم تفضیل کا قاعدہ لکھتے ہوئے اس کے احوال مثالوں کے ساتھ لکھیے؟

2۔ "كأن" اور "لكن" کے احکام بیان کیجیے اور مثالوں سے وضاحت کیجیے۔

3۔ مندرجہ ذیل کلمات سے اسم تفضیل پر مشتمل جملے بنائیے اور ان کا ترجمہ کیجیے۔

1) الحديد / نافع / الذهب

2) الكتاب / نافع / المال

3) العالم / ذكي / الطبيب

4) السخي / سعيد / البخيل

5) العسل / حلو / السكر

4۔ خالی جگہوں کو "كأنّ" اور "لكنّ" کے ذریعہ پر کیجیے۔

1) الامتحان سهل __________ الأسئلة طويلةٌ

2) __________ الكتاب أستاذ

3) البيت جديد__________ الأثاث قديمٌ

4) __________ قطر الماء لؤلؤ

5) الدواء مرٌّ __________ استعماله مفيد

5۔ مندرجہ ذیل جملوں کو عربی میں لکھیے۔

1) گیارہ کتابیں

2) چودہ مدرسے

3) سترہ فلیٹ

4) تیرہ مہینے

5) بیس ممالک

3.10 خلاصہ:

جو کلمات أفعلُ کے وزن پر ہیں اور صفت کا معنی دیتے ہیں، انہیں اسم تفضیل کہا جاتا ہے۔

جیسے: أكبَرُ (زیادہ بڑا) أجمل (زیادہ خوبصورت) أحسنُ (زیادہ اچھا)

استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1) اسم تفضیل الف لام اور اضافت سے خالی ہو

(2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3) الف لام کے ساتھ معرف ہو

(4) معرفہ کی طرف مضاف ہو

موجودہ سبق میں اسم تفضیل کی چار حالتوں میں سے صرف دو حالتوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1) الف لام اور اضافت سے خالی ہو

(2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

اس سبق سے قبل ہم حروف مشبہ بالفعل کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔

لكِنَّ اور كأنّ بھی حروف مشبہ بالفعل میں سے ہیں، یہ دونوں بھی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

عربی میں جب ہم عدد معدود کی بحث پڑھتے ہیں تو اکثر ہم سے مغالطہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس اکائی میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ میں پائے جانے والے اس مغالطہ کو حتی الامکان دور کیا جائے تا کہ عدد اصلی اور عدد ترتیبی کے درمیان فرق واضح ہو جائے اور تمیز کے اعراب میں غلطی سے بچا جائے۔

3.11 فرہنگ:

(1)	مَهْجَعٌ	(ج)	مَهَاجِعُ	: قیام گاہ، خواب گاہ، ہاسٹل
(2)	كَوْكَبٌ	(ج)	كَوَاكِبُ	: ستارے
(3)	وَاسِعٌ	(ث)	وَاسِعَةٌ	: کشادہ، وسیع
(4)	فَرِيْقٌ	(ج)	فُرَقَاءُ	: جماعت، ٹیم
(5)	شَقِيْقٌ	(ج)	أَشِقَّاءُ	: حقیقی/سگا بھائی

(6)	ثَمَنٌ	(ج)	أَثْمَانٌ	:	قیمت
(7)	عَالَمٌ			:	کائنات
(8)	شَهِيْرٌ			:	مشہور
(9)	شَهْرٌ	(ج)	شُهُوْرٌو أَشْهُرٌ	:	مہینہ
(10)	لاعِبٌ	(ج)	لاعِبُونَ	:	کھلاڑی
(11)	المنامُ			:	خواب
(12)	الأَزْهَرُ			:	مصر کی قدیم اور مشہور یونیورسٹی

3.12 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية — مصطفیٰ غلاییني
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح — علی جارم، مصطفیٰ أمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔1 اکائی۔4

اکائی کے اجزا

4.1 مقصد
4.2 تمہید
4.3 اصل متن
4.4 متن کا ترجمہ
4.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان
4.5.1 مادہ یا حروف اصلیہ
4.5.2 فعل ماضی
4.5.3 فعل ماضی کو منفی میں تبدیل کرنے کا طریقہ
4.5.4 بلی اور نعم کے درمیان فرق
4.5.5 لِأَنّ (اس لیے کہ) اور اس کا استعمال
4.6 اصل متن پر مبنی مشقیں
4.7 (لِأَنّ) کا مختلف ضمائر کی طرف اسناد اور اس کا استعمال
4.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
4.9 نمونے کے امتحانی سوالات
4.10 خلاصہ
4.11 فرہنگ
4.12 سفارش کردہ کتابیں

4.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ عربی زبان میں کسی قدر گفتگو کر سکیں گے

☆ فعل ماضی سے واقف ہوں گے

☆ وہ اس بات سے بھی واقف ہوں گے کہ فعل ماضی کی اسناد مختلف ضمیروں کی طرف کس طرح کی جاتی ہے

☆ فعل ماضی کی نفی کس طرح کی جاتی ہے اس سے بھی واقف ہوں گے

☆ عربی زبان میں ''نعم'' اور ''بلی'' جواثبات کے لیے استعمال ہوتے ہیں ان میں باہمی فرق کو سمجھ پائیں گے

4.2 تمہید:

گزشتہ تین اسباق میں ہم اسم پر مشتمل جملوں کو پڑھ چکے ہیں، اس سبق میں ہم فعل پر مشتمل جملوں کو پڑھیں گے۔ عربی زبان میں جملہ کی دو قسمیں ہیں:

(1) جملہ اسمیہ (2) جملہ فعلیہ

جس جملہ کی ابتدا اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے، اور جس جملہ کی ابتدا فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ فعل کی زمانہ کے اعتبار سے تین قسمیں ہوتی ہیں: 1) ماضی 2) مضارع 3) امر

اس اکائی میں ہم فعل ماضی کا استعمال اور اس کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے، اس کو تفصیل کے ساتھ پڑھیں گے۔

4.3 اصل متن:

يوسف : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

إبراهيم : وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته، أهْلاً وَسَهْلاً ومَرْحَباً بِكَ يَاخَالِيْ. كَيْفَ حَالُكَ؟ لعَلَّكَ بِخَيْرٍ.

يوسف : الحمدُ لله...أين أَبُوكَ يا إِبْرَاهِيمُ؟

إبراهيم : ذَهَبَ إلى السُّوقِ.

يوسف : وَأَيْنَ أُمُّكَ ؟

إبراهيم : ذَهَبَتْ إلى خَالَتِيْ زينب.

يوسف : وَ أَيْنَ إِخوتُكَ؟

إبراهيم : ذَهَبُوْا إلى الجَامِعَةِ.

يوسف : وَ أَيْنَ أَخَواتُكَ؟

إبراهيم : ذَهَبْنَ إلى المَدْرَسَةِ.

يوسف : أَمَا ذَهَبْتَ إلى المَدْرَسَةِ اليَوْمَ؟

إبراهيم : بلى! ذَهَبْتُ وَ رجَعْتُ بَعْدَ الْحِصَّةِ الأُوْلَى.

يوسف : لِمَاذَا رَجَعْتَ؟

إبراهيم : رَجَعْتُ لأَنَّنِيْ مَرِيْض.

يوسف : لَا بأس..... أَذَهَبْتَ إلى الطَّبِيْبِ

إبراهيم : نعم ذَهَبْتُ.

4.4 متن کا ترجمہ:

يوسف : السلام عليكم ورحمت الله وبركاته

ابراہیم : وعليكم السلام ورحمت الله وبركاته...... ماموں جان آپ کا استقبال ہے۔آپ کیسے ہیں؟ امید کہ آپ بخیر ہوں گے

یوسف : الحمدلله ...... ابراہیم! آپ کے والد کہاں ہیں؟

ابراہیم : وہ بازار گئے ہیں۔

یوسف : اور آپ کی والدہ کہاں ہیں؟

ابراہیم : وہ ہماری خالہ زینب کے پاس گئی ہیں.

یوسف : تمہارے (سب) بھائی کہاں ہیں؟

ابراہیم : وہ سب یونیورسٹی گئے ہیں.

یوسف : تمہاری بہنیں کہاں ہیں؟

ابراہیم : وہ (سب) مدرسہ گئیں ہیں.

یوسف : کیا آج آپ مدرسہ نہیں گئے؟

ابراہیم : کیوں نہیں !! میں گیا تھا مگر پہلے گھنٹے کے بعد واپس آ گیا.

یوسف : آپ کیوں لوٹ آئے؟

ابراہیم : میں اس لیے لوٹ آیا کیوں کہ میں بیمار ہوں.

یوسف : کوئی بات نہیں! کیا آپ ڈاکٹر کے پاس گئے؟

ابراہیم : ہاں! میں گیا.

4.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

4.5.1 مادہ یا حروف اصلیہ

عربی زبان کی یہ خوبی ہے کہ معمولی تبدیلی کے بعد ایک لفظ سے متعدد الفاظ بن جاتے ہیں، جیسے: كَتَبَ سے يَكْتُبُ، كاتِبٌ ،مَكْتُوبٌ ،كِتَابٌ ،مَكْتَبَةٌ، اور اسی طرح علم سے:علوم ،عالم،معلوم، تعليم، معلم، إعلام.

اوپر دی گئی مثالوں میں اگر آپ غور کریں تو آپ کو سمجھ میں آئے گا کہ تمام کلمات میں کچھ حروف مشترک ہیں جیسے کہ پہلی مثال میں (ک۔ت۔ب) مشترک ہیں. اسی طرح دوسری مثال میں (ع۔ل۔م) مشترک ہیں، جو تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ ہر کلمہ میں موجود ہیں۔ ایسے حروف جو کلمات میں مشترک ہوں ان کو حروف اصلیہ یا مادہ کہا جاتا ہے. عربی زبان میں مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

4.5.2 فعل ماضی

فعل کی تعریف:

فعل(Verb) وہ کلمہ ہے جس کے معانی میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے،اور جس میں تینوں زمانوں (ماضی حال، مستقبل) میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے۔فعل کی تین قسمیں ہیں:(1) ماضی (2) مضارع (3) امر

فعل ماضی کی تعریف:

فعل ماضی اس فعل کو کہتے ہیں جو کسی کام کے گزرے ہوئے زمانہ میں ہونے کو بتلائے جیسے: کَتَبَ: ''اس نے لکھا''۔

فعل کی مختلف ضمائر کی طرف اسناد

دنیا کی بعض زبانوں میں فعل کی گردان میں ہر صیغے کے ساتھ ہر دفعہ ضمیر بھی مذکور ہوتی ہے۔مثلاً اردو میں ماضی کی گردان عموماً یوں ہوتی ہے: وہ گیا۔وہ گئے۔تو گیا۔تم گئے۔ہم گئے۔وہ گئی۔وہ گئیں۔تو گئی۔تم گئیں۔میں گیا۔میں گئی۔ہم سب گئیں۔

اور بعض افعال کی گردان اس طرح ہوتی ہے کہ مذکر مؤنث یکساں رہتا ہے.مثلاً: اس نے مارا۔انہوں نے مارا۔تو نے مارا۔تم نے مارا۔میں نے مارا۔ہم نے مارا۔

جب کہ بعض زبانوں میں گردان کے ہر صیغے کے ساتھ بار بار ظاہراً ضمیر نہیں لائی جاتی۔ بلکہ صیغے ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ صیغے کو دیکھ کر ہی ضمائر کی پہچان ہوجاتی ہے۔فعل عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے، جو کہ حروف اصلیہ کہلاتا ہے۔ان حروف کے ساتھ مختلف ضمیریں جوڑی جاتی ہیں، ضمیروں کو فعل کے ساتھ اس طرح جوڑنے کو اسناد کہتے ہیں۔اس سبق میں مندرجہ ذیل ضمیروں کی طرف فعل ماضی کی اسناد کی گئی ہے۔

ذهب+هو= ذَهَبَ وہ گیا

اس میں فاعل ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہے۔یعنی (هو)

ذهب+هي= ذَهَبَتْ وہ گئی

اس میں فاعل ضمیر مستتر ہے۔یعنی (هی)

ذهب+هم=ذهبوا وہ (سب) گئے اس میں فاعل ''وْ'' ہے

واضح رہے کہ جمع کے صیغے میں واو کے بعد لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا۔

ذهب+هُنَّ	=ذَهَبْنَ	وہ سب گئیں	اس میں فاعل ''نَ'' ہے
ذهب+أَنْتَ	=ذَهَبْتَ	تو گیا	اس میں فاعل ''تَ'' ہے
ذهب+أَنا	=ذَهَبْتُ	میں گیا	اس میں فاعل ''تُ'' ہے

ذَهَبَتْ (وہ گئی) اور ذَهَبْنَ (وہ سب گئیں) یہ دونوں مؤنث غائب کے صیغے ہیں ذَهَبَتْ واحد کے لیے اور ذَهَبْنَ جمع کے لیے۔اسی طرح ذهب ''وہ گیا'' مذکر واحد ماضی کا صیغہ ہے جب کہ ''ذهبوا'' جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے،ان کا استعمال کچھ اس طرح ہوگا:

مذکر:

ا)أين بلال ؟	بلال کہاں ہے؟
ج)ذَهَبَ إلى الجَامِعَةِ	وہ یونیورسٹی کو گیا
2)أين بلال و حامد و خالد؟	بلال،حامد اور خالد کہاں ہیں؟
ج) ذهبوا إلى الجامعة	وہ سب یونیورسٹی کو گئے

مؤنث:

ا)أین فاطمة؟	فاطمہ کہاں ہے؟
ج)ذھبتْ إلی المکتبَةِ	وہ لائبریری کو گئی
2)أین فاطمة و خدیجة و زینب؟	فاطمہ،خدیجہ اور زینب کہاں ہیں؟
ج)ذھبن إلی الجامعةِ	وہ سب یونیورسٹی کو گئیں

4.5.3 فعل ماضی کومنفی میں تبدیل کرنے کا طریقہ:

فعل سے پہلے اگر کوئی نفی کے حروف (ادوات نفی) نہ ہوتو وہ فعل مثبت ہوگا،اور اگر اس سے پہلے ادوات نفی مذکور ہوتو فعل منفی ہوگا،ادوات نفی یہ ہیں:ما، لا،لم،لن.

فعل ماضی کومنفی بنانے کے لیےاس کےشروع میں''ما'' نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے

ذَھَبْتُ إلی الجَامِعَةِ = میں یونیورسٹی گیا

سے

مَا ذَھَبْتُ إِلَی الْجَامِعَةِ = میں یونیورسٹی نہیں گیا

مزید مثالیں:

مَا خَرَجَ الْأُسْتَاذُ مِنَ الْفَصْلِ = استاد جماعت سے نہیں نکلے

مَا نَامَ الْوَلَدُ فِی الصَّفّ = لڑکا جماعت میں نہیں سویا

مَا نَجَحَ الْمُهْمِلُ = لاپرواہ (طالب علم) کامیاب نہیں ہوا

4.5.4 بلی اورنعم کے درمیان فرق

نعم اور بلی یہ دونوں حروف ایجاب میں سے ہیں،ان کے استعمال میں تھوڑا سا فرق ہے۔

نعم : یہ مطلقاً اثبات کے لیے آتا ہے چاہے سوال مثبت ہو یا منفی،جیسے هَلْ ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَی الْجَامِعَةِ ؟ کیا خالد یونیورسٹی گیا؟ اس کا جواب ہوگا:نعم ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَی الْجَامِعَةِ

بلی : یہ صرف نفی کے جواب میں آتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ نفی کو ختم کر دیتا ہے جیسے کسی سے پوچھا جائے:أَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ ؟ کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟

تو اس کا جواب ہوگا: بلی: کیوں نہیں!اسی طرح قرآن میں اللہ کا یہ قول:أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ !!؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں!!!؟؟قَالُوا بَلَی :انہوں نے کہا کیوں نہیں!!!

4.5.5 لِأَنَّ (اس لیے کہ)اوراس کا استعمال

یہ کلمہ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے،لِ (لیے) اور انَّ (جو کہ) اور یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے جس کا اسم منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے:ذَهَبَ رَاشَدٌ إلی الْمُسْتَشْفَی لِأَنَّهُ مَرِیضٌ .راشد ہسپتال گیا اس لیے کہ وہ بیمار ہے۔

4.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(الف) 4.6.1 آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

1) أين ذهب أبو إبراهيم؟

2) وأين ذهبتْ أُمّه؟

3) متى رجع إبراهيم من المدرسة؟

(ب) 4.6.2 درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

1) إبراهيم ابن أخت يوسف

2) يوسف عم إبراهيم

3) أخوات إبراهيم ذهبن إلى المكتبة

4) إخوة إبراهيم ذهبوا إلى الجامعة

5) إبراهيم ما ذهب إلى الطبيب

(ج) 4.6.3 **ذهب** کو مناسب ضمیر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہوں کو فعل **ذهب** سے پر کیجیے۔

1) الأولاد......إلى الملعب

2) الطالبات......إلى المدرسة

3) المدرس......إلى الفصل

4) أنا......إلى المطار

5) أختي......إلى المطبخ

6) أين......أنت

(د) 4.6.4 آنے والے سوالوں کے جوابات نفی میں ''ما'' کا استعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

1) أذهبت إلى المدرسة أمس؟

2) أذهبتْ أختك إلى المستشفى؟

3) أرجع أبوك من بغداد؟

(ہ) 4.6.5 آنے والی مثال پڑھیے، پھر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات **نعم** یا **بلی** کے ذریعہ دیجیے۔

مثال:

(1) أَ ذَهَبْتَ إلى المدرسة أمسِ؟ — نعم . ذهبتُ

(2) أَ مَا ذَهَبْتَ إلى المدرسة أمسِ؟ — بلى ،ذهبتُ

1) أ رجع أبوك من السوق؟

2)أ ما رجع أبوک من السوق؟

3) أ ذهَبَتُ ليُلى إلى الجامعة؟

4) أَمَا ذهب أخُوکَ إلى الرياض

(و)4.6.6 آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

1) أذهبتُ إلى المستشفى يا محمد؟

2) آمنة وفاطمة وزينب رجعوا من الجامعة

3) زملائي ذهب إلى مكة

4) أنا رَجَعْتَ من الرياض أمس

5)مريم وبناتها ذهبَتُ إلى جدّة

6) أمي قال: أنا مريض

4.7 (لأنّ) کا مختلف ضمائر کی طرف اسناد اور اس کا استعمال:

(لأنّ)=لِ+أنّ وأَنّ من أخوات (إنّ)

لأن+هو =	لأنه	اس لیے کہ وہ	(مذکر واحد غائب)
لأن+هي =	لأنها	اس لیے کہ وہ	(مؤنث واحد غائب)
لأن+أنتَ=	لأنکَ	اس لیے کہ تو	(مذکر واحد حاضر)

4.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(الف)4.8.1

1)ذهب أبو إبراهيم إلى السوق

2) ذهبت أمه إلى خالته زينب

3) رجع إبراهيم من المدرسة بعد الحصة الأولى

(ب)4.8.2

1) صحيح (✓)

2)غير صحيح (×)

3) غير صحيح (×)

4)صحيح (✓)

5) غيرصحيح (×)

(ج)4.8.3

1) ذهبوا

2) ذَهَبْنَ

3) ذَهَبَ

4) ذَهَبْتُ

5)ذَهَبَتْ

6) ذَهَبْتَ

(د)4.8.4

1) مَا ذهبتُ إلى المدرسةِ أمسِ .

2)مَا رَجَعَ أبي من بغداد .

3) مَا ذَهَبتْ أُخْتِيْ إلى المستشفى .

(ه)4.8.5

1) نَعَمْ .رَجَعَ أَبِي مِنَ السوق .

2) بَلَى ،رَجَعَ أَبِي مِنَ السُّوْقِ .

3) نعم ،ذَهَبَتْ لَيْلَى إِلى الجَامِعَةِ .

4) بَلَى، ذَهَبَ أَخِيْ إِلى الرِيَاضِ .

(و)4.8.6

1) أذهبْتَ إلى المستشفى يا محمدُ ؟

2) آمنة وفاطمة وزينب رَجَعْنَ من الجامعة

3) زملائي ذهبوا إلى مكة

4) أنا رَجَعْتُ من الرياض أمس

5) مريمُ وَبَنَاتُها ذَهَبْنَ إلى جدّة

6) أُمِّيْ قَالَتْ : أنا مَرِيْضَة

4.9 نمونے کے امتحانی سوالات:

---

1. آنے والے جملوں پر اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجیے۔

أ) أما ذهبت إلى المدرسة اليوم

ب) بلى، ذهبت ورجعت من الحصة الأولى

ج) أين إخوتک؟ ذهبوا إلى الجامعة

د) رجعتُ لأنني مريض

ه) ذهبت أمي إلى خالتي زينب

2. آنے والے جملوں میں اسم اور فعل کی شناخت کیجیے۔

1- قرأ أحمد كتاباً جميلاً

2- البرتقال مُفيد للانسان

3- نجح طالب فى الامتحان

4- جَلَسَ سعيد عَلَى الكُرْسِيِّ

5- سرَقَ اللصُّ الحَقيبَة

3. خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی سے پر کریں۔

1) ....محمد الباب

2) خالد......................من الفصل

3) أنا.......................إلى المستشفى

4)فاطمة.........................إلى السوق

5)أخوات زينب.................من الرياض

4. فعل ماضی کی باتمثیل تعریف کیجیے اور اس کو نفی میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے مثالوں سے واضح کیجیے۔

4.10 خلاصہ:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جانا کہ عربی زبان میں جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ جملہ اگر اسم سے شروع ہو تو اسے جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے اور اگر جملہ کی ابتدا کسی فعل سے ہو تو اسے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔ فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی آپ دے اور اس میں تینوں زمانے: ماضی، حال یا مستقبل میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔ اگر گزرے ہوئے زمانے کی بات ہو رہی ہو تو وہ ماضی کہلائے گا۔

عربی میں فعل ماضی عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے، اردو زبان کے برخلاف عربی میں ضمائر کو الگ سے ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ صیغے کی بناوٹ ہی ایسے کی جاتی ہے کہ ضمیر اس کے اندر پوشیدہ ہو جائے اور علامت کے ذریعہ پتہ چل جائے کہ وہ کون سا صیغہ ہے۔ اسی طرح اگر فعل ماضی کو منفی کرنا ہو تو اس کے شروع میں ''ما'' نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس سبق میں حروف اثبات میں بلی اور نعم کے فرق کو بھی ہم نے سمجھا اور مختلف ضمائر کی طرف لأنّ کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے اس کو مثالوں کے ذریعہ جانا۔

4.11 فرہنگ:

سوق	:	بازار
جامعة	:	یونیورسٹی
الحصة الأولى	:	پہلا گھنٹہ
مريض	:	بیمار
لا بأس	:	کوئی حرج نہیں
طبيب	:	ڈاکٹر

عمّ	:	چچا
ملعب	:	کھیل کا میدان
مطار	:	ائیر پورٹ / ہوائی اڈہ
مطبخ	:	باورچی خانہ
مستشفی	:	ہسپتال

4.12 سفارش کردہ کتابیں:

1. **دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. **جامع الدروس العربية** مصطفیٰ غلاییني
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح علی جارم، مصطفیٰ اَمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔1   اکائی۔5

اکائی کے اجزا

5.1 مقصد
5.2 تمہید
5.3 اصل متن
5.4 متن کا ترجمہ
5.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان
5.5.1 جملہ فعلیہ کا فاعل
5.5.2 مفعول بہ:
5.5.3 مفعول بہ اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں واقع ہونا
5.5.4 فاعل اور مفعول بہ کا موازنہ
5.5.5 تنوین والے اسم کے بعد ہمزۂ وصل آئے تو ملانے کی صورت
5.6 اصل متن پر مبنی مشقیں
5.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے
5.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
5.9 نمونے کے امتحانی سوالات
5.10 خلاصہ
5.11 فرہنگ
5.12 سفارش کردہ کتابیں

5.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ فعل ماضی کی مختلف شکلوں کے استعمال پر قادر ہوں گے

☆ فاعل کے اسم ظاہر ہونے کی صورت میں اس کے احکامات سے واقف ہوں گے

☆ فعل لازم اور فعل متعدی سے آگاہ ہوں گے

☆ مفعول بہ کو جانیں گے اور اس کے استعمال پر قادر ہوسکیں گے

☆ تنوین کے بعد ہمزہ کو ملانے کی کیا صورت ہوگی اس سے بھی طلبہ واقف ہوں گے

5.2 تمہید:

گزشتہ سبق میں ہم نے فعل ماضی کے بارے میں پڑھا اور جانا کہ اس کی اسناد مختلف ضمیروں کی طرف کس طرح کی جاتی ہے، اسی طرح ہم نے اب تک کی مثالوں سے یہ سمجھ لیا کہ جملہ چاہے اسمیہ ہو یا فعلیہ وہ دو اجزا پر مشتمل ہوتا ہے، جملہ اسمیہ مبتدا و خبر سے مکمل ہوتا ہے جب کہ جملہ فعلیہ فعل اور فاعل سے تشکیل پاتا ہے۔ عربی زبان میں اگر فاعل فعل سے پہلے آجائے تو وہ جملہ؛ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے، لیکن اگر فاعل فعل کے بعد آئے تو اس صورت میں فعل کو استعمال کرنے میں چند تفصیلات ہیں جس پر ہم اس اکائی میں روشنی ڈالیں گے، اسی طرح ہم اس اکائی میں فعل فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کی تفصیلات بھی پیش کریں گے۔

5.3 اصل متن:

المدرّس : مَنْ فَتَحَ بَابَ الْفَصْلِ؟

حامدٌ : أَنَا فَتَحْتُهُ .

المدرس : وَمَنْ فَتَحَ النَّوَافِذَ ؟

علي : أَنَا فَتَحْتُهَا

المدرس : مَنْ كَسَرَ هَذَا الْمَكْتَبَ ؟أَ أَنْتَ كَسَرْتَهُ يَا هَاشِمُ ؟

هاشم : لَا ، إِنِّي مَا كَسَرْتُهُ .

المدرس : أَرَجَعَ زَكَرِيَّا وَ حَمْزَةُ وَ عُثْمَانُ مِنْ مَكَّةَ ؟

حامد : لَا ، مَا رَجَعُوْا .

عباس : يَا أُسْتَاذُ! خَرَجَ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ وَذَهَبُوْا إِلَى الْمُدِيْرِ .

المدرس : أَ فَهِمْتَ الدَّرْسَ يَا طَلْحَةُ ؟

طلحة : نَعَمْ ، فَهِمْتُهُ جَيِّدًا .

المدرس : أَكَتَبْتَ الْأَجْوِبَةَ يَا فَيْصَلُ ؟

فيصل : لَا ، مَا كَتَبْتُهَا .

المدرس : لِمَاذَا ؟

فیصل : لِأَنَّنِي مَا فَهِمْتُ الْأَسْئِلَةَ .

المدرس : أَحَفِظْتَ سُورَةَ الْفَجْرِ يَا اِبْرَاهِيمُ ؟

إبراهيم : نَعَمْ ، حَفِظْتُهَا ، وَحَفِظْتُ سُورَةَ التِّيْنِ أَيْضًا .

5.4 متن کا ترجمہ:

استاد : کمرۂ جماعت کا دروازہ کس نے کھولا؟

حامد : اسے میں نے کھولا۔

استاد : اور کھڑکیوں کو کس نے کھولا؟

علی : انہیں میں نے کھولا۔

استاد : اس ٹیبل کو کس نے توڑا؟ ہاشم! کیا تم نے اسے توڑا؟

ہاشم : نہیں!! میں نے اسے نہیں توڑا۔

استاد : کیا زکریا، حمزہ اور عثمان مکہ سے واپس آگئے؟

حامد : نہیں! وہ لوگ واپس نہیں آئے۔

عباس : استاد محترم! نئے طلبہ باہر نکلے اور پرنسپل صاحب کے پاس گئے۔

استاد : طلحہ! کیا تم نے سبق کو سمجھا؟

طلحہ : ہاں! میں نے اسے اچھی طرح سمجھ لیا۔

استاد : فیصل! کیا تم نے جوابات لکھے؟

فیصل : نہیں! میں نے انہیں نہیں لکھا۔

استاد : کیوں؟

فیصل : کیوں کہ میں سوالات کو نہیں سمجھا۔

استاد : ابراہیم کیا تم نے سورۂ فجر یاد کیا؟

ابراہیم : ہاں! میں نے اسے یاد کیا، اور سورۂ تین کو بھی یاد کیا۔

5.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

5.5.1 جملہ فعلیہ کا فاعل

گزشتہ اسباق میں دی گئی مثالوں سے آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ جملہ چاہے اسمیہ ہو یا فعلیہ ان کے دو بنیادی ارکان ہوتے ہیں۔ جملہ اسمیہ جیسے: **الطالب مجتهد** .(طالب علم محنتی ہے) یہ دو ارکان سے بنا ہوا ہے: جس میں ایک کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ اسی طرح **جَلَسَ حَامِد** (حامد بیٹھا) یہ جملہ فعلیہ ہے کیوں اس کی ابتدا فعل سے ہو رہی ہے، اس جملہ کے بھی دو ارکان ہیں: ایک **فعل** اور دوسرا **فاعل**۔

اسی طرح پچھلے سبق میں ہم نے سیکھا کہ فعل ماضی کے صیغوں کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے، چنانچہ **جلس** جو فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کو اگر مؤنث کے لیے استعمال کرنا ہو تو اس میں ہم ''ت'' ساکنہ کو جوڑتے ہیں، جیسے **جَلَسَ** سے **جَلَسَتْ** (وہ بیٹھی) ان

دونوں مثالوں میں فاعل ضمیر ہے اور وہ فعل میں پوشیدہ ہے، جو بالترتیب "ھـو" اور "ھي" ہے۔ فاعل جس طرح ضمیر کی شکل میں ہوتا ہے اسی طرح ظاہر میں بھی ہوتا ہے جیسے: **ضَحِکَ الطِّفْلُ** (لڑکا ہنسا) اس مثال میں **الطفل** فاعل ہے اور **ضحک** میں الگ سے ضمیر ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں عربی کا ایک اہم قاعدہ یہ ہے کہ فاعل جب اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد ہوگا، پھر چاہے فاعل ایک ہو یا ایک سے زائد یعنی تثنیہ یا جمع، اس بات کو آپ نیچے دی گئی مثالوں سے سمجھ سکتے ہیں۔

ذَهَبَ الطَّالِبُ =	(طالب علم گیا)
ذَهَبَ الطُّلَّابُ=	(طلبہ گئے)

دوسری مثال میں "الطلاب" گرچہ جمع ہے لیکن وہ اسم ظاہر ہونے کی وجہ سے واحد کے حکم میں ہے اسی لیے اس کا فعل بھی واحد ہے اس قاعدہ کی رو سے فعل تو واحد ہی ہوگا لیکن وہ فاعل کی جنس سے مطابقت کرے گا یعنی فاعل اگر مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوگا اور اگر فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث استعمال ہوگا جیسے:

ذَهَبَتِ الطالبة	(طالبہ گئی)
ذَهَبَتِ الطالبات	(طالبات گئیں)

اسی طرح

قَرَأَتِ الْبِنْتُ =	لڑکی پڑھی
قَرَأَتِ الْبَنَاتُ=	(لڑکیاں پڑھیں)

اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ یہ ساری تفصیلات اس وقت ہوں گی جب کہ فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے، لیکن اگر فاعل فعل سے پہلے آجائے تو ایسی صورت میں یہ جملہ جملہ اسمیہ کہلائے گا اور تب فعل اپنے فاعل کی مطابقت عدد اور جنس دونوں میں کرے گا۔

جیسے:	**ذهب الطلاب**	یہ جملہ فعلیہ ہے
	الطلاب ذهبوا	یہ جملہ اسمیہ ہے
	ذهبت الطالبات	یہ جملہ فعلیہ ہے
	الطالبات ذَهَبْنَ	یہ جملہ اسمیہ ہے

5.5.2 مفعول بہ:

عربی زبان میں جو افعال ہوتے ہیں ان میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جو فعل اور فاعل سے مل کر اپنی بات کو مکمل کر دیتے ہیں، جیسے **جلس الأستاذ** (استاد بیٹھے) **مرضَ الولد** (لڑکا بیمار ہوا) ایسے فعل کو فعل لازم کہتے ہیں۔ دوسری طرف کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے: **قرأ التلميذُ الكتابَ** (طالب علم نے کتاب پڑھی) اب اگر ہم صرف اتنا کہیں "**قرأ التلميذ**" تو اس کو سننے کے بعد اس بات کا انتظار رہتا ہے کہ اس نے کیا پڑھا؟ لیکن "**الکتاب**" کا اضافہ کرنے کے بعد پوری بات سمجھ میں آجاتی ہے۔ اس جملہ میں قرأ فعل ہے اور التلمیذ اس فعل کا فاعل ہے اور الکتاب مفعول بہ ہے، مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کریں۔

أَخَذَ الرَّجُلُ نَصِيبَهُ	آدمی نے اپنا حصہ لیا
فَتَحَ الطَّالِبُ كِتَابَهُ	طالب علم نے اپنی کتاب کو کھولا

صَنَعَ الانْسَانُ السَّيَّارَة	انسان نے کار بنائی

5.5.3 مفعول بہ کا اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں واقع ہونا:

جس طرح فاعل ضمیر اور اسم ظاہر ہوتا ہے اسی طرح مفعول بہ بھی اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں آسکتا ہے جیسے: أَعْجَبَنِيْ الْقَلَمُ (مجھے قلم بہت پسند آیا) نَصَحَنِيْ أَبِيْ (میرے والد نے مجھے نصیحت کی) زَارَهُ خَالِدُ نِ الْيَوْمَ (خالد نے آج اس سے ملاقات کی) الشَّجَرُ غَرَسَهُ الْبُسْتَانِيُّ (درخت کو باغبان نے لگایا)

پہلی مثال میں ''ني'' جو ضمیر ہے وہ مفعول بہ ہے کیوں کہ اس پر فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہے اور ''القلم'' فاعل ہے، اسی طرح نصحني میں ''ني'' مفعول بہ ہے جب کہ ''أبي'' فاعل ہے، اسی طرح آخری کی دو مثالیں ہیں۔

5.5.4 فاعل اور مفعول بہ کا موازنہ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

1۔ قَطَفَ الْغُلَامُ الزهْرَةَ	لڑکے نے پھول توڑا
2۔ حَبَسَ الشُّرْطِيُّ اللِّصَّ	پولیس نے چور کو پکڑا
3۔ طَبَخَتِ الْمَرْأَةُ الطَّعَامَ	عورت نے کھانا پکایا
4۔ حَمَلَ الْجَمَلُ الْحَطَبَ	اونٹ نے لکڑی اٹھائی
5۔ قَرَأَ الطَّالِبُ الْقُرْآنَ	طالب علم نے قرآن پڑھا
6۔ شَرِبَ الضَّيْفُ الْقَهْوَةَ	مہمان نے کافی پی
7۔ فَتَحَتْ آمِنَةُ الْبَابَ	آمنہ نے دروازہ کھولا

اوپر دی گئی مثالوں میں غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ:

1۔ فاعل اور مفعول بہ دونوں اسم ہوتے ہیں

2۔ فاعل وہ ہوتا ہے جو کام کو انجام دیتا ہے

3۔ مفعول وہ ہوتا ہے جس پر کام واقع ہوتا ہے

4۔ فاعل کا آخری حرف مرفوع ہوتا ہے

5۔ مفعول کا آخری حرف منصوب ہوتا ہے

5.5.5 تنوین والے اسم کے بعد ہمزۂ وصل آئے تو ملانے کی صورت

اگر تنوین والے اسم کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزۂ وصل سے شروع ہوتا ہو تو تنوین کے نون کو کسرہ کے ساتھ پڑھیں گے جیسے: ''شَرِبَ حَامِدٌ الْمَاءَ'' اس مثال کو ہم اس طرح پڑھیں گے ''شَرِبَ حَامِدُ نِ الْمَاءَ'' (حامد نے پانی پیا) کیوں کہ جب دو ساکن ملتے ہیں تو پہلے والے ساکن کو ملانے کی صورت میں کسرہ دے دیا جاتا ہے۔ اس کی کچھ اور مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

سَمِعَ بِلَالٌ ابْنَهُ	سے	سَمِعَ بِلَالُ نِ ابْنَهُ
جَزَاءً الْحُسْنَى	سے	جَزَاءَ نِ الْحُسْنَى

عَادًا الْأُوْلَى   سے   عَادَا نِ الْأُوْلَى

لَهْوًا انِفَضُوْا   سے   لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا

نوٹ: فعل ماضی میں عام طور سے تین حروف ہوتے ہیں ان میں سے پہلا اور آخری حرف ہمیشہ مفتوح رہتا ہے جب کہ درمیانی حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے تو کبھی مکسور جیسے: ذَهَبَ ، دَخَلَ ، خَرَجَ ، فَهِمَ ، سَمِعَ ، شَرِبَ

معلومات کی جانچ:

1۔ فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل کو استعمال کرنے کی کیا صورت ہوگی؟

2۔ مفعول بہ کیا ہوتا ہے وضاحت کیجیے اور مثالوں کے ذریعہ اس کا استعمال بتلایئے؟

3۔ مفعول بہ ضمیر کی شکل میں واقع ہو تو کیا صورت ہوگی مثالوں سے وضاحت کیجیے؟

4۔ تنوین کے بعد ہمزہ وصل آجائے تو ملانے کی کیا صورت ہوگی؟

5.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(أ) 5.6.1 آنے والے سوالات کے جوابات عربی میں دیجیے۔

1) أين ذهب الطلاب الجدد؟

2) أفهم طلحة الدرس؟

3) أي سورة حفظ إبراهيم؟

4) من فتح النوافذ؟

(ب) 5.6.2 درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگایئے۔

1) فتح عليٌ الفصل

2) مارجع زكريا، وحمزة وعثمان من مكة

3) ماكتب فيصل الأجوبة لأنّه مافهم الأسئلة

4) ماكتب فيصل الأجوبة لأنّ قَلَمَهُ مَكْسُوْرٌ

(ج) 5.6.3 آنے والے جملوں میں فاعل اور مفعول بہ کی نشاندہی کیجیے! فاعل کے نیچے ایک لکیر اور مفعول بہ کے نیچے دو لکیریں بنایئے۔ اور دونوں کے اخیر میں اعراب لگایئے۔

1) كَسَرَ الطفل القلم

2) غَسَلَتْ آمنة المنديل

3) أَكَلَ أسامة العنب وأكلت زوجته الموز

4) شَرِبَتِ البقرة الماء

5) حَفِظَ حمزة القرآن

6) ضَرَبَتْ فاطمة بنتها

7) قَتَلَ الرجل الحي بالحجر

8) سَمِعَ بلال الأذان وذهب إلى المسجد

9) كَتَبَ المدرس الدرس على السبورة

10) فَتَحَ البقال الدكان في الساعة الثامنة

(د) 5.6.4 آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے اور ان پر اعراب لگائیے۔

1) مَنْ فتح..............................؟

2) غسلت أختي..........................

3)..................الرجل الحي بالعصا

4)..................يوسف القهوة

5) كتب المدرس..................على السبورة

6)..............................سعاد الخبز

7) قرأت..............................

8) أ..............................الأذان يا حمزة

9)..............................التاجر الدكان

10)........................الطلاب من الفصل

(ہ) 5.6.5 آنے والے تمام کلمات کو مفعول بہ بنائیے اور ان کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

1) القرآن..............................

2) التفاح..............................

3) المدرس........................

4) القهوة..............................

5) الباب..............................

6) القميص..............................

(و) 5.6.6 آنے والے جملوں میں فعل کو اس طرح پہلے لائیے جیسا کہ مثال میں بتلایا گیا ہے۔

1) الْأَوْلَادُ شَرِبُوْا الْقَهْوَةَ — شَرِبَ الْأَوْلَادُ الْقَهْوَةَ

2) النَّاسُ سَمِعُوْا الْأَذَانَ

3) الطُّلَّابُ كَتَبُوْا الْأَجْوِبَةَ

4) الطَّالِبَاتُ دَخَلْنَ الْفَصْلَ

5) الْمُدَرِّسُوْنَ خَرَجُوْا مِنَ الْفُصُوْلِ

6) زُمَلائِي رَجعُوْا مِنْ مَكَّةَ

7) أَخَوَاتِي غَسَلْنَ القُمْصَانَ

8) التُّجَّارُ فَتَحُوْا الدَّكَاكِيْنَ

9) الطَّبِيْبَاتُ ذَهَبْنَ إِلَى الْمُسْتَشْفَى

10) الطُّلَّابُ فَهِمُوْا الدَّرْسَ

(ز) 5.6.7 آنے والی مثالوں کو پڑھیے اور قوسین میں دیئے گئے کلمات کی مدد سے ہر جملہ میں موجود دونوں فعلوں کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

مثال1) خَرَجَ الطُّلَّابُ وَذَهَبُوْا

مثال2) قَرَأَ الطُّلَّابُ وَ كَتَبُوْا

مثال3) أَكَلَ النَّاسُ وَشَرِبُوْا

1) دخل/جلس............(الطلاب/الفصل)

2) ضرب/قتل............(الأولاد/الحية)

3) قرأ/فهم............(الطلاب /الدرس)

4)سمع/ذهب............(الناس/الأذان/المسجد)

(ح) 5.6.8 آنے والے کلمات کو استعمال کرتے ہوے جملے بنائیے۔

أكل.غسل.قرأ.كتب.ضرب.قتل.دخل.خرج.حفظ.شرب.فهم.سمع

5.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

مَنْ فَتَحَ الْبَابَ؟	أَنَا فَتَحْتُهُ	(فَتَحْتُ + هُ)
مَنْ فَتَحَ النَّوَافِذَ؟	أنا فَتَحْتُهَا	(فَتَحْتُ + هَا)

5.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(أ) 5.8.1

1) ذَهَبَ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ إِلَى الْمُدِيْرِ

2) نَعَمْ، فَهِمَ طَلْحَةُ الدرسَ

3) حفظ إبراهيمُ سورةَ الفجرِ والتينِ

4) عَليٌ فَتَحَ النَّوَافِذَ

(ب) 5.8.2

1)غير صحيح (×)

2) صحيح (✓)

3) صحيح (✓)

4)غير صحيح (×)

(ج) 5.8.3

1) كسر الطِّفْلُ الْقَلَمَ الطفل (الفاعل) القلم (مفعول به)

2) غَسَلَتْ آمِنَةُ الْمِنْدِيْلَ آمنة (الفاعل) المنديل(مفعول به)

3) أكل أسامة العنب وأكلت زوجتهُ الموز

أسامة وزوجته (الفاعل)

العنب والموز (مفعول به)

4)شَرِبَتِ البقرةُ الماءَ البقرة (الفاعل) الماء (مفعول به)

5) حفِظَ حمزةُ القرآنَ حمزة (الفاعل) القرآن(مفعول به)

6)ضربتْ فاطمةُ بنتَهَا فاطمة (الفاعل) بنت(مفعول به)

7)قتل الرجلُ الحيةَ بالحجرِ الرجل(الفاعل) الحية (مفعول به)

8)سمِعَ بلالٌ الأذانَ وذَهَبإلى المسجد بلال(الفاعل) الأذان(مفعول به)

9)كتب المدرسُ الدرسَ على السبورةِ

المدرس (الفاعل) الدرس(مفعول به)

10)فتح البقالُ الدكانَ فى الساعةِ الثامنةِ

البقال(الفاعل) الدكان(مفعول به)

(د) 58.4

1)النوافذ

2)القميص

3)قتل

4)شرب

5)الدرس

6)طبخت

7)الكتاب

8)سمِعْتَ

9)فتح

10)خرج

(ه) 5.8.5

1) قرأ أحمد القرآن

2)أكل حامد التفّاح

3)الطلبة كَتَبُوا الدرس

4)شَرِبَ الضيفُ القَهْوَةَ

5) عليّ فَتَحَ البَابَ

6) غسلتْ أختِيْ القَمِيْصَ

(و) 5.8.6

1) سَمِعَ النَّاسُ الْأَذانَ

2) كَتَبَ الطُّلابُ الْأَجْوِبَةَ

3) دخَلَتِ الطَّالِبَاتُ الفَصْلَ

4) خَرَجَ الْمُدَرِّسُوْنَ مِنَ الفُصُوْلِ

5)رَجَعَ زُمَلائِي مِنْ مَكَّةَ

6) غَسَلَتْ أَخَوَاتِيْ أَلْقُمْصَانَ

7)فَتَحَ التُّجارُ الدَّكَّاكِيْنَ

8) ذَهَبَتِ الطَّبِيْبَاتُ إِلَى الْمُسْتَشْفَى

9) فَهِمَ الطلابُ الدرسَ

(ز) 5.8.7

1) دخَل الطلابُ الفصلَ وجَلَسُوْا

2)ضرَبَ الأولادُ الحَيَّةَ و قَتَلُوْهُ

3)قَرأَ الطلابُ الدرسَ و فهِمُوْهُ

4) سمِعَ النَّاسُ الْأَذانَ و ذَهَبُوْا إلى المسْجدِ

(ح) 5.8.8

1) أكل ناصرُ الموزَ

2)غسَلَتْ فاطمةُ المِنْدِيْلَ

3)قرأَ الطّالبُ الدرسَ

4) كتبتِ الطالباتُ القِصَّةَ

5) قتل الرَجلُ الثُّعْبَانَ

6) دخلَ المؤَذِّنُ المسْجِدَ

7) خرج الأستاذُ من الجامعة

8)حَفِظَتْ عائشةُ سورةَ البقرةِ

9) شرِبْتُ الشّايَ

10) سمعتُ الأذانَ

11) فهِمَ الطُلابُ الدرسَ

5.9 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ فعل لازم ومتعدی کی تعریف مع امثلہ لکھیے۔

2۔ مفعول بہ کی تعریف کرتے ہوئے مثالوں سے اسکی وضاحت کیجیے۔

3۔ درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے اوران کوصحیح لکھیے اورترجمہ کیجیے۔

1) أحمد ومحمد و خالد ذهب الى السوق

2) حصل الطالبة على الشهادة

3) ما كتب الطالبات الأجوبة

4) سبحت الأولاد في النهر

5) لعبوا الطلاب في الميدان

4۔ آنے والے جملوں کا سلیس ترجمہ کیجیے۔

1) تناول حامد الدجاجة

2) اشتريت المعجم من المكتبة

3) كتب الأستاذ الدرس الجديد

4) شربت فاطمة العصير

5) ألقى الصياد الشبكة

6) رحم الله خالدا

5۔ درج ذیل افعال کے ساتھ ضمیر کومفعول بناتے ہوئے جوڑیے۔

1) ساعد + هو = __________

2) لقيتُ + هي = __________

3) سَقَيْتَ + أنا = __________

4) أَمَرَ	+	نحن	=	_________
5) زَارَ	+	أنتم	=	_________

5.10 خلاصہ:

فاعل اگر ضمیر کے بجائے اسم ظاہر کی صورت میں ہو اور وہ فعل کے بعد مذکور ہو تو فعل کو واحد لایا جائے گا، البتہ وہ جنس میں اپنے فاعل کی مطابقت کرے گا؛ یعنی فاعل اگر مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوگا اور فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہوگا۔ اسی طرح کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جو اپنی بات فاعل کے ذریعہ ہی مکمل کر لیتے ہیں، ایسے افعال کو عربی میں فعل لازم (Intransitive Verb) کہتے ہیں۔ دوسری طرف وہ افعال جو اپنے فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی چاہیں ایسے افعال کو متعدی (Transitive Verb) کہتے ہیں .

اسی طرح ہم نے اس اکائی میں مفعول بہ کو بھی جانا، کہ وہ ایسا اسم ہوتا ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے، اور وہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، نیز مفعول بہ جس طرح اسم ظاہر ہوتا ہے اسی طرح اسم ضمیر بھی ہوسکتا ہے۔

علاوہ ازیں ہم نے اس اکائی میں جانا کہ اگر تنوین کے بعد ایسا اسم ہو جو ہمزہ وصل سے شروع ہو رہا ہو تو اسکو ملانے کی صورت میں "نِ" کا اضافہ کیا جائے گا اسکو عربی میں نون قطنی کہتے ہیں۔

5.11 فرہنگ:

فصل (ج)	فُصُولُ	:	کمرۂ جماعت
نافذة (ج)	نوافذ	:	کھڑکی
المكتب (ج)	مكاتب	:	میز
كَسَرَ			توڑا
المدير (ج)	المُدَرَاءُ	:	ناظم/ پرنسپل
جواب (ج)	الأجوبة	:	جواب
فَهِمَ			وہ سمجھا
سُؤَالٌ(ج)	الأَسْئِلَةُ	:	سوال
التين		:	انجیر
جَدِيْدُ (ج)	الجُدُد	:	نئے
الضيف (ج)	الضُيُوْفُ	:	مہمان
القهوة		:	کافی
الطفل		:	بچہ
المنديل		:	رومال
العنب		:	انگور
الحية		:	سانپ

الحجر	:	پتھر
السبورة	:	بورڈ
البقّالُ	:	دوکاندار
العصا	:	لاٹھی
الخُبزُ	:	روٹی
التّاجِرُ	:	تاجر
المَكْتَبَةُ	:	لائبریری
دكّانٌ	:	دوکان
القَمِيصُ	:	کرتہ

5.12 سفارش کردہ کتابیں:

1. **دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** (حصہ دوم) ف۔عبدالرحیم
2. **جامع الدروس العربية** — مصطفیٰ غلاییني
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. **النحو الواضح** — علی جارم، مصطفیٰ اٗمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔2 اکائی۔6

اکائی کے اجزا

6.1 مقصد

.2 تمہید

6.3 اصل متن

6.4 متن کا ترجمہ

6.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

6.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

6.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

6.8 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

6.9 سورہ رحمٰن ،سورہ حدید،سورہ النبا کی ابتدائی آیات لکھیے

6.10 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

6.11 نمونے کے امتحانی سوالات

6.12 خلاصہ

6.13 فرہنگ

6.14 سفارش کردہ کتابیں

6.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ فعل ماضی کے صیغے کو واحد مؤنث مخاطب ضمیر (أنتِ) کے ساتھ استعمال کرنے کو جان لیں گے۔

☆ وہ یہ بھی سیکھ لیں گے کہ ۱۱ سے ۲۰ تک معدود مؤنث ہو تو اس کے استعمال کی کیا صورت ہوگی۔

☆ اِنّ اور اَنّ کے اماکن استعمال سے واقف ہوں گے۔

نیز ''ھاتِ'' (لاؤ) اسم فعل کو مختلف ضمیروں کے ساتھ استعمال پر قدرت حاصل کر سکیں گے۔

6.2 تمہید:

گذشتہ اکائی میں ہم نے فعل ماضی کو مختلف ضمائر کے ساتھ استعمال کرنا سیکھا تھا اسی سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم دیکھیں گے کہ واحد مؤنث مخاطب ضمیر کے ساتھ فعل ماضی کے استعمال کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

اسی طرح ۱۱ سے ۲۰ تک کے معدود مؤنث ہوں تو عدد کے استعمال میں کیا کچھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ان کی تفصیلات ہم آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔

نیز ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ کون کون سے اماکن ہیں جہاں پر اَنّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، اور وہ کونسی جگہیں ہیں جس کے بعد اِنّ ہمزہ کے زیر کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

6.3 اصل متن:

الأُمّ : متى رَجَعْتَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ يا بُنَيَّ ؟

سعيدٌ : رَجَعْتُ قبلَ نصفِ ساعةٍ

الأم : أين أختُکَ مريمُ ؟ أَمَا رَجَعَتْ؟

سعيد : لا أدري .أنا ما رَأَيْتُهَا

الأم : ماذا قرأتَ اليومَ ؟

سعيد : قرأتُ اليَوْم درسًا جَدِيْدًا فِيْ الفقهِ

الأم : أَفَهِمْتَهُ ؟

سعيد : نعمْ ، فَهِمْتُه جيِّدًا

الأم : أما قَرَأْتَ الْقُرآنَ الْيَوْمَ ؟

سعيد : بلٰى . قَرَأْتُ سورة الرَّحْمٰنِ وَ حَفِظْتُهَا. فَفَرِحَ بِيَ المدرِّسُ كَثيرًا، وقال إِنَّکَ أحسنُ طالبٍ فى الفصْلِ

الأم : ماشاء الله! زادک الله علمًا يا بُنَيَّ

سعيد : أَغسلْتِ قُمْصَانِيْ يا أُمِّيْ ؟

الأم : نعم غسلْتُهَا و كوَيْتُهَا......خُذْ هذا القميصَ.

سعید : هاتِ ذاک یا أُمِّيْ. ذاکَ أَجْمَلُ مِنْ هذا.

(تدْخُلُ مَرْيَمُ)

مریم : السلام علیکم. کیف حالکِ یا أُمِّيْ ؟ و کیف حَالُکَ یا أَخِيْ ؟

الأم : وعلیکم السلام. أهْلًا یا بِنْتِيْ. مَتی خَرَجْتِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ ؟

مریم : خَرَجْتُ بَعْدَ صَلاةِ الظُّهْرِ

الأم : أینَ زَمِیْلَاتُکِ آمنةُ وفاطمةُ وسُعَادُ ؟

مریم : أَنَا مَا رَأَیْتُهُنَّ بَعْدَ الصَّلَاةِ

الأم : یا بِنْتِيْ أَخُوْکَ حَفِظَ سورةَ الرحمان. أیَّ سورةٍ حَفِظْتِ أنتِ ؟

مریم : أنا حفِظْتُ سورةَ الْحَدِیْدِ ، وَهِيْ أَطْوَلُ مِنْ سورةِ الرحمان. و کذلک حفظتُ ستَّ عشْرَةَ آیةً من سورة النبأ.

الأم : ماشاء الله! إِنَّکِ طَالِبَةٌ مجتهدةٌ . أنا مَسْرُوْرَةٌ بِکِ......أ ذَهَبْتِ إِلی المکْتبةِ الیوْمَ ؟

مریم : نعم . ذهبتُ

الأم : ماذا قرأتِ هناکَ ؟

مریم : قرأتُ مجلَةً مِّنْ باکستان اسمها "الاسلام".

الأم : أ باللغة العربیةِ هِيَ ؟

مریم : لا، هی باللغةِ الانْکلِیْزِیَةِ

الأم : أ ذَهَبْتِ إلی المدِیرَةِ ؟

مریم : لا، هِيَ ما جَاءَتِ الیوم

الأم : لِمَهُ ؟

مریم : أَظُنُّ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إلی مکة

الأم : أَ شَرِبْتِ الشَّايَ ؟

مریم : لا، ماشرِبْتُ

الأم : (للخادِمَةِ) هاتِيْ الشَّايَ یا لیلی

مریم : وهاتِيْ قِطْعَةَ خُبْزٍ أیضًا یالیلی. أنا جَوْعَی.

6.4 متن کا ترجمہ:

ماں : میرے پیارے بیٹے تو مدرسہ سے کب واپس ہوا؟

سعید : میں آدھا گھنٹہ قبل واپس ہوا۔

ماں : تمہاری بہن مریم کہاں ہے؟ کیا وہ ابھی تک نہیں لوٹی؟

سعید : مجھے پتہ نہیں، میں نے اسے نہیں دیکھا۔

ماں : آج تم نے کیا پڑھا؟

سعید : میں نے آج فقہ کا ایک نیا سبق پڑھا۔

ماں : کیا تم نے اسے سمجھا؟

سعید : ہاں! میں نے اسے اچھی طرح سمجھا۔

ماں : کیا تم نے آج قرآن نہیں پڑھا؟

سعید : کیوں نہیں! میں نے سورۂ رحمان پڑھا اور اس کو یاد کر لیا، جس کی وجہ سے استاد مجھ سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تم جماعت کے سب سے اچھے طالب علم ہو۔

ماں : ماشاءاللہ! میرے بیٹے اللہ تمہارے علم میں برکت دے۔

سعید : امی! کیا آپ نے میرے کرتے دھو دیئے؟

ماں : ہاں! یہ قمیص لے لو، میں نے ان کو دھو دیا اور استری بھی کر دیا۔

سعید : امی مجھے وہ (والا) دے دیجیے وہ اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔

(مریم داخل ہوتی ہے)

مریم : السلام علیکم، امی آپ کیسی ہیں؟ اور بھائی تم کیسے ہو؟

ماں : وعلیکم السلام، بیٹی خوش آمدید، تم مدرسہ سے کب نکلی؟

مریم : میں ظہر کی نماز کے بعد نکلی۔

ماں : تمہاری سہیلیاں آمنہ، فاطمہ اور سعاد کہاں ہیں؟

مریم : میں نے ان کو نماز کے بعد نہیں دیکھا۔

ماں : بیٹی، تمہارے بھائی نے سورۂ رحمان یاد کر لیا، تم نے کونسی سورت یاد کی؟

مریم : میں نے سورۂ حدید یاد کی اور وہ سورۂ رحمان سے بڑی سورت ہے۔

اور اسی طرح میں نے سورۂ ''نبأ'' کی ۱۶ آیتیں یاد کر لیں۔

ماں : ماشاءاللہ! یقیناً تم ایک محنتی طالبہ ہو، میں تم سے خوش ہوں، کیا تم آج لائبریری گئیں؟

مریم : ہاں میں گئی۔

ماں : تم نے وہاں کیا پڑھا؟

مریم : میں نے پاکستان سے شائع ہونے والا ایک میگزین پڑھا جس کا نام ''الاسلام'' ہے۔

ماں : کیا وہ میگزین عربی زبان میں ہے۔

مریم : نہیں وہ انگریزی زبان میں ہے۔

ماں : کیا تم صدر معلّمہ کے پاس گئی؟

مریم : نہیں! آج وہ نہیں آئیں۔

ماں : کس وجہ سے؟

مریم : میں سمجھتی ہوں کہ وہ مکہ گئیں ہیں۔

ماں : کیا تم نے چائے پی؟

مریم : نہیں، میں نے نہیں پی۔

ماں : خادمہ سے، لیلیٰ چائے لاؤ۔

مریم : لیلیٰ ایک روٹی بھی لاؤ، میں بھوکی ہوں۔

6.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

اس سبق میں ہم فعل ماضی کی اسناد مؤنث مخاطب کی طرف کریں گے، ضرب + تِ = ضَرَبْتِ: تو نے مارا (مؤنث)

6.5.1: سے 19 تک معدود مؤنث کا استعمال

سبق نمبر 2 اور 3 میں ہم نے عدد معدود کے بارے میں پڑھا تھا، اور ہم نے وہاں پر یہ جانا تھا کہ 3 سے لیکر 10 تک اور 11 سے لیکر 19 تک عدد اگر مذکر ہو تو اسکے استعمال کی کیا صورت ہوگی، اس اکائی میں ہم پڑھیں گے کہ اگر معدود مؤنث ہو تو اسکے استعمال کی کیا صورت ہوگی؟

سبق نمبر 2 میں ہم نے عدد مفرد کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں، اور ہم نے پڑھا تھا کہ ''1'' اور 2 یعنی واحد و اثنان اپنے معدود کی تذکیر و تانیث میں مطابقت کریں گے۔ جیسے: سؤالٌ واحدٌ، بِنتٌ وَاحِدَةٌ.

اسی طرح 3 سے لیکر 10 تک کے عدد اپنے معدود کے مخالف ہوں گے اور معدود جمع مجرور ہوگا۔ جیسے:

ثَلَاثَةُ رِجَالٍ	تین آدمی	ثَلَاثُ بَنَاتٍ	تین لڑکیاں
أَرْبَعَةُ أولادٍ	چار لڑکے	أَرْبَعُ بَنَاتٍ	چار لڑکیاں

سبق نمبر دو اور تین میں ہم نے یہ بھی جانا تھا کہ عدد اصلی چار نوعیت کا ہوتا ہے:

1) مفردات 2) مرکبات 3) عقود 4) معطوفات

مرکب عدد 11 سے لیکر 19 تک ہوتا ہے۔ اور اسکے اعراب کی مندرجہ صورت ہوتی ہے:

(الف) 11 اور 12 اپنے معدود کے مطابق ہوں گے (تذکیر و تانیث میں) جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا	گیارہ طلبہ	إِحْدَى عَشْرَةَ طَالِبَةً	گیارہ طالبات
اثنا عشر طَالِبًا	بارہ طلبہ	اثنتا عَشْرَةَ طَالِبَةً	بارہ طالبات

نوٹ: عَشَرَ کے شین پر فتحہ اور عَشْرَةَ کے شین پر سکون ہوگا۔

(ب) 13 سے لیکر 19 تک کے اعداد کا پہلا جز معدود کے مخالف ہوگا اور دوسرا موافق۔ جیسے:

ثَلَاثَةَ عشرَ طالبًا	تیرہ طلبہ	ثَلَاثَ عشْرَةَ طَالِبَةً	تیرہ طالبات
ثمانيةَ عشر طالبا	اٹھارہ طلبہ	ثمانيَ عَشْرَةَ طالبةً	اٹھارہ طالبات

نوٹ: ثمانيْ کی یا پر سکون ہوگا۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

11- إحدَى عَشرَةَ طالبةً	16- ستَّ عَشرَةَ طالبةً
12- اثنتا عَشرَةَ طالبةً	17- سبعَ عشرَةَ طالبةً
13- ثلاثَ عَشرَةَ طالبةً	18- ثمانيَ عَشرَةَ طالبةً
14- أربعَ عَشرَةَ طالبةً	19- تسعَ عَشرَةَ طالبةً
15- خمسَ عَشرَةَ طالبةً	

6.5.2: أيّ

یہ حرف استفہام ہے جسکے معنی ہے: کونسا/کونسی، یہ عام طور پر مضاف بن کر آ تا ہے اور اسکے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے :أيُّ رَجُلٍ (کونسا آدمی)،أيُّ كتابٍ (کونسی کتاب)،أيُّ شهرٍ هذا؟ (یہ کونسا مہینہ ہے؟) ''أيّ'' معرب ہے اوراس پر اعراب کی تینوں حالتیں :رفع،نصب، جر آتی ہیں:

جیسے: أيُّ طالبٍ خرَجَ؟ کونسا طالب علم نکلا؟

أيَّ كتابٍ قَرَأْتَ؟ تو نے کونسی کتاب پڑھی؟

بأَيِّ قِطَارٍ ذهبتَ؟ تو کونسی ٹرین سے گیا؟

''أي'' پہلی مثال میں مرفوع ہے کیونکہ وہ مبتدا ہے، اور دوسری مثال میں وہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے جبکہ تیسری مثال میں حرف جر آنے کی وجہ سے مجرور ہے

6.5.3:أنّ اور إنّ کا استعمال

گزشتہ سبق میں ہم اِنّ اَنّ اورلعل کا استعمال جان چکے کہ یہ حروف حروف مشبہ بالفعل کہلاتے ہیں اور یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم کونصب اور خبرکو رفع دیتے ہیں، یہاں پر ہم اِن اور اَن کے محل استعمال کے بارے میں مختصرا جانیں گے۔

(الف) أَظُنُّ (میں سمجھتا ہوں) اس کلمہ کے بعد اَن ہمزہ پر فتحہ کے ساتھ استعمال ہوگا۔ جیسے:

أَظُنُّ أَنَّ خَالِدًا غَائِبٌ	میں سمجھتا ہوں کہ خالد موجود نہیں ہے
أظنُّ أنّ الكِتَابَ جَدِيْدٌ	میں سمجھتا ہوں کہ کتاب نئی ہے
أظُنُّ أَنَّكَ مُتعبٌ	میں سمجھتا ہوں کہ آپ تھکے ہوئے ہیں

(ب) ''قال'' کے بعد إنّ کا استعمال ہوگا . جیسے:

قال: إنّ الأستاذَ حاضرٌ	اس نے کہا کہ استاد حاضر ہیں
قال ﷺ : إن الدين يُسرٌ	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دین آسان ہے

6.5.4 لِمَ

یہ ''لما'' یا ''لماذا'' کا مخفف ہے، یہ دولفظوں سے ملکر بنا ہے: لِ+مَا، مَا پر اگر حرف جر داخل ہوتو ما کو الف کے ساتھ یا بغیر الف دونوں صورتوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر یہ لفظ تنہا استعمال ہوتو اس کے ساتھ ''ہ'' جوڑی جاتی ہے جیسے:لِمَهْ اس کو ''هاء السكتة'' کہتے ہے۔

6.5.5 (الف،نون) پر ختم ہونے والے اسما اوران کا مؤنث اور جمع

عربی میں چند صفات 'الف،نون' کے ساتھ آتی ہیں، ایسی صورت میں ان پر تنوین اور (الف، لام) داخل نہیں ہوگا۔ جیسے:

جَوْعَانُ	بھوکا	عَطْشَانُ	پیاسا
غَضْبَانُ	غضبناک	كَسْلَانُ	کاہل

ایسے صفات کی تانیث (مؤنث) کا صیغہ فَعْلیٰ کے وزن پر اور جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔

جیسے:

بِلَالٌ جَوْعَانُ	الرِجَالُ جِيَاعٌ
آمِنَةُ جَوْعى	النِسَاءُ جِيَاعٌ

نوٹ: كَسْلَانُ اور كَسْلَى کی جمع كُسَالى آتی ہے۔

هَاتِ (دو) اس کی اسناد مخاطب کے ضمائر کی طرف یوں ہوگی۔

1) يا أَحمَدُ هَاتِ 3) يا إِخْوَانُ هَاتُوا

3) يا زينبُ هَاتِيْ 4) ياأخواتُ هَاتِيْنَ

اس سبق میں ایک جگہ تعبیر استعمال ہوئی ہے: "فَفَرِحَ بِيَ الْمُدرِّسُ كثيرًا" تو استاد مجھ سے بہت خوش ہوئے۔ اس مثال میں 'فَ' کا ترجمہ ''تو'' اور 'بِي' کا ترجمہ ''مجھ سے'' ہوگا۔ اسی طرح:

فَرِحْتُ بِكَ كثيرًا	میں تجھ سے بہت خوش ہوا
فَرِحُوا بِنَا	وہ سب ہم سے خوش ہوئے
أَفَرِحْتَ بِهِ؟	کیا تو اس سے خوش ہوا؟

نوٹ: ''ذهبت'' چار مختلف طریقوں سے پانچ معنوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔

ذَهَبَتْ	وہ گئی	ذَهَبْتِ	تو گئی
ذَهَبْتَ	تو گیا	ذَهَبْتُ	میں گیا/میں گئی

6.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(أ) 6.6.1 آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

1) أي سورة حفِظَ سعيدٌ؟

2) كم آيةً من سورة النبأ حفِظَتْ مريم؟

3)ما اسم المجلة التي قرأتْهَا مريمُ فى المكتبة؟ بأي لغةٍ هيَ؟

4) منْ ليلى؟

(ب) 6.6.2 درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

1)ما فرح المدرس بسعيد

2)مريم جوعى

3) خرجتُ مريمُ من المدرسة بعد صلاةِ الظهرِ

4)سورة الرحمن أطول من سورةِ الحديدِ

5) آمنة وفاطمة وسُعاد زَمِيْلَاتُ مريم

(ج) 6.6.3 آنے والے سوالوں کے جوابات دیجیے. یہ سوالات اصل متن پر مبنی نہیں ہیں۔

1) أ ذهبتَ إلى المدرسة اليوم ؟

2) متى رجعت من المدرسة ؟

3) أيَّ سورةٍ قرأتَ بَعْدَ صلاة الْفجْرِ ؟

4)أيَّ سورةٍ حفظْتَ هذا الأسبوع ؟

5) أ بِالمَاءِ البَارد غَسَلْتَ وجُهَکَ أَمْ بالمَاءِ الْحَارِّ

6) منْ غَسَلَ قَمِيْصَکَ و مِنْدِيْلَکَ ؟

(د)6.6.4 آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنایئے اور ضمیر پر اعراب لگایئے۔

1) أ شرِبْتَ الشاي يا حامدُ	**أ شرِبْتِ الشاي يا سُعادُ؟**
2) أ كتبتَ الدرسَ يا عليّ؟	؟....................................
3) أ غسلْتَ وجهَکَ يا أخيُ؟	؟....................................
4) أيَّ سورةٍ حفِظْتَ يا بُنَيَّ؟	؟....................................
5) أ فَهِمْتَ الدَّرْسَ الجَدِيْدَ يا هاشمُ؟	؟....................................
6) أينَ ذهَبْتَ بَعْدَ الدَّرْسِ يا أَخِيُ؟	؟....................................

(ہ)6.6.5 آنے والے جملوں کے تمام افعال میں ضمیر پر اعراب لگایئے اور ضمیر متعین کیجیے۔

1) أنا ذهبت إلى المطار

2) أ ذهبت إلى الملعب يا يوسف؟

3) أختي ذهبت إلى المستشفى

4) أذهبت إلى مكة يا فاطمة؟

(و)6.6.6 آنے والی مثالوں پر غور کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے جوابوں کے سوالات بنایئے

المثال الأول : أَ فَهِمْتَ الدرسَ ياعليُّ — **نعم ، فهِمْتُهُ**

لا ، ما فهمتُه

المثالی الثانی:

أَ مَا فهِمْتَ الدّرسَ يا عليّ؟ — **بلى ، فهِمْتُه**

نعم ، ما فهمتُه

1)..............................؟ نعم ، شربُتُ

2)..............................؟ نعم ، كتبتُ

3)..............................؟ بلى ، رأيتُهُ

4)..............................؟ نعم ، ما قرأتُ هذا الكتاب في بلدي

5)..............................؟ بلى ، سمعتُ الأذان

6)..............................؟ لا ، ما ضربتُ هذا الولد

(ز)6.6.7 نیچے دی گئی مثالوں کوغور سے پڑھیے اور آنے والے سوالات کے ضمائر استعمال کرتے ہوئے جوابات دیجیے۔

(ہ / هم / ها / هُنَّ)

مثال1) أ رأيت حامداً ؟ نعم ، رأيْتُه

مثال2) أ رأيتِ حامداً وهشاماً وعلياً؟ نعم ، رأيْتُهُمْ

مثال3) أ رأيتِ زينبَ ؟ نعم ، رأيتُهَا

مثال4) أ رأيتِ زينبَ و آمنةَ وسُعادَ ؟ نعم ، رَأَيْتُهُنَّ

1) أ رأَيْتَ الطلابَ الجددَ ؟ ....

2) أَ رأيتِ المديرة وأختها وبنتها ؟ ....

3) أ رأيت المدرس ؟ ....

4) أين رأيت أختک مريم ؟ ....

5) أ رأيت سيارة المدير ؟ ....

6) أين رأيت الأطباء يا علي ؟ ....

7) متى رأيت المدير يا يونُسُ ؟ ....

8) أ رأيت آمنة وخديجة وبَرِيْرَةَ ؟ ....

(ح)6.6.8 آنے والی دومثالوں کو پڑھیے پھر ''أنّ'' کے ذریعہ دونوں جملوں کو جوڑیے۔ واضح رہے کہ ''أنّ'' حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔

مثال 1) هُو مَرِيْضٌ أظُنُّ أَنَّهُ مَرِيْضٌ

مثال 2) المُدَرِّسُ مَا جاءَ أظُنُّ أَنَّ الْمُدَرِّسَ مَا جاءَ

1) أنت طبيب أظُنُّ ....

2) هو من اليابان أظُنُّ ....

3) هي مريضة أظُنُّ ....

4) هم طلاب أظُنُّ ....

5) أنتِ جوْعَى أظُنُّ ....

6) المكتبة مفتوحةٌ أظُنُّ ....

7) القهوةُ باردةٌ أظُنُّ ....

8) محمدٌ ذهب إلى مكة أظُنُّ ....

9) فاطمة فی المکتبة أظُنُّ ....

10) أنتم مدرِّسون أظُنُّ ....

(ط) 6.6.8 مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے اور اسکے بعد والے جملوں میں دیئے گئے نمبرات کو حروف میں لکھیے۔

المثال : 11 إحدى عَشْرَةَ طَالِبَةً

12 اثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً

13 ثَلاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

14 أَرْبَعَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

15 خَمْسَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

16 سِتَّ عَشْرَةَ طَالِبَةً

17 سَبْعَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

18 ثَمَانِيَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

19 تِسْعَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

20 عِشْرُوْنَ طَالِبَةً

1) كَمْ سنُّک ؟ سنِّيْ 19 سنَةً ....

2) قرأنا 14 صفحةً من هذا الكتاب ....

3) فی هذه الحافلة 18 راكباً وخلفَهُمْ 15 راكبةً ....

4) هذا فندق صغير فيه 12 غرفة فقط ....

5) عثمان له 11 ابناً و 12 بنتاً ....

6) أنا حفظت 13 سورة ....

7) فی هذا المستشفی 19 طبيبا و 17 طبيبة ....

8) قرأنا اليوم 18 كلمة جديدة ....

9) هذا القلم بـ 14 روبيةً ....

10) فی هذه العمارة 16 شَقَّةً ....

11) فی هذا الفصل 20 طالبة ....

(ی) 6.6.9 11 سے 20 تک کے اعداد لکھیے اور نیچے دیئے گئے کلمات کو تمییز بنا کر استعمال کیجیے:

كتاب –طالبة–دقيقة – يوم – سيارة – رجل – سنة – قرية – طالب

(ک) 6.6.10 مثال پڑھیے پھر اسی طرز پر خالی جگہیں پر کیجیے۔

مثال:

حامدٌ جَوْعَانُ الطّلابُ جِيَاعٌ

مريم جَوْعَى	الطالباتُ جِيَاعٌ
1) خالد عطشانُ	....
2) إبراهيم شبعانُ	....
3) المُدَرِّسُ غضبانُ	....
4) يوسف كَسْلانُ	........................كُسَالَى
5) ....كسلى	........................كُسَالَى

(ل) 6.6.11 آنے والے اسما کو مجرور اور منصوب کی حالت میں لکھیے۔

كِتَابٌ	كِتَابٍ	كِتَاباً	سَيَّارَةٌ	سَيَّارَةٍ	سَيَّارَةً
حامدٌ			ساعةٌ		
خالدٌ			مكواةٌ		
بيتٌ			سبورةٌ		
رجلٌ			مدرسةٌ		

6.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

لِمَ = لماذا

لِمَ خرجتَ مِنَ الْفَصْلِ	أَ خَرَجْتَ من الفصلِ
	نَعَمْ
	لِمَهْ
لِمَ ضَرَبْتَ هٰذَا الْوَلَدَ	أَ ضَرَبْتَ هذا الْوَلَدَ
	نعمْ
	لِمَهْ؟

6.8 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

هَاتِ يا أحمدُ	هاتُوْا يا إخوانُ
هَاتِيْ يا سُعادُ	هَاتِيْنَ يا أَخَوَات

6.9 سورۂ رحمان، سورۂ حدید، سورۂ النبأ کی ابتدائی 5 آیات لکھیے:

6.10 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(أ)6.10.1

1) حفِظَ سعيدٌ سورةَ الرحمن.

2) حفظتْ مريمُ ست عشرة آية من سورة النبأ.

3) اسمُ الْمَجَلَّةِ التي قَرَأَتْهَا مريمُ هُوَ "الإِسْلَامُ "وَهِيَ باللغةِ الانْكِلِيْزِيَةِ

4) ليلى هي خادمة.

(ب)6.10.2

1) غير صحيح (×)

2) صحيح (✓)

3) صحيح (✓)

4)صحيح (✓)

5) صحيح (✓)

(ج)6.10.3

1) نعم، ذهبتُ إلى المدرسةِ اليومَ.

2) رجعْتُ من المدرسةِ بعد صلاة العصرِ.

3) قرأتُ سورةَ يس بعْدَ صلاةِ الْفَجْرِ

4) حفظت سورة الفجر هذا الأسبوع.

5) غسلتُ وجْهِيْ بالماءِ البارِدِ.

6) غسلتْ أختيْ قميصي وَ مِنْدِيْلِيْ .

(د)6.10.4

1) أ كتبْتِ الدرسَ يا عائشةُ؟

2) أ غسَلْتِ وجْهَكِ يا أُخْتِيْ؟

3) أيَّ سورةٍ حفِظْتِ يا بنتي؟

4) أ فهِمْتِ الدرسَ الجَديدَ يا سُعَادُ؟

5) أين ذهبْتِ بعدَ الدرسِ يا أختيْ؟

(ه)6.10.5

1) ذهبتُ

2) ذَهَبْتَ

3) ذَهَبْتُ

4) ذَهَبْتِ

(و) 6.10.6

1) أ شَرِبْتَ القهوةَ؟

2) أ كَتبْتَ الدرسَ؟

3) أ ما رأيتَ خَالِدًا؟

4) أ قرأتَ هذا الكتاب في بلدك

5) أ ما سمعتَ الأذانَ؟

6) أ ضربتَ هَذَا الولدَ؟

(ز)6.10.7

1) نعم، رأَيْتُهُمْ.

2) نعم، رأَيْتُهُنَّ.

3) نعم، رأيْتُهُ.

4) رأيْتُها في المطبخ.

5) نعمْ، رأيتُهَا

6) رأيْتُهُمْ في المستشفى

7) رأيته أَمْسِ

8) نعم، رأَيْتُهُنَّ

(ح)6.10.8

1) أَظُنُّ أَنَّكَ طبيبٌ

2) أَظُنُّ أَنَّهُ من اليابان

3) أَظُنُّ أَنَّهَا مريضةٌ.

4) أَظُنُّ أَنَّهُمْ طُلّابٌ

5) أَظُنُّ أَنَّكِ جوْعَى

6) أَظُنُّ أَنَّ الْمَكْتَبَةَ مفتوحةٌ

7) أَظُنُّ أَنَّ القهوةَ بارِدَةٌ

8) أَظُنُّ أَنَّ محمدًا ذَهَبَ إلى مكةَ.

9) أَظُنُّ أَنَّ فاطمةَ في المكتبةِ

10) أَظُنُّ أَنَّكم مدرسونَ

6.10.9(ط)

1) سِنِّيْ تِسْعَ عَشْرَةَ سنة

2) قرأنا أَرْبَعَ عَشْرَةَ صفحةً من هذا الكتابِ

3) في هذه الحافلة ثَمَانِيَةَ عشرَ راكبًا وخمسَ عَشْرَةَ راكبةً.

4) فيه اثْنَتَا عَشْرَةَ غُرْفَةً

5) عثمان له أَحَدَ عَشَرَ ابنًا واثْنَتَاعَشْرَةَ بِنْتًا

6) أنا حفظْتُ ثَلاثَ عَشْرَةَ سُوْرَةً

7) فى هذا المستشفى تِسْعَةَ عَشَرَ طبيبًا وسَبْعَ عَشْرَةَ طبيبةً

8) قرأنا اليومَ ثماني عشْرَةَ كلمةً جَدِيْدَةً

9) هذا القلم بأربعَ عَشْرَةَ روبيةً

10) فى هذه العمارةِ سِتَّ عَشْرَةَ شَقَّةً

11) فى هذا الفصل عِشْرُوْنَ طَالِبًا

6.10.10 (ى)

1) أحد عشر كتابا

2) اثْنَتَا عَشْرَةَ طالبةً

3) ثلاث عَشْرَةَ دقيقةً

4) أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا

5) خمس عشرةَ سيارةً

6) ستة عشر رجًلا

7) سبع عشرةَ سنةً

8) ثماني عشرة قريةً

9) تسعة عشر طالبًا

10) عِشرون كتابًا

6.10.11(ك)

1) عائشةُ عَطشى الطلاب عِطَاشٌ

الطالبات عِطَاشٌ

2) سعادُ شَبْعَى الطلاب شِبَاعٌ

	الطالبات شِبَاعٌ	
3)	فاطمة غضبى	المدرسون غضاب
	المدرسات غِضَابٌ	
4)	مريم كَسْلَى	الطلاب كُسَالَى
	الطالبات كُسالَى	

(ل)6.10.12

1) حامدٌ	حامدٍ	حامدًا
2) خالدٌ	خالدٍ	خالدًا
3) بيتٌ	بيتٍ	بيتًا
4) رجلٌ	رجلٍ	رجلًا
5) ساعةٌ	ساعةٍ	ساعةً
6) مكواةٌ	مكواةٍ	مكواةً
7) سبورةٌ	سبورةٍ	سبورةً
8) مدرسةٌ	مدرسةٍ	مدرسةً

(م)6.10.13

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ:

اَلرَّحْمٰنُ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ۝

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ:

1) سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝
2) لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۝
3) هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ۝
4) هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۝

سُوْرَةُ النَّبَأ:

1) عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ۝ 2) عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ۝ 3) الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ۝

4) كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ۝ 5) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ۝

6.11 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ تیرہ (13) سے انیس (19) تک کے عدد کے ساتھ معدود مؤنث کا استعمال کیسے ہوگا مثالوں سے واضح کیجیے۔

2۔ "إنّ" اور "أنّ" کے استعمال کا طریقہ بتایئے اور انکے اماکن استعمال کو مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

3۔ درج ذیل جملوں میں فعل کی اسناد واحد مؤنث مخاطب کی طرف کیجیے اور اس پر اعراب لگایئے۔

1) هل وجدتَ ثوبا يا حامد؟ ____________

2) هل زُرتَ متحفا يا خالد؟ ____________

3) هل شاركتَ في الاختبار السنوي؟ ____________

4) لماذا ما حضرتَ الكلية؟ ____________

5) يا حذيفة هل اتصلتَ بالأستاذ؟ ____________

4۔ آنے والے جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

1) استمع الطالب للأستاذ

2) طالعت فاطمة اليوم خمسة عشر كتابا

3) فحص الطبيب المريض

4) بحثتُ على الشبكة عن المقالات العربية

5) كتب الطالب الدرس في كراسته

6) رأيتُ أحد عشر كوكبًا

7) إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا

6.12 خلاصہ:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جانا کہ فعل ماضی واحد مؤنث مخاطب کی ضمیر کے ساتھ کس طرح استعمال ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی جانا کہ 11 اور 12 اپنے معدود کی مطابقت کریں گے، جب کہ 13 سے 19 کا معدود اگر مؤنث ہو تو ان اعداد کا پہلا جز مذکر اور دوسرا جز مؤنث ہوگا۔

اسی طرح أظــنّ فعل کے بعد ہمیشہ أنّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ آئے گا اور قال فعل کے بعد إنّ ہمزہ کے زیر کے ساتھ آئے گا، وہ اسما جو الف نون پر ختم ہوتے ہوں وہ نحو کی اصطلاح میں غیر منصرف کہلاتے ہیں اور ان پر الف لام اور تنوین نہیں آتی اور ایسی صفات کا مؤنث فَعلی کے وزن پر اور جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔

6.13 فرہنگ:

مجلة	(ج)	مجلات	: مجلہ
راكب	(ج)	ركاب	: سوار
شَقَّةٌ	(ج)	شقق	: فلیٹ

عمارة	(ج)	عمارات	:	عمارت
سِنٌّ	(ج)	أسنان	:	دانت
كلمة	(ج)	كلمات	:	کلمہ
صورة	(ج)	صور	:	تصویر
جاء			:	وہ آیا
كوى			:	استری کرنا

6.14 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية — مصطفیٰ غلایینی
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح — علی جارم، مصطفیٰ اَمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwlua

بلاک۔2 اکائی۔7

اکائی کے اجزا

7.1 مقصد

7.2 تمہید

7.3 اصل متن

7.4 متن کا ترجمہ

7.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

7.5.1 فعل ماضی کی أنتُمْ اور نحن ضمائر کی طرف اسناد

7.5.2 رَأَیْتَ +ضمیر منصوب متصل

7.5.3 فعل ماضی کی أنتم، أنتن اور نحن ضمائر کی طرف اسناد

7.5.4 ذو کی صفت کی صورت میں اپنے ماقبل موصوف سے مطابقت

7.5.5 اسما، ضمائر اور افعال کے جمع مذکر کا صیغہ

7.5.6 أَبْشِرْ

7.5.7 ثُلُثٌ ایک تہائی 1/3

7.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

7.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

7.8 نمونے کے امتحانی سوالات

7.9 خلاصہ

7.10 فرہنگ

7.11 سفارش کردہ کتابیں

7.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبا:

☆ فعل ماضی کے صیغے جمع مذکر مخاطب، جمع مؤنث مخاطب اور جمع متکلم کے استعمال سے واقف ہو جائیں گے۔

☆ فعل کے ساتھ ضمیر منصوب متصل کے استعمال کی کیا صورت ہوگی اس کو جان لیں گے۔

☆ اس بات سے بھی واقف ہو جائیں گے کہ ''کَانَ'' کا استعمال کیسے ہوتا ہے۔

☆ عدد کسری یعنی تہائی، آدھا، سوا، دسواں حصہ، نواں حصہ کی تعبیر کی کیا صورت ہوگی اس کو بھی جان لیں گے۔

7.2 تمہید:

اس اکائی میں ہم یہ پڑھیں گے کہ فعل ماضی اُنتم، اُنتنّ اور نحن ضمائر کے ساتھ کیسے استعمال ہوگا۔

عربی زبان میں ضمائر جو کہ اسم کی جگہ پر استعمال ہوتے ہیں وہ مرفوع بھی ہوتے ہیں اور منصوب و مجرور بھی۔

ضمائر اگر مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہو تو وہ فعل سے متصل آئیں گے۔ اس کے علاوہ اس اکائی میں ہم پڑھیں گے کہ جملہ اسمیہ کو اگر گذرے ہوئے زمانہ میں استعمال کرنا ہو تو اس کی ایک صورت یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر ''کَانَ'' کو داخل کیا جاتا ہے۔

''کَانَ'' نواسخ جملہ میں سے ہے جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ عربی زبان میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ کو عدد کسری کہتے ہیں۔

7.3 اصل متن:

الأب : أينَ ذَهَبتُمْ بَعد الدّرسِ يا أبنائي؟

الأبناء : ذهبنَا إلى الملعب.

الأب : أكُرةَ القدمِ لعبتم أم كرة السَّلَّةِ؟

الأبناء : لَعِبْنَا اليومَ كُرةَ القَدمِ. لَعِبْنَا كرةَ السلة في الأسبُوعِ الماضي.

الأب : أما ذهبتُمْ إلى المكتبةِ اليومَ؟

الأبناء : بلىٰ، ذَهَبْنَا.

الأب : ماذا قرأتُم هناكَ؟

الأبناء : قرأْنَا الصحف.

الأب : أ سمعتم الأخبار من الإذاعةِ اليوم؟

الأبناء : نعم، سَمِعْنَاهَا.

الأب : من أيّ إذاعةٍ سمعتُمْ؟

الأبناء : سَمِعنَا من ثلاث إذاعات: من إذاعة الرياضِ و إذاعةِ القاهرةِ و إذاعة لندن.

الأب : سمعتُ أنَّ بلالًا مريضٌ و أنه في المستشفىٰ، أ صحيح هٰذا؟

الأبناء : نَعَم، هذا صَحيحٌ. شَفَاهُ اللّٰهُ.

الأب : آمين، متى دخلَ المستشفٰى؟

الأبناء : دخل قبلَ ثلاثةِ أيام.

الأب : أين الكتابُ ذو الغِلافِ الأحمرِ الذي كان في غرفتي؟ أرأيتُمُوْهُ؟

يوسف : أنا أخذتهُ البارحَةَ و قرأت نصفَهُ.

الأب : و أين المجلةُ التي كانت تحتَ ذاک الكتابِ؟

بلال : أ هذه هي؟

الأب : لا، المجلة ذاتُ الغلافِ الأصفر.

مروان : هي عندِي، أخذتُها اليوم.

(يرِنُّ الجَرَسُ فيقوم مروانُ و يفْتَحُ الْبَابَ وَ تَدْخُلُ أَخَوَاتُهُ)

البنات : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

الجميع : وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته.

الأب : أين ذهبتُنَّ يَا بَناتِي؟

البنات : ذهبنَا لزِيارةِ المديرة.

الأب : أمشَيْتُنَّ أَمْ ذَهَبْتُنَّ بالسيارة؟

البنات : مَشَيْنَا لأن بيتها قريبٌ من مدرستنا. هو بينَ المسجدِ والمدرسةِ.

الأب : أوجدتُنَّهَا في البيت؟

البنات : نعم، وجدناها، جلسنا عندها ثُلُثَ ساعةٍ وخرجنا من بيتها في الساعة الخامسةِ.

الأم : أ رأيتُنَّ الْمِكْنَسَةَ يَا بناتُ؟ بحثتُ عنها كثيرا و ما وجدتُها.

سعاد : أنا وضعتُها تحتَ السُّلَّم هذا الصباحَ.

مروان : يا أمي، أ في الثَّلاجَةِ ماءٌ باردٌ؟ نحن عِطَاشٌ.

الأم : أبشرْ، فيها ماء باردٌ، و عصيرُ الْبُرْتُقَالِ.

7.4 متن کا ترجمہ:

والد : اے میرے بچو! تم لوگ سبق کے بعد کہاں گئے تھے؟

بیٹے: : ہم لوگ میدان کو گئے تھے۔

والد : تم نے فٹ بال کھیلا یا باسکٹ بال؟

بیٹے : آج ہم نے فٹ بال کھیلا، گذشتہ ہفتہ ہم نے باسکٹ بال کھیلا تھا۔

والد : کیا آج تم لوگ کتب خانہ نہیں گئے؟

بیٹے : کیوں نہیں، ہم گئے تھے۔

والد : وہاں تم نے کیا پڑھا؟

بیٹے : ہم نے اخبار پڑھا۔

والد : کیا آج تم نے ریڈیو کے ذریعہ خبر سنی؟

بیٹے : ہاں، ہم نے سنا۔

والد : کس ریڈیو سے تم نے خبر سنی؟

بیٹے : ہم نے تین ریڈیو: ریاض، قاہرہ اور لندن سے سنا۔

والد : میں نے سنا ہے کہ بلال بیمار ہے اور وہ دواخانہ میں ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

بیٹے : ہاں، یہ صحیح ہے۔ اللہ اسے شفا دے۔

والد : آمین، وہ اسپتال میں کب داخل ہوا؟

بیٹے : وہ تین دن پہلے اسپتال میں داخل ہوا۔

والد : وہ لال سرورق والی کتاب کہاں ہے جو میرے کمرے میں تھی؟ کیا تم نے اسے دیکھا؟

یوسف : میں نے گذشتہ رات اسے لیا اور آدھی پڑھ لی۔

والد : اور اس کتاب کے نیچے جو مجلّہ تھا وہ کہاں ہے؟

بلال : کیا یہ وہی ہے؟

والد : نہیں، وہ مجلّہ پیلے سرورق والا ہے۔

مروان : وہ میرے پاس ہے، میں نے آج اسے لیا۔

(گھنٹی بجتی ہے، مروان اٹھتا ہے اور دروازہ کھولتا ہے اور اس کی بہنیں اندر داخل ہوتی ہیں)

لڑکیاں : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

والد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

والد : اے لڑکیو! تم کہاں گئی تھیں؟

لڑکیاں : ہم صدر معلّمہ سے ملنے گئے تھے۔

والد : تم پیدل گئی تھیں یا گاڑی سے؟

لڑکیاں : ہم پیدل گئے تھے، کیونکہ ان کا گھر ہمارے مدرسہ سے قریب ہے، وہ مسجد اور مدرسہ کے درمیان ہے۔

والد : کیا تم نے انہیں گھر میں موجود پایا؟

لڑکیاں : ہاں، ہم نے ان سے ملاقات کی اور ان کے پاس ۱۵ منٹ بیٹھے اور پانچ بجے ان کے گھر سے نکلے۔

ماں : لڑکیو! کیا تم نے جھاڑو دیکھا؟ میں نے اسے بہت تلاش کیا مگر وہ مجھے نہیں ملی۔

سعاد : میں نے اسے آج صبح سیڑھیوں کے نیچے رکھا۔

مروان : امی جان! کیا فریج میں ٹھنڈا پانی ہے؟ ہمیں پیاس لگی ہے۔

ماں : گھبراؤ نہیں! اس میں ٹھنڈا پانی، اور سنترہ کا رس بھی ہے۔

7.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

7.5.1: فعل ماضی کی أنتم، أنتن اور نحن ضمائر کی طرف اسناد:

گذشتہ اسباق میں ہم نے فعل ماضی کی واحد کے صیغوں کی طرف اسناد کی صورتحال کو جانا، اس سبق میں ہم فعل ماضی کو أنتم، أنتنّ اور نحن ضمائر کی طرف اسناد کریں گے۔ چنانچہ

ذَهَبَ	+	أَنْتُمْ	=	ذَهَبْتُمْ	(تم سب (مرد) گئے)
ذَهَبَ	+	أنتُنَّ	=	ذَهَبْتُنّ	(تم سب (عورتیں) گئیں)
ذهب	+	نحن	=	ذَهَبْنَا	(ہم سب مرد/عورت گئے)

اسی طرح

أكل	+	أنتم	=	أكلتُمْ	(تم سب (مرد) کھائے)
أكل	+	أنتنّ	=	أكلتُنّ	(تم سب (عورتیں) کھائیں)
أَكَل	+	نَحْنُ	=	أكَلْنَا	(ہم سب کھائے)

7.5.2: رأیت فعل کے ساتھ ضمیر منصوب متصل کا استعمال:

ضمائر کے بارے ہم پڑھ آئے ہیں کہ یہ اسم کی جگہ پر استعمال ہوتی ہیں۔ ضمائر مرفوع بھی ہوسکتی ہیں اور منصوب و مجرور بھی۔ فعل کے بعد مفعول اگر ضمیر کی شکل میں ہو تو وہ فعل سے متصل یعنی ملی ہوئی آئے گی۔

جیسے:	رَأَيْتُهُ	=	میں نے اس کو دیکھا
	رَأَيْتَهُ	=	تو نے اس کو دیکھا
	رأيتِهِ	=	تو (عورت) نے اس کو دیکھا

نوٹ: رَأَيْتِـهِ من ہُ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا تا کہ اس کی حرکت پہلی والے لفظ کی حرکت سے میل کھا جائے اور پڑھنے میں کوئی ثقل یا دشواری نہ ہو، کیوں کہ تِهُ کے مقابلہ میں تِهِ پڑھنا آسان ہے، اس کو آپ نیچے دی گئی مثالوں سے مزید وضاحت حاصل کر سکتے ہیں:

(1) مَدْرَسَتُهُ	(اس کا مدرسہ)	في مَدْرَسَتِهِ	(اس کے مدرسہ میں)
(2) بَيْتُهَ	(اس کا گھر)	فيُ بيتِهِ	(اس کے گھر میں)
(3) مِنْهُ	(اس سے)	فِيْهِ	(اس میں)

اوپر کی مثالوں سے واضح ہے کہ اگر ضمیر فعل کے واحد صیغوں کے ساتھ ہو تو وہ بلا کسی واسطہ فعل سے متصل ہوگی اور اگر اسکا آخری حرف مکسور ہو تو ضمیر کا اعراب بھی اپنے ماقبل کی متابعت کریگا۔

اور اگر جمع کے صیغوں میں ضمیر جوڑی جائے تو اس سے پہلے "و" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے: رَأَيْتُمْ	+	هُ	=	رَأَيْتُمُوْهُ	=	تم سب نے اس کو دیکھا
قتلتم	+	ه	=	قتلتموه	=	تم سب نے اس کو قتل کر دیا

وجدتُّمْ	+	ہ	=	وجدتُمُوْہُ	=	تم سب نے اس کو پالیا
أخذتُمْ	+	ہ	=	أَخَذْتُمُوْہُ	=	تم سب نے اس کو لے لیا
سَأَلْتُمْ	+	ہ	=	سَأَلْتُمُوْہُ	=	تم سب نے اس سے پوچھا

7.5.3: کان (تھا) اور اسکا استعمال:

جملہ اسمیہ کے بارے میں جیسا ہم پڑھ آئے ہیں کہ وہ دو اجزا پر مشتمل ہوتا ہے: مبتدا اور خبر جیسے: **العامل أَمِيْنٌ** اس جملہ میں پہلا جز مبتدا اور دوسرا جز خبر ہے، اس جملہ پر کچھ حروف داخل ہوتے ہیں جو اس جملہ کی معنوی اور اعرابی صورت وشکل میں تبدیلی لاتے ہیں۔ ان حروف میں بعض وہ حروف ہیں جو جملہ میں تاکید کے لیے لائے جاتے ہیں۔ جیسے: إنّ اور أنّ، اور بعض حروف کو منفی بنانے کے لیے لایا جاتا ہے جیسے: **لَيْـسَ**، اسی طرح جملہ اسمیہ کو ماضی کے معنی میں تبدیل کرنے کے لیے اسکے شروع میں ''کان'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اس سبق میں ہم **کـان** (وہ تھا) کے عمل اور اس کے آنے سے معنی میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے اس کے بارے میں جانیں گے، اس سے قبل اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ جملہ اسمیہ میں خبر مفرد یعنی ایک ہی لفظ سے بھی آسکتی ہے۔ جیسے: **الـجـامـعـة كبيرة** (یونیورسٹی بڑی ہے) اس جملہ میں کبیرۃ خبر ہے اور وہ مفرد شکل میں واقع ہوئی ہے۔

اسی طرح جملہ میں خبر کبھی شبہ جملہ (یعنی جار مجرور یا ظرف) کی شکل میں آسکتی ہے۔ جیسے: **الـقـلـم تحتَ المكتب** (قلم ٹیبل کے نیچے ہے) **المحفظة فوقَ الكرسي** (بیگ کرسی پر ہے) **الولد في الصفِّ** (لڑکا جماعت میں ہے)

اکائی نمبر دو میں ہم نے ''**لیـس**'' کے بارے میں تفصیل سے پڑھا تھا، اور یہ جانا تھا کہ لیس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے **الولد حاضرٌ** سے **ليس الولد حاضراً** لیکن اگر خبر شبہ جملہ کی صورت میں ہو تو اس میں کچھ تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

ٹھیک اسی طرح کان بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔

جیسے: **العامل أَمِيْنٌ** سے **كان العاملُ أمِيْنًا** مزدور امانت دار تھا

اس جملہ میں أمین کو نصب (ـــً) کان کی خبر ہونے کی وجہ سے آیا ہے۔

لیکن کان کی خبر اگر مفرد کی بجائے شبہ جملہ ہو تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جیسے:

(1)	**المدرس في الصف**	(استاد کلاس میں ہے)
	كَانَ المدرّسُ في الصف	(استاد کلاس میں تھے)
(2)	**القلم في الجَيْبِ**	(قلم جیب میں ہے)
	كان الْقَلَمُ في الجَيب	(قلم جیب میں تھا)
(3)	**خديجة في الْمَطْبَخِ**	خدیجہ باروچی خانہ میں ہے
	كانت خديجة في الْمَطْبَخِ	خدیجہ باورچی خانہ میں تھی
(4)	**الطالبةُ في الْمَكْتَبَةِ**	طالبہ لائبریری میں ہے
	كانت الطالبة في المكتبةِ	طالبہ لائبریری میں تھی
(5)	**المكتبة العامة أمامه**	پبلک لائبریری اس کے سامنے ہے

كانت المكتبة العامة أمامه	پبلک لائبریری اسکے سامنے تھی
(6) القلعة فوق الجبل	قلعہ پہاڑ پر ہے
كانت القلعة فوق الجبل	قلعہ پہاڑ پر تھا

7.5.4: ذو کی صفت کی صورت میں اپنے ماقبل موصوف سے مطابقت:

عربی زبان میں دو یا دو سے زائد کلمات کے جوڑ کو مرکب کہتے ہیں۔مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید یا ناقص۔مرکب ناقص کی ایک قسم مرکب توصیفی ہے۔

یہ دو اسما کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے۔مثلاً ہم کہتے ہیں: نیک لڑکا اس میں اسم ''نیک'' نے اسم ''لڑکے'' کی صفت بیان کی ہے۔جس اسم کی صفت بیان کی جاتی ہے اسے موصوف کہتے ہیں اور دوسرا اسم جو صفت بیان کرتا ہے اسے صفت کہتے ہیں۔صفت اپنے موصوف کی عدد میں اعراب میں جنس میں معرفہ یا نکرہ ہونے میں مطابقت کرے گی۔جیسے:**الولد الصالح** اس میں **الولد** موصوف ہے اور چونکہ وہ مذکر واحد معرفہ اور رفع کی حالت میں ہے لہٰذا اس کی صفت بھی مذکر واحد معرفہ اور رفع کی حالت میں واقع ہوئی ہے۔

''ذو'' مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہوتا ہے، ذو چونکہ مبنی ہے اور کسی قسم کی تبدیلی اس میں نہیں ہوتی اسی لیے بعد والے اسم سے معرفہ یا نکرہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

جیسے: **ذو مال** (مال والا) یہ نکرہ ہے

ذوالمالِ یہ معرفہ ہے

مندرجہ ذیل مثالوں سے یہ بات اور واضح ہوجاتی ہے:

عندي كتابٌ ذو غلافٍ جميلٍ	میرے پاس ایک خوبصورت سرورق والی کتاب ہے
الكتاب ذو الغلاف الجميل غالٍ	خوبصورت سرورق والی کتاب مہنگی ہے

7.5.5: اسماء، ضمائر اور افعال کی جمع مذکر کے صیغوں کو ملانے طریقہ:

جمع مذکر کے صیغے جیسے: كَتَبْتُمْ، كِتَابُهُمْ، هُمْ، كِتَابُكُمْ اور أنتمْ میں میم ساکن ہوتی ہے لیکن اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جس کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو تو یہ سکون ملانے کی صورت میں ضمہ سے بدل جائے گا۔

جیسے: **وَعَدَكُمْ**	**وَعَدَكُمُ اللّٰه**	اللہ نے تم سے وعدہ کیا
كتابُهُمْ	**كتابُهُمُ القديمُ**	ان کی پرانی کتاب
شَاهَدْتُمْ	**هَلْ شَاهَدْتُمُ الْمَتْحَفَ؟**	کیا تم نے میوزیم دیکھا؟

7.5.6: أَبْشِرْ

اس سبق میں اس تعبیر کا استعمال کیا گیا ہے جس کا لفظی معنی ہے ''خوش ہوجاؤ'' لیکن یہ لفظ کسی درخواست یا طلب کے مثبت جواب میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں اس کا معنی ہوگا: گھبرائیے نہیں ویسا ہی ہوگا جیسا آپ چاہتے ہیں۔

7.5.7: ثُلُثٌ ایک تہائی 1/3

دوسرے اور چھٹے سبق میں ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عددِ اصلی کہتے ہیں۔اس سبق میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ

کا استعمال بتلایا گیا ہے۔ جس کو عدد کسری کہتے ہیں۔

جیسے: ایک تہائی، چوتھائی، آدھا وغیرہ

عدد کسری کی عربی آدھے کے لیے نِصْفٌ ہوتی ہے اور باقی کے لیے عدد اصلی سے فُعُلٌ یافُعْلٌ کے وزن پر بنائی جاتی ہے۔ آنے والے جدول کو اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں۔

عدد	عربی	ترجمہ
1/3	ثُلُثٌ/ثُلْثٌ	تہائی
1/4	رُبُعٌ/رُبْعٌ	چوتھائی
1/5	خُمُسٌ/خُمْسٌ	پانچواں حصہ
1/6	سُدُسٌ/سُدْسٌ	چھٹا حصہ
1/7	سُبُعٌ/سُبْعٌ	ساتواں حصہ
1/8	ثُمُنٌ/ثُمْنٌ	آٹھواں حصہ
1/9	تُسُعٌ/تُسْعٌ	نواں حصہ
1/10	عُشُرٌ/عُشْرٌ	دسواں حصہ

7.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(أ) 7.6.1 آنے والے سوالوں کے جواب دیجیے:

1) أين ذهَبَ الأبناء بعد الدرسِ؟
2) ماذا قرأوا في المكتبة؟
3) من أي إذاعة سَمِعُوا الأخبار؟
4) مَنِ الذِيْ أخَذَ الكتابَ؟
5) مَن الذِيُ أخذ المجلةَ؟
6) أين ذهَبَتِ البناتُ؟
7) كم دقيقةً جلسْنَ عند المديرة؟
8) أين بيت المديرة؟
9) أين وضعتْ سعادُ المِكْنَسَةَ؟

(ب) 7.6.2 صحیح جملوں کے سامنے (✓) کا اور غلط جملوں کے سامنے (×) کا نشان لگائیے:

1) لعب الأبناء كرة القدم في الأسبوعِ الماضي.
2) دخل بلال المستشفٰى قبل ثلاثة أيام.
3) سمع الأبناء الأخبارَ من إذاعةِ القاهرةِ و إذاعة الرياضِ و إذاعة لندن.
4) الكتاب غلافه أصفر.
5) بيت المديرة بين المسجد و المدرسة.
6) الأم وَجَدَتِ المكنسة.

(ج) 7.6.3 آنے والے جملوں کے سوالوں کے جواب دیجیے، یہ سوالات متن پر مبنی نہیں ہیں۔

1) متٰى خَرجتُم مَنِ الفَصْلِ؟

2) أين ذهبتُم بَعد الدرسِ؟

3) من أي إذاعةٍ سَمِعتُمُ الأخبارَ؟

4) أ كرةَ القدم لعبتُم أم كرةَ السلة؟

(د) 7.6.4 آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے:

1) أ شربتُمُ القهوةَ يا إخوان؟	أ شربتن القهوة يا أَخوَاتُ؟
2) أ قرأتم هذه المجلة يا رجال؟	؟.................
3) أَ فهمتُم الدرسَ الجديدَ يا أبنائِي؟	؟.................
4) متٰى خرجتُم مِنَ المدرسةِ يا أولاد؟	؟.................
5) أ سمعتُمُ الأذان يا إخوان؟	؟.................
6) أ رأيتم المدرس الجديد يا إخوان؟	؟.................

(ہ) 7.6.5 آنے والے ہر جملے کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کیجیے اور اس کے ذریعہ جملہ مکمل کیجیے:

1) أ .... القرآن اليوم يا أبنائي؟	(قرأتم/ قرأتن)
2) متى .... من مكة يا إِخْوَانيُ؟	(رجعتم/ رجعتن)
3) أ .... وجوهكن بالصابون؟	(غسلتم/ غسلتن)
4) من أي إذاعة .... الأخبار يا بناتي؟	(سمعتم/ سمعتن)
5) من أي بابٍ .... المسجد يا إخواني؟	(دختلم/دخلتن)
6) لم .... النوافذ يا بناتي؟	(فتحتم/ فتحتن)

(و) 7.6.6 مندرجہ ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیے، پھر آنے والے جملوں پر (كان) داخل کیجیے۔

1) المدرس في الفصلِ	كان المدرسُ في الفصل قبلَ خمسَ دقائقَ.
2) الطلاب في المكتبةِ	كان الطلاب في المكتبة قبلَ نصفِ سَاعَةٍ.
3) أمي في المطبخ	كانت أمي في المطبخ قبل قليل.

1) المدير في غرفته .... قبل ساعةٍ

2) الوزير في لندن .... قبل أسبوع

3) أخي في مكة .... قبل أربعة أيام

4) الأطباء في المستشفٰى .... قبل ثُلُثِ ساعةٍ

5) الطالبات في المكتبة .... قبل قليلٍ

(ز) 7.6.7 نیچے دی گئیں مثالوں کو پڑھیے اور ذو استعمال کرتے ہوئے بعد والے جملے مکمل کیجیے۔

م1) أين الكتاب ذو الغلاف الأحمر.

م2) لمن ذاک البيت ذو الباب الأخضر؟

م3) من ذلک الفتی ذو النظارة؟

م4) ذلک الرجل ذو اللحية الطويلة طبيب مشهور من الهند.

م5) أين المجلة ذاتُ الصُوَرِ المُلَوَّنَةِ.

1) من ذلک الولد .... القميص الأحمر؟

2) ذلک الفتی...... الشعر الطويل طالب من إيران.

3) لمن هذا الدفتر .... الغلاف الجميل؟

4) ذلک الرجل .... النظارة مديرنا.

5) من ذلک الرجل ... اللحية القصيرة؟ هو مؤذن مسجدنا.

6) هذه الدراجةُ .... العَجَل الثلاث لابني الصغير.

7) تلک العمارة .... النوافذ الكبيرة مصرف

8) تلک المساجد .... المنائر العالية جميلة جدًّا.

(ح)7.6.8 آنے والی مثالوں کوغور سے پڑھیے، پھر قوسین میں دیئے گئے الفاظ سے اسی طرح کے جملہ بنائیے:

1) أ كرةَ القدم لعبتم أم كرةَ السلة؟

2) أ محمدا رأيتَ أم حامدًا؟

3) أ كتاب الفقه أخذتِ أم كتابَ السيرة؟

1) .... (ضربت/ عباس/ محمود)

2) .... (شربت/ عصير البرتقال/ عصير العنب)

3) .... (رأيتم/ سيارة المدير/ سيارة المدرس)

4) .... (قرأتن/ هذه المجلة/ تلک)

5) .... (أخذت/ مفتاح البيت/ مفتاح السيارة)

(ط) آنے والے کلمات کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے:

دخل. بحث عن. الأسبوع الماضي. البارحة. زيارة. ذو. نصف.

(ک) آنے مثالوں کو دیکھیے اور پھر اسکے بعد آنے والے جملوں کے اخیر حرف پر اعراب لگائیے۔

1) أ قرأتم هذا الكتاب؟ أ قرأتمْ القرآن؟ ⟵ أ قرأتُمُ الْقرآن؟

2) أ رأيتُم حامدًا؟ أ رأيتمْ المدرس؟ ⟵ أ رأيتمُ الْمُدرس؟

3) ألكم هذا البيت؟ ألكمْ البيت؟ ⟵ أ لكمُ البيت؟

4) خرجت آمنة	خرجتْ البنت	⟵	خَرَجَتِ البنت.
5) من هذا الولد؟	منْ الولد؟	⟵	مَنِ الولد؟

(ـْ + الْ = الْ...... مْ + الْ = مُ + الْ)

1) أكلتم الموز.	2) جلستم في الفصل.
3) دخلتم المسجد.	4) فهتم الدرس.
5) فهتم الدرس الفقه.	6) سمعتم الأذان.
7) ماذا أكلتم؟	8) أ لكم هذه السيارة؟
9) ألكم الكتب؟	10) من هذا الرجل؟
11) من الفتى؟	12) كتبت الطالبة الدرس.

13) أين المديرة ؟ خرجت الآن.

7.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(أ)7.7.1

1) ذهب الأبناء بعد الدرس إلى الملعب
2) قرأوُا في المكتبة الصحف.
3) سمِعوا الأخبار من إذاعة الرياض و القاهرة و لندن.
4) يوسف أخذ الكتاب.
5) بلال أخذ المجلة.
6) ذَهَبَتِ البنات إلى بيت المديرة.
7) جلسنَ عند المديرة ثُلُثَ ساعة.
8) بيت المديرة بين المسجد و المدرسة.
9) وضعت سعاد المكنسة تحت السلم.

(ب)7.7.2

1) صحيح	(✓)
2) صحيح	(✓)
3) صحيح	(✓)
4) غير صحيح	(×)
5) صحيح	(✓)
6) غير صحيح	(×)

(ج) 7.7.3

1) خرجنا من الفصل الساعة الرابعة.

2) ذهبنا بعد الدرس إلى المكتبة.

3) سمعنا الأخبار من إذاعة بى بى سى.

4) لعبنا كرة القدم.

(د) 7.7.4

1) أ شربْتُنَّ القهوة يا أخوات؟

2) أ قرأتُنَّ هذه المجلة يا نساء؟

3) أ فهِمْتُنَّ الدرس الجديد يا بناتي؟

4) متى خرجتُنَّ من المدرسة يا بناتُ؟

5) أ سمعتن الأذان يا أخوات؟

6) أ رأيتن المدرس الجديد يا أخوات؟

(هـ) 7.7.5

1) أ قرأتُمُ ....

2) رجعتُمُ ....

3) أ غسلتُنَّ ....

4) سمعتُنَّ ....

5) دخلتُمُ ....

6) فتحتُنَّ ....

(و) 7.7.6

1) كان المدير في غرفته قبل ساعة.

2) كان الوزير في لندن قبل أسبوع.

3) كان أخي في مكة قبل أربعة أيام.

4) كان الأطباء في المستشفى قبل ثُلُث ساعة.

5) كانت الطالبات في المكتبة قبل قليل.

(ز) 7.7.7

1) ذو

2) ذو

3)ذو

4)ذو

5)ذو

6)ذات

7) ذات

8) ذات

ح)7.7.8

1) أ عباسا ضربتَ أم محمودا؟

2) أَ عصير البرتقال شربت أم عصير العنب؟

3) أ سيارةَ المدير رأيتمِ أم سيارةَ المدرسِ؟

4) أ ّهذه المجلة قرأتُن أم تلك؟

5) أ مفتاح البيت أخذت أم مفتاح السيارة؟

ط) 7.7.9

1) دخل المدرس الفصل.

2) بحثت عن كتاب مفيد.

3) زرنا حديقة الحيوانات في الأسبوع الماضي.

4) اشتريت الهاتف البارحة.

5) توثيق زيارة رئيس وزراء الهند إلى تلنغانا في الشهر القادم.

6) الرجل ذو خلق حسن محبوب.

7) قرأت نصف الكتاب.

ي)

1) أكلتُمُ الموز

2) جلَستُمْ في الفصل

3) دخلتمُ المسجد

4) فهِمْتُمُ الدرس

5) فهتُمْ درس الفقه

6) سمتعمُ الأذان

7) ماذا أكلتم.

8) أَلكُمْ هذه السيارة

9) أَلكُمُ الكتب؟

10) من هذا الرجلُ؟

11) منِ الفتى؟

12) خرجَتِ الأن

13) كَتَبَتِ الطالبة المدرسَ

7.8 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ ذَهَبَ، نَصَرَ اور سَمِعَ کو أنتم، أَنْتُنّ اور نَحْنُ کی ضمیروں کی طرف اسناد کریں اور ترجمہ کریں۔

2۔ کان کے استعمال پر مفصل نوٹ مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

3۔ درج ذیل جملوں میں افعال کو مؤنث کے صیغہ میں تبدیل کریں اور ان کا ترجمہ کریں۔

1) أ فهمتم الدرس الجديد يا أبنائي

2) أ رأيتم المدرس الجديد يا إخوان

3) متى ذهبتم إلى المدرسة يا أولادُ

4۔ خالی جگہوں کو قوسین میں دئے گئے مناسب فعل سے پُر کریں۔

1) من أي قناة ________ الأخباريا بناتي (تسمعن، يسمعون)

2) متى ________ من مكة يا أخواتي (رجعتم، رجعتن)

3) أ مَا________ إلى المكتبة اليوم يا أولادُ (ذهبتم، ذهبتنّ)

5۔ کان اور اس کے صیغوں کے ذریعہ خالی جگہوں کو پر کریں اور ترجمہ کریں۔

1) ________ الطالبات في المكتبة قبل قليل

2) ________ الوزير في لندن قبل أسبوع

3) ________ الرجل صادقا

4) ________ المدينة جميلةً

5) ________ الناس ورقا لا شوك فيه، فصاروا شوكا لا ورق فيه.

6۔ دیئے گئے کلمات کا ترجمہ کریں اور جملوں میں انکا استعمال کریں۔

ثُلُث - ثُمُنٌ - سُدُسٌ - رُبُعٌ

7.9 خلاصہ:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہمیں حسب ذیل امور معلوم ہوئے:

(1) فعل ماضی کی اسناد أنتم، أنتن اور نحن ضمائر کی طرف۔

(2) ضمیر منصوب متصل کا استعمال۔

(3) جملہ اسمیہ کو گذشتہ معنی پر دلالت کرنے کے لیے جملہ کے ابتدا میں ''کَانَ'' کو داخل کیا جاتا ہے۔

(4) ''کَانَ'' نواسخ جملہ میں سے ہے جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔

(5) عربی زبان میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ کو فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر لایا جاتا ہے، البتہ آدھے کے لیے'' نصف '' کا استعمال ہوتا ہے۔

7.10 فرہنگ:

مِكْنَسَةٌ	(ج)	مكانسُ	جھاڑو
نظّارة	(ج)	نظارات	عینک
صورة	(ج)	صور	تصویر
صابون			صابون
عصير			رَس
كرة القدم			فٹ بال
مشى	(ض)		چلنا
وجد	(ض)		پانا
سُلَّم	(ح)	سلالم	سیڑھی
عَجَلَةٌ	(ج)	عَجَلٌ	گاڑی
إِذَاعَةٌ	(ج)	إذاعات	ریڈیو
البَارِحَةُ			گذشتہ رات
بُرْتُقَالٌ			سنترہ
كُرَةُ السَّلَّةِ			باسکٹ بال
أَخَذَ	(ف)		لینا
مَنَارَةٌ	(ج)	منائر	مینار
لِحْيَةٌ	(ج)	لُحىً	داڑھی
عَالٍ	(مؤنث)	عَالِيَةٌ	بلند
مُلَوَّنٌ			رنگین
صباح			صبح
نِصْفٌ			آدھا

وَضَعَ	(ف)		رکھنا
شوک	(ج)	أشواک	کانٹا
ورق	(ج)	أوراق	پتہ

7.11 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية مصطفیٰ غلایینی
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح علی جارم، مصطفیٰ اٗمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778
2. https://archive.org/details/WAQ3375
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔2 اکائی۔8

اکائی کے اجزا

8.1 مقصد
8.2 تمہید
8.3 گردان نقشہ میں
8.4 اصل متن پر مبنی مشقیں
8.5 فعل ماضی میں ضمیر متصل
8.6 درج ذیل جملوں پر غور کیجیے
8.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
8.8 خلاصہ
8.9 سفارش کردہ کتابیں

8.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ اکائی نمبر۴ تا ۸ میں ذکر کیے گئے فعل ماضی کے مختلف صیغوں سے اچھی طرح واقف ہوجائیں گے

8.2 تمہید:

عربی میں ضمائر کے استعمال میں نہ صرف غائب، مخاطب اور متکلم کا فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے بلکہ جنس اور عدد کی بھی تفریق ہوتی ہے، پھر عدد کے لیے واحد اور جمع کے علاوہ تثنیہ کے لیے بھی الگ ضمیریں ہوتی ہیں۔ اس طرح عربی میں ضمائر کی کل تعداد ۱۴ ہے، اور فعل کے صیغوں کی تعداد بھی ۱۴ ہے۔

کسی زبان میں ضمیروں کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں، عربی میں اسے فعل کی تصریف کہتے ہیں جب کہ انگریزی میں اسے Conjugation کا نام دیا گیا ہے۔

نیچے دیے گئے گردان کے نقشہ میں تثنیہ کے چار صیغوں کو چھوڑ کر باقی دس صیغوں کو ذکر کیا جارہا ہے، تثنیہ کے صیغوں کو آپ بعد میں پڑھیں گے۔

8.3 گردان کا نقشہ:

		المفرد	الجمع
الغائب	المذكر	حامد يَذْهَبُ حامد جاتا ہے	حامدٌ و عليٌّ و هاشمٌ يذْهَبُوْنَ حامد، علی اور ہاشم جاتے ہیں
	المؤنث	آمنة تذْهَبُ آمنہ جاتی ہے	آمنة، مريم و زينب يَذْهَبْنَ آمنہ، مریم اور زینب جاتی ہیں
المخاطب	المذكر	أنت تذهب تو جاتا ہے	أنتم تذهبون تم جاتے ہو
	المؤنث	أنت تذهبين تو جاتی ہے	أنتنّ تذهبن تم سب جاتی ہو
المتكلم	المذكر المؤنث	أنا أذهب میں جاتا ہوں	نحن نذهب ہم جاتے ہیں

8.4 مشقیں:

(أ) 8.4.1 خالی جگہوں کو "ذهب" فعل کی مناسب ضمیروں کی طرف اسناد کرتے ہوئے پر کیجیے۔

1) أين الطلاب الجدد؟.......................إلى المدير .

2) نحن.................إلى الملعب .

3) أين.......................بعد الدرس يا إخواني ؟

4) أ..............................إلى السوق اليوم يا أبي ؟

5) أنا ما ....إلى المكتبة اليوم .

6) أمي .... إلى المستشفى .

7) أ ....لزيارة خالتِكُنَّ يا بناتي ؟

8) ....أخي إلى المطار .

9) أخواتي .... إلى الكلية .

10) أ ....إلى المدرسة يا عائشة ؟

(ب) 8.4.2 خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی کے ذریعہ پر کیجیے۔

1) أ ....الأذان يا محمد ؟

2) نحن..............كرة السلة اليوم .

3) أ.....................قمصاني ومناديلي يا أمي ؟

4) ....المدرس الدرس على السبورة .

5) أنا.....................باب الفصل ، وحامد وهشام وبلال............النوافذ .

6) أ ....الدرس الجديد جيداً يا بنات ؟

7) زميلاتي ....من الفصل بعد الدرس .

8) أ..................القرآن بعد صلاة الفجر يا أبنائي ؟

9) أخي ....سورة الرحمٰن .

10) أنا..........................عن قلمي ولكني ما وجدته .

11) من....................هذه الحية ؟

12) أ ....القهوة يا مريم ؟

13) زملائي ....الموز وأنا............العنب .

14) ....فاطمة بنتها بالعصا .

8.4.3 آنے والے صیغوں پر غور کریں، اور پھر دیئے گئے افعال کا فاعل متعین کیجیے۔

ذَهَبَ	(ذهب= فعل+ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ=فاعل)
ذَهَبُوْا	(ذهب=فعل +وْ= فاعل)
ذَهَبَتْ	(ذهب=فعل +تْ=علامة التأنيث+ضمير مستَتِر=فاعل)
ذَهَبْنَ	(ذهب=فعل+نَ=فاعل)
ذَهَبْتَ	(ذهب=فعل+تَ=فاعل)
ذَهَبْتُمْ	(ذهب=فعل+تُ=فاعل+مْ=علامةُ الجَمْع)
ذَهَبْتِ	(ذهب=فعل+تِ=فاعل)
ذَهَبْتُنَّ	(ذهب=فعل+تُ=فاعل+نَّ=علامةُ الجَمْع)
ذَهَبْتُ	(ذهب=فعل+تُ=فاعل)

ذَهَبْنَا (ذهب=فعل+نَا=فاعل)

مندرجہ افعال کے فاعل کی تعیین کریں:

خَرَجْتُ – جَلَسْنَا – سَمِعْتِ – شَرِبْتُنّ َ– دَخلُوْا – حَفِظْنَ – أَكَلْتُم – فَتَحَ – فَهِمْتُنَّ– كَتَبْتَ – غَسَلْتُ – لَعِبُوْا – دَخَلَ – ضَرَبَتْ .

8.5 فعل ماضی میں ضمیر متصل:

التاء	جیسے کہ	: ذَهَبْتَ . ذهبْتِ . ذَهَبْتُ . ذَهَبْتُم . ذَهَبْتُنَّ .
الواو	جیسے کہ	:ذَهَبُوْا .
النون	جیسے کہ	: ذَهَبْنَ .
نا	جیسے کہ	: ذَهَبْنَا .

8.6 درجہ ذیل جملوں پر غور کریں:

1)أين حامدٌ ؟ خَرَجَ (خرج=فعل .الفاعلُ ضمير مستتر)

2) أين آمنةُ ؟ خَرَجَتْ (خرج=فعل+تْ=علامة التأنيث . الفاعل ضمير مستتر)

8.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(أ) 8.7.1

1) ذهب	6) ذَهَبْتُ
2) ذَهَبْنَا	7) ذهبْتُنَّ
3) ذهَبْتُمْ	8) ذهبَ
4) ذَهَبْتَ	9) ذَهَبْنَ
5) ذهَبْتُ	10) ذَهَبْتِ

(ب) 8.7.2

1) سَمِعْتَ	2) فهِمْتُنّ
3) لعِبْنَا	4) خَرَجْنَ
5) غَسَلْتِ	6) قَرَأْتُمْ
7) كَتَبَ	8) حَفِظَ
9) فتحْتُ ، فَتَحُوْا	10) بَحَثْتُ
11) قَتَلَ	12) شَرِبْتِ
13) أكلوا، أكلتُ	14) ضَرَبَتْ

8.8 نمونے کے امتحانی سوالات:

1. خالی جگہوں میں ذھب فعل کو اسکی مناسب ضمیروں کے ساتھ لکھ کر مکمل کریں۔

1) ________ أخي إلى المطار

2) أمي ________ إلى المستشفى

3) أين ________ بعد الدرس يا أخواني

4) أنا ________ إلى الجامعة في الساعة الثامنة مبكّرا

2. خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی سے پُر کریں۔

1) أ ________ قمصاني و مناديلي يا أخي؟

2) نحن ________ كرة السلة اليوم

3) زملائي________ الموز و أنا ________ العنب

3. مندرجہ ذیل افعال میں فاعل کی علامت بتائیں۔

1. ذَهَبَ 2. ذهبْنَ 3. ذهبْتُمْ 4. ذهبتن 5. ذهبنا

4. فعل نصرکو مذکورہ علامات (التاء، الواو، النون، نا) کے ساتھ مکمل کریں۔

5. اس سبق میں بتائے گئے طریقے پر "سَمِعَ"، "فَتَحَ" اور "خَرَجَ" افعال کی گردان معنی کے ساتھ لکھیں۔

8.9 خلاصہ:

اس اکائی میں ہم نے فعل ماضی کے مختلف صیغے جو پچھلے اسباق میں متفرق طور پر مذکور تھے ان تمام کی مشق کی اور ہم نے یہ جانا کہ فعل ماضی میں جو متصل ضمائر ہوتے ہیں ان میں سے "ت" ذَهَبْتَ، ذَهَبْتِ، ذَهَبْتُ، ذَهَبْتُم، ذَهَبْتُنَّ ان پانچ صیغوں میں ہوتی ہیں۔

واو ایک صیغہ میں جیسے: "ذَهَبُوا" "نون" ایک صیغے میں جیسے: ذَهَبْنَ، اور "نا" ایک صیغے جیسے: "ذَهَبْنَا" میں آتا ہے۔

جب کہ خَرَجَ میں فاعل پوشیدہ ضمیر ہے یعنی "هُوَ" اسی طرح خَرَجَتْ میں بھی فاعل پوشیدہ ضمیر ہے یعنی "هِيَ"، تاء ساکن کو مؤنث کی علامت کے طور پر لایا گیا ہے۔

8.10 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) — ف.عبد الرحیم
2. جامع الدروس العربية — مصطفیٰ غلایینی
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح — علی جارم، مصطفیٰ اًمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔2 اکائی۔9

اکائی کے اجزا

9.1 مقصد

9.2 تمہید

9.3 اصل متن

9.4 متن کا ترجمہ

9.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

9.5.1 جمع مؤنث سالم

9.5.2 اسلوبِ تعجب

9.5.3 منادیٰ کا اعراب

9.5.4 کَمْ (کتنا)

9.5.5 اسم موصول

9.5.6 ہمزۂ استفہام

9.5.7 عدد کا استعمال بطور صفت

9.5.8 الفاظ کی تقدیم تاخیر

9.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

9.7 درج ذیل کلمات کو غور سے پڑھیے

9.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

9.9 نمونے کے امتحانی سوالات

9.10 خلاصہ

9.11 فرہنگ

9.12 سفارش کردہ کتابیں

9.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبا:

☆ عربی زبان میں جمع کی اہم قسم؛ جمع سالم کو جانیں گے اور بطور خاص جمع مؤنث سالم کا اعراب حالتِ نصبی میں کیا ہوگا اس سے واقفیت حاصل کریں گے۔

☆ عربی زبان میں تعجب کے مفہوم کو کس طرح ادا کیا جاتا ہے اور جملے کی بناوٹ کس طرح ہوتی ہے اس کو جانیں گے اور اس کی مشق کریں گے اور یہ بھی جانیں گے کہ منادیٰ مضاف واقع ہو تو اس کے اعراب میں کیا تبدیلی واقع ہوگی۔

☆ دو جملوں کو جوڑنے کے لیے اسم موصول کا طریقۂ استعمال کیا ہوگا وہ سیکھیں گے۔

9.2 تمہید:

پچھلے اکائیوں میں ہم نے فعل ماضی کو مختلف ضمائر کے ساتھ استعمال کرنا سیکھا اور اس پر مشق بھی کی، اس اکائی میں ہم عربی زبان کے ان ضروری قواعد کا احاطہ کریں گے جن کی ضرورت روزمرہ کی زندگی میں اکثر پیش آتی ہے۔ جیسے: جمع کا استعمال، تعجب کے صیغوں کا استعمال، عدد کو بطور صفت کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اور کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لیے تقدیم وتاخیر کی صورتیں وغیرہ۔

9.3 اصل متن:

دَخَلَ المدرّسُ الفصلَ و وَجَدَ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ طَالِبًا فَقَطْ، فَقَالَ لَهم: أينَ الطّلابُ الجددُ الخَمْسَةُ الّذينَ جاءُوا أمس؟ قال عبدُ اللّٰهِ: حَضَرُوْا الْيومَ و خرجُوا قَبْلَ قَليلٍ. أظُنُّ أنّهم ذهَبُوا إلى المُدير.

رجعَ الطُّلّابُ الْخَمْسَةُ بَعْدَ قَلِيْلٍ، فَقَال لهُمُ المُدرّسُ: أَ إلى المُديرِ ذهبْتُم يَا أبنائِيْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. ذَهَبْنَا إليْهِ لأنّنا ما وَجَدْنَا أسماءَ نَا فِي الْقَائِمَةِ.

جَلَسَ المُدرّسُ و قَالَ: أَقَرَأْتُمْ درسَ الْأَمسِ يَا أبْنَائي؟ قالَ الطُّلّابُ: نَعَمْ. قَرَأْنَاهُ و كَتَبْنَاهُ و حَفِظْنَاه. قال المدرّس: أفَهِمْتُمُوْهُ؟ قالوا: نَعَم. فَهِمْناهُ جَيّدًا. مَا أسَهلَ هٰذَا الدرسَ!

قَال عبدُ الرحمن: أنا مَا فهِمتُ فيه ثلاثَ كلماتٍ. قالَ المدرّسُ: مَاهِيَ؟ قال عبدُ الرحمٰن: قرأنا في الدّرسِ هٰذهِ الْجُملةَ: ((عَادَ جدّيْ من الخُرْطُومِ)). فما معنٰى هذِهِ الكلِمَاتِ الثّلاثِ؟ قال المدرّسُ: (عَادَ) معناها (رَجَعَ) و (الجَدُّ) معناها (أبُو الأبِ) و أبُو الأمّ). و (الخُرْطُوْمُ) (عاصِمَةُ السُّودَانِ). أفهِمتَ؟ قال عبدُ الرحمن: الآنْ فهمتُ.

ثم فَتَحَ المدرّسُ كِتابَهُ و قَرَأَ درْسًا جديدًا: ((خَلَقَ اللّٰهُ الشَّمْسَ والْقَمَرَ و النُّجُوْمَ والأرْضَ و البِحَارَ، وخَلَقَ كُلَّ شيءٍ. و خَلَقَ الإنسانَ من طِيْنٍ......)) ثمّ قَامَ و كَتَبَ هٰذا الدرسَ علَى السَّبُّوْرَةِ.

رَفَعَ محمَّدٌ يدَهُ و قال: ما معنٰى (اَلطِّيْنُ) يا أستاذُ؟ قال المدرسُ: الطِّيْنُ معناهُ (التُّرَابُ الْمُخْتَلِطُ بِالْمَاءِ) وَ رَفَع فَيْصلٌ يدَهُ، وقَال لَه المدرّسُ: أعندك سؤالٌ يا فيْصلُ؟ قال فيصلٌ: نعمْ. عندي سؤالٌ. آلبِحَارُ جمعُ البَحْرِ؟ قال المدرّسُ: نَعَمْ. هو كَذٰلكَ. قامَ الحَسَنُ و قال: ما جَمْعُ (السَّمَاءِ) يا أستاذُ؟ قال المدرّسُ: جَمْعُها (سَماواتٌ).

ثُمَّ سَأَلَ المدرسُ الطّلّابَ عِدّةَ أسئِلَةٍ.

المدرس : مَنْ خَلَقَكَ يا إبراهيمُ؟

إبراهيم : خَلَقَنِيَ اللّٰهُ.

المدرس : من خَلَقَكم يا أبنائي؟

الجميع : خَلَقَنَا اللّٰهُ.

المدرس : من خَلَقَنِيْ يا عباسُ؟

عباس : خَلَقَکَ اللّٰهُ.

المدرس : من خَلَقَ الشَّمْسَ يا عبدَ اللّٰهِ؟

عبدالله : خلقها اللّٰه.

المدرس : من خَلَق القمرَ يا عبدَ الرحمانِ؟

عبدالرحمان : خلقهُ اللّٰه.

المدرس : ومن خلق النُّجُومَ يا أحمدُ؟

أحمد : خلقها اللّٰهُ.

يعقوب : يا أستاذ! عندی سؤال لَيْسَتْ لَهُ عَلاقةٌ بالدرس.

المدرس : ما هو؟

يعقوب : قرأتُ في كتابٍ أنَّ النُّجُومَ أَبْعَدُ من الشمس. أصحيحٌ هذا؟

المدرس : نعم. هٰذا صحيحٌ...... مِمَّ خَلَق اللّٰهُ الإنسانَ يا عثمانُ؟

عثمان : خلق اللّٰهُ الإنسانَ من طِينٍ.

المدرس : أحْسَنْتَ يا عثمانُ!...... و مِمَّ خلقَ اللّٰهُ الجَانَّ يا أبا بَكْرٍ؟

أبو بكر : خلق اللّٰهُ الجَانَّ من نَار.

المدرس : كيف عرفته ذلک يا أبابكر؟

أبوبكر : عرفتُ ذلکَ من القُرآنِ الكَرِيْم. فجاءَ في سُورةِ الأَعْرَافِ أنّ إبْلِيسَ قال لِلّٰهِ: ((أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ، خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَارٍ وَّ خَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ))

المدرس : أحسَنْتَ يا أبا بكرٍ...... كم سَماءً خلق اللّٰهُ يا عبدَاللّٰهِ؟

عبداللّٰه : خلق اللّٰه سبعَ سَماواتٍ.

المدرس : و في كَمْ يومٍ خلق اللّٰهُ السمٰواتِ والأرضَ يا عبدَ الرَّحمانِ؟

عبدالرحمان : خلق اللّٰهُ السماواتِ والأرضَ في سِتَّةِ أيَّامٍ.

المدرس : هـذا صحيحٌ. قال اللّٰهُ تَعَالٰى في كثيرٍ من الآياتِ إنَّهُ خلق سبعَ سَمٰوٰاتٍ. فقال فی سورةِ الطَّلاقِ: (اللّٰهُ الذي خَـلَـقَ سَبْعَ سَمٰوٰاتٍ) و كذلک قال فی كثيرٍ من الآياتِ إنهُ خلقَ السَّمٰوٰاتِ والأرضَ فِي سِتَّهِ أيامٍ. فقال في سـورـةِ الـحـديـدِ: (هُـوَ الَّـذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ والأَرْضَ في سِتَّةِ أَيَّامٍ) في هذه اللّحظةِ رَنَّ الجَرَسُ و خَرَجَ المدرسُ من الفصلِ.

9.4 متن کا ترجمہ:

استاد جماعت میں داخل ہوئے اور اس میں صرف پندرہ طلبہ کو پایا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے کہا: وہ پانچ نئے طلبہ کہاں ہیں جو گذشتہ کل آئے

تھے؟ عبداللہ نے کہا: وہ آج آئے تھے اور کچھ دیر پہلے نکل گئے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ پرنسپل صاحب کے پاس گئے ہوں گے۔

کچھ دیر بعد پانچوں طالب علم واپس لوٹے، تو استاد نے ان سے کہا: بچو! کیا تم سب پرنسپل صاحب کے پاس گئے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ہم ان کے پاس گئے تھے کیونکہ ہم نے لسٹ میں اپنے ناموں کو نہیں پایا تھا۔

استاد بیٹھ گئے اور کہا: بچو! کیا تم نے گذشتہ کل کا سبق پڑھ لیا؟ طلبہ نے کہا: جی ہاں! ہم نے اسے پڑھ لیا، لکھ لیا اور اسے یاد بھی کرلیا۔ استاد نے کہا: کیا تم نے اسے سمجھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ہم نے اسے اچھی طرح سمجھ لیا، کتنا آسان ہے یہ سبق!

عبدالرحمان نے کہا: میں نے اس میں تین کلمات کو نہیں سمجھا۔ استاد نے کہا: وہ کیا ہیں؟ عبدالرحمان نے کہا: ہم نے سبق میں یہ جملہ پڑھا (عاد جدّی من الخرطوم) ان تینوں کلمات کے کیا معنی ہیں؟ استاد نے کہا: (عاد) کے معنی ہے: لوٹنا اور جدّ کے معنی ہے: دادا یا نانا اور خرطوم سوڈان کا دار الحکومت ہے۔ کیا تم سمجھ گئے؟ عبدالرحمٰن نے کہا: اب میں سمجھ گیا۔

پھر استاد نے اپنی کتاب کھولی اور نیا سبق پڑھا: (اللہ نے سورج، چاند، ستارے، زمین وآسمان کو پیدا کیا اور ہر چیز کو پیدا کیا، اور انسان کو مٹی سے پیدا کیا) پھر استاد اٹھے اور اس سبق کو بورڈ پر لکھا۔

محمد نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور کہا: استاد! ''طین'' کے کیا معنی ہے؟ استاد نے کہا: طین کے معنی ہے (پانی ملی ہوئی مٹی) اور فیصل نے اپنا ہاتھ اٹھایا، تو استاد نے اس سے کہا: فیصل کیا تمہارے پاس کوئی سوال ہے؟ فیصل نے کہا: جی ہاں! میرا سوال یہ ہے کہ کیا **بحار**، **بحرٌ** کی جمع ہے؟ استاد نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہے۔ حسن کھڑا ہوا اور کہا: استاد ''**سماء**'' کی جمع کیا ہے؟ استاد نے کہا: اس کی جمع **سماوات** ہے۔

پھر استاد نے طلبہ سے چند سوالات کیے:

استاد : ابرہیم! تمہیں کس نے پیدا کیا؟

ابراہیم : مجھے اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : بچو! تم سب کو کس نے پیدا کیا؟

تمام (طلبہ) : ہم کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : عباس! مجھے کس نے پیدا کیا؟

عباس : آپ کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : عبداللہ! سورج کو کس نے پیدا کیا؟

عبداللہ : اس کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : عبدالرحمان چاند کو کس نے پیدا کیا؟

عبدالرحمٰن : اس کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : احمد! ستاروں کو کس نے پیدا کیا؟

احمد : ان کو اللہ نے پیدا کیا۔

یعقوب : استاد! میرا ایک سوال ہے جس کا سبق سے تعلق نہیں ہے۔

استاد : وہ کیا ہے؟

یعقوب : میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ ستارے سورج سے بہت دور ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

استاد : ہاں! یہ صحیح ہے......عثمان! اللہ نے انسان کو کس چیز سے پیدا کیا؟

عثمان : اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔

استاد : شاباش عثمان، ابوبکر! اللہ نے جنات کو کس چیز سے پیدا کیا؟

ابوبکر : اللہ نے جنات کو آگ سے پیدا کیا۔

استاد : ابوبکر! تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟

اَبوبکر : مجھے یہ بات قرآن کریم سے معلوم ہوئی۔ کیونکہ سورہ اعراف میں ابلیس نے اللہ سے کہا: ''میں اُن (آدم علیہ السلام) سے بہتر ہوں' تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور انہیں مٹی سے پیدا کیا''

استاد : شاباش ابوبکر......عبداللہ! اللہ نے کتنے آسمان پیدا کیے۔

عبداللہ : اللہ نے سات آسمان پیدا کیے۔

استاد : عبدالرحمان! کتنے دن میں اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا

عبدالرحمان : اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کیا۔

استاد : یہ بات صحیح ہے، اللہ تعالی نے بہت سی آیتوں میں فرمایا کہ اس نے سات آسمان پیدا کیے۔ چنانچہ سورۃ الطلاق میں فرمایا ''اللہ کی ذات وہ ہے کہ جس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا'' اس طرح بہت سی آیتوں میں فرمایا ''وہی ذات ہے جس نے آسمان اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کیا'' اسی اثنا میں گھنٹی بجی اور استاد جماعت سے نکل گئے۔

9.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

9.5.1: جمع مؤنث سالم

اکثر زبانوں میں تعداد کے لحاظ سے اسم کی دو ہی قسمیں ہوتی ہیں، ایک کے لیے واحد یا مفرد، اور دو یا دو سے زیادہ کے لیے جمع۔ لیکن عربی میں جمع تین سے شروع ہوتی ہے، اور دو کے لیے الگ اسم اور فعل استعمال ہوتے ہیں، اس دو کے صیغے کو تثنیہ یا مثنیٰ کہتے ہیں۔

اس طرح عربی میں عدد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔

(1) واحد (2) تثنیہ (3) جمع

واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ:

کسی اسم کو خواہ مذکر ہو یا مؤنث تثنیہ بنانے کے لیے ایک ہی قاعدہ ہے، اگر اسم واحد ہو اور حالتِ رفع میں ہو تو اس کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے الف اور نون مکسورہ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:

مسلمٌ سے مُسْلِمَانِ

مسلمةٌ سے مُسْلِمَتانِ

جب کہ حالتِ نصبی اور جری دونوں میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے ي اور ن کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:

مسلمٌ سے مُسلمَينِ

مُسلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَيْنِ

جمع کے اقسام: جمع کی دو قسمیں ہیں۔

(1) جمع سالم   (2) جمع مکسر

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے اوراس کے اخیر میں واؤنون یا ''ي'' ''ن'' کا اضافہ کردیا جائے۔ جیسے:

عالمُوْنَ . مُسلِمُوْنَ (حالتِ رفعی میں)

عالمِیْنَ . مُسلِمِینَ (حالتِ نصبی وجری میں)

جمع سالم دوقسموں پر مشتمل ہوتا ہے:

(1) جمع مذکر سالم (2) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم اسم کے اخیر میں ''واواورنون'' یا ''یااورنون'' کا اضافہ کرکے بنایا جاتا ہے۔

جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ:

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو مفرد مؤنث کے آگے الف اور ت بڑھانے سے بنائی جاتی ہے۔

جیسے: مُسلِمَةٌ سے مُسلِمَاتٌ

عالِمَةٌ سے عالِمَاتٌ

جمع مؤنث سالم کا اعراب:

پچھلے اکائیوں میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ نصب کی علامت فتحہ ہے یعنی جوکلمہ حالتِ نصب میں ہو اس کو فتحہ آتا ہے۔ جیسے:

اِنَّ العَامِلَ أمینٌ (بے شک مزدور امانت دار ہے)

ضربتُ زیدًا (میں نے زید کو مارا)

جمع مؤنث سالم کے اعراب کے سلسلے میں اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ حالتِ نصبی اور جری میں اس پر ظاہری اعراب جاری نہیں ہوگا، بلکہ اس کے اخیر میں دوزیر یا ایک زیر آئے گا۔ جیسے:

رأیتُ الأبناء والبناتِ (میں نے بیٹے اور بیٹیاں دیکھا)

لعلَّ الفتیاتِ مُجدّاتٌ (شاید کہ لڑکیاں محنتی ہیں)

خَلَقَ اللّٰهُ السماواتِ والأرضَ (اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا)

الخیلُ تجُرُّ العَجَلاتِ (گھوڑے پہیوں کو کھینچ رہے ہیں)

قرأتُ الکتبَ والصحفَ والمجلاتِ (میں نے کتابیں اخبارات اور میگزین پڑھے)

ان تمام مثالوں میں جو خط کشیدہ الفاظ ہیں وہ سب جمع مؤنث سالم ہیں اور حالتِ نصبی میں ہیں لیکن ان پر نصب کی ظاہری علامت فتحہ نہیں ہے۔

9.5.2: اسلوبِ تعجب

یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ جب بے موسم بارش دیکھتا ہے یا کسی کنوئیں کو دیکھتا ہے جو اچانک خشک ہوجائے یا کوئی نئی گاڑی کسی ظاہری سبب کے بغیر رک جائے تو ایسے موقع پر فطری طور پر اسے تعجب ہوتا ہے اور ایسی صورت حال میں وہ جو کلمات ادا کرتا ہے اسے کلمات تعجب کہتے ہیں۔

عربی زبان میں بھی اس طرح کی تعبیرات پائی جاتی ہیں جن کو فعل تعجب کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے۔

فعل تعجب کے دو صیغے ہوتے ہیں:

(1) ما أفْعَلَ (2) أفْعِلْ بِهِ

مثلاً اگر ہمیں یہ کہنا ہو کہ یہ کار کتنی خوبصورت ہے اس معنی کو ہم عربی زبان میں اس طرح ادا کریں گے۔ ما أجْمَلَ هذهِ السّیارةَ

یہ واضح رہے کہ جس چیز کے بارے میں تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ اس طرح کے جملوں میں مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا، مزید مثالیں دی جا رہی ہیں جس سے آپ ان باتوں کو اور وضاحت اور آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

مَا أَجْمَلَ الوَردَةَ النَّاضِرَةَ!	(کھلا ہوا پھول کتنا خوبصورت ہے!)
مَا أسْهَلَ هذا الدرسَ!	(یہ سبق کتنا آسان ہے!)
مَا أوْضح الحقَ!	(حق کتنا ہی واضح ہے!)
مَا أطْوَلَ ليلةَ الشتاءِ!	(سردی کی رات کتنی ہی طویل ہے!)

9.5.3: مُنادیٰ کا اعراب

ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لیے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں، عربی زبان میں انہیں حرف ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں۔ جیسے:

اے لڑکے اس میں 'اے' حرفِ ندا ہے اور 'لڑکے' منادیٰ ہے۔

عربی میں زیادہ تر "یا" حرفِ ندا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

منادیٰ کے اعراب کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1) منادیٰ مفرد لفظ ہو جیسے: زيدٌ . رجُلٌ

اس پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالتِ رفع میں ہی رکھتا ہے لیکن تنوین کو ختم کر دیتا ہے۔ جیسے:

يا رَجُلُ	(اے آدمی)
يا خالِدُ	(اے خالد)

2) دوسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ الف لام کے ساتھ آئے یعنی معرف باللام ہو۔ جیسے:

الرَّجُلُ المرأةُ

ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مذکر کے ساتھ أَيُّهَا اور مؤنث کے ساتھ أَيَّتُهَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يـا أيهـا الرجل . يا أيتها المرأة

3) تیسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ مضاف، مضاف الیہ ہو۔ جیسے:

عبدُ اللهِ . عبدالرحمنِ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔ جیسے:

(1) يا عبدَ الرّحمان	(اے عبدالرحمان)
(2) يا أختَ محمدٍ	(اے محمد کی بہن!)
(3) يا رَبَّ الكَعْبَةِ	(اے کعبہ کے رب)
(4) يا ابنَ أخي	(اے میرے بھتیجے)

9.5.4: كَمْ (کتنا) یہ دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(1) استفہامیہ (2) خبریہ

كَمْ اگر استفہامیہ ہو تو اس کی تمیز مفرد منصوب ہوگی۔ جیسے:

كَمْ سُوْرَةً حَفِظْتَ؟ (تو نے کتنی سورتیں یاد کی؟)

كَمْ كِتابًا قرأتَ؟ (تو نے کتنی کتابیں پڑھی؟)

لیکن اگر كَمْ پر حرف جر داخل ہو جائے تو كَمْ کی تمییز مجرور و منصوب دونوں طریقے سے پڑھی جا سکتی ہے:

جیسے: بكم ريالًا / ريالٍ هٰذا؟ (یہ کتنے ریال کا ہے؟)

في كم يومًا / يومٍ تعلمتَ هذهِ اللغة (تو نے کتنے دنوں میں یہ زبان سیکھی؟)

(نوٹ) كَمْ کی تمییز کو حرفِ جر آنے کی بنا پر مجرور پڑھنے کو علماء نحو نے ضعیف قرار دیا ہے، نصب ہر حالت میں اولیٰ ہے۔

9.5.5: اسم موصول:

اسم موصول وہ اسم مبہم ہے جو اپنے مدلول کی تعیین میں ہمیشہ ایک جملہ کا محتاج ہوتا ہے جو اس کے معنی کی وضاحت کرتا ہے اور یہ بعد میں آنے والا جملہ اس کا صلہ کہلاتا ہے۔

اس کے بعد والے جملہ میں ایک ضمیر ہوگی جو اسم موصول کی طرف لوٹے گی۔

اسم موصول مذکر کے لیے الذي ہے

اسم موصول مؤنث کے لیے التي ہے

واحد مذکر کی مثال:

الوَلَدُ الذی خَرَجَ من مكتب المدير طالبٌ جديدٌ

(جو لڑکا پرنسپل صاحب کے آفس سے نکلا وہ نیا طالب علم ہے)

جمع مذکر کی مثال:

الأولاد الذين خرجوا من مكتب المدير طلابٌ جُدُدٌ

(وہ لڑکے جو پرنسپل صاحب کے آفس سے نکلے وہ نئے طلبا ہیں)

واحد مؤنث کی مثال:

البنت التي خَرَجَتْ من مكتب المدير طالبةٌ جَديدَةٌ

(وہ لڑکی جو پرنسپل کے دفتر سے نکلی وہ ایک نئی طالبہ ہے)

جمع مؤنث کی مثال:

البنات اللاتي خرجْنَ من مكتب المدير طالباتٌ جُدُدٌ

(وہ لڑکیاں جو پرنسپل کے دفتر سے نکلیں وہ نئی طالبات ہیں)

9.5.6: ہمزۂ استفہام کے بعد الف لام آئے تو اس کے ملانے کی صورت:

ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملہ خبریہ کو استفہامیہ بنانے کے لیے اس کے شروع میں ہمزۂ استفہام کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

هذا طالبٌ سے أهذا طالِبٌ

ہمزہ استفہام کے بعد اگر الف لام آ جائے تو اس کو مد کے ساتھ آل پڑھا جائے گا۔ جیسے:

المدرسُ قال لک؟ سے آلمدرسُ قال لک؟ (کیا استاد نے تم سے کہا)

أللّٰهُ أمرک بهٰذا سے آللّٰهُ أمرک بهٰذا (کیا اللہ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے)

اَللّٰهُ خَیْرٌ أَمَّا یُشْرِکُوْن (کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں)

9.5.7: عدد کا استعمال بطور صفت:

پچھلے اکائیوں میں ہم نے پڑھا تھا کہ عدد معدود میں عدد پہلے آتا ہے اور معدود اس کے بعد، اور ہم نے یہ بھی پڑھا تھا کہ تین سے دس تک کی تمییز اپنے عدد کی مخالف ہوگی۔ جیسے:

ثلاثة رجالٍ (تین مرد) ثلاث نسوَةٍ (تین عورتیں)

لیکن عدد بسا اوقات بطور صفت استعمال ہوتا ہے اس صورت میں عدد معدود کے بعد آئیگا۔ جیسے:

الطلابُ الجُدُدُ الخمسَةُ (پانچ نئے طلبہ)

الصِّحاحُ الستةُ (چھ صحیح کتابیں)

الطالباتُ الخمسُ (پانچ طالبات)

الرجال العَشَرةُ (دس مرد)

9.5.8: الفاظ کی تقدیم وتاخیر کے ذریعہ کلام میں تاکید پیدا کرنا:

ہر زبان میں جملہ کے لیے الفاظ کا ایک متعین مقام ہوتا ہے لیکن کبھی ان الفاظ کو اپنے مقام سے ہٹا کر تقدیم اور تاخیر کی شکل میں کسی غرض اور مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

أ إلى الجامعة ذهَبْتَ؟ کیا تم یونیورسٹی گئے تھے؟

اس جملہ میں إلى الجامعة کو کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے فعل سے پہلے لایا گیا ہے۔

ایک اور مثال ملاحظہ کریں:

رأيت حامدًا میں نے حامد کو دیکھا (بغیر تاکید کے)

حامدًا رأيتُ حامد ہی کو میں نے دیکھا (تاکید کے ساتھ)

دوسرے جملے کا استعمال اس وقت کیا جائے گا جب کہ مخاطب اس میں شک کرے یا انکار کرے۔

9.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

9.6.1: آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

(1) کم طالبا وجد المدرس فی الفصل؟

(2) لِمَ ذهب الطلاب الجدد إلى المدير؟

(3) من خَلَقَنا؟

(4) من خلقَ القَمَرَ؟

(5) من خلق الشمسَ؟

(6) من خلق النجومَ؟

(7) مِمّ خلقَ اللّٰهُ الإنسانَ؟

(8) ممّ خلقَ اللّٰهُ الجانَّ؟

(9) كَمْ سَمَاءً خلقَ اللّٰه؟

(10) فی کم یومٍ خلق اللّٰهُ السَماواتِ والأرض؟

9.6.2: آنے والی عبارت کو پڑھیے اور سوالات کے جوابات دیجیے۔

(أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خلَقْتَنِیْ مِنْ نارٍ وَّ خَلَقْتَهُ مِنْ طِیْنٍ)

1.مَن قالَ هٰذا؟ 2.ولِمن؟ 3.مِنْ أيِ سورةٍ هذه الآية؟

9.6.3: درست جملوں کے سامنے (✓) کا اور غلط جملوں کے سامنے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) الطلاب الجدد خمسة عشر.

(2) عبدالرحيم ما فهم معنى ثلاث كلمات.

(3) سأل فيصل المدرس: ما جمع السماء؟

(4) كتب المدرس على السبّورةِ.

9.6.4: درج ذیل کلمات کے معانی کیا ہیں؟

(1) الطين............ (2)عاد............ (3)الجد............

9.6.5: مثال پڑھیے اور مندرجہ ذیل کلمات کو اسی طرز پر لکھ کر مکمل کیجیے۔

عَاصِمَةُ السُّودانِ الخُرْطُوْمُ.

1. .... العراق ....

2. .... المَمْلَكَةِ اَلعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّة ....

3. .... اليَمَن ....

4. .... مِصْرَ ....

9.6.6: مثالیں پڑھیے اور مندرجہ ذیل جملوں میں فعل تعجب کا استعمال کرتے ہوئے انہیں قلمبند کیجیے۔

(1) هذا الرجلُ طويلٌ. ما أطولَ هذا الرَّجُلَ!

(2) هذا البيت كبِيرٌ. ما أكبَرَ هٰذَا البَيْتَ!

(3) هذه السيارةُ جميلةٌ. ما أجْمَلَ هذِهِ السَّيارةَ!

(1) هذا الماء باردٌ ....! (أبْرَدَ)

(2) النجوم جميلة ....! (أَجملَ)

(3) هذا القلم رخيصٌ ....! (أَرْخَصَ)

(4) اللّغةُ العربيةُ سهلةٌ ....! (أَسْهَلَ)

(5) النّجومُ كثيرةٌ ....! (أَكْثَرَ)

(6) اللبنُ حسنٌ ....! (أَحْسَنَ)

(7) هذه السيارة سريعةٌ ....! (أَسْرَعَ)

(8) القمرُ جميلٌ ....! (أَجْمَلَ)

(9) هذا القميصُ وَسخٌ ....! (أَوْسَخَ)

(10) هذا الفصلُ نظيفٌ ....! (أَنْظَفَ)

9.6.7: درج ذیل کلمات کو پڑھیے اوران کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

(1) محمدٌ : يا محمدُ حامدٌ : يا حامدُ أستاذٌ : يا أستاذُ

(2) أختُ حامدٍ : يا أختَ حامدٍ عبدُ اللّٰهِ : يا عَبْدَ اللّٰهِ

يَا علـيّ، يـا عباس، يـا رجـل، يـا بـنـت، يـا شيـخ، يـا مـريـم، يـا عبـدالله، يا بنت خالد، يا سائق السيارة، يا أمّ سعد، يا عبدالرحمان، يا ربّ الكعبة، يا إمام المسجد، يا ابن عباس، (أبو بكر : يا أبا بكر)

9.6.8: مثالوں میں غور کریئے اورآنے والے جملوں میں جمع مؤنث سالم کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کے اخیر کواعراب لگائیے۔

(أ) رأيت سيارةً. رأيت سيارات.

(ب) سألَتِ المديرَةُ الطالبةَ. سألتِ المديرةُ الطالبات.

(ج) قرأتُ المَجَلَّةَ. قرأتُ المَجَلَّاتِ.

(1) خلق اللّٰهُ الشمس والقمر والنجوم والبحار والأرض والسماوات.

(2) سأل الأب الأبناء والبنات. (3) كتبت هذه الكلمات.

(4) رأيت الأطباء والطبيبات. (5) غسل الولد السيارة.

(6) غسل الولد السيارات. (7) أ أخذت الريالات يا بنيَّ؟

(8) سأل بلال زملائـه. (9) سألت زينب زميلاتها.

(10) قرأت الكتب والصحف والمجّلات. (11) رأيت إخوة حامد و أخواته.

(12) قرأنا هذه الصفحات.

9.6.9: مثال کوغور سے پڑھیں اورآنے والے جملوں پر ہمزۂ استفہام کوداخل کریں۔

البحار جمع البحر. أ البحار جمع البحر ← آلبحار جمع البحر؟

(أ+ ال= آلْ)

(1) الآن خرجت ....?

(2) اليومَ رجعَ أبوکَ من دِمَشْقَ ....?

(3) المدرسُ مريضٌ ....?

(4) المديرُ قال هكذا ....?

(5) الطالبُ الجديدُ كسر هذا الكرسيَّ ....?

(6) هذا الطالبُ ضَرَبَک ....?

9.6.10: مثال کوغور سے پڑھیے اوراسی طرز پر درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

مَنْ خَلَقَکَ؟ خَلَقَنِيَ اللّٰهُ

(1) من ضربک؟ ....

(2) من سألَکَ هذا السؤالَ؟ ....

(3) أرآک المدرسُ في المسجِد؟ .... رَأَی/ أنت رأیت.

9.6.11: مثال کو غور سے پڑھیے، پھر خط کشیدہ الفاظ کی جمع بناتے ہوئے آنے والے جملوں کو قلمبند کیجیے۔

(1) المذکر: مَنْ الفتی الذی خرج من الفصل الآن؟

من الفِتْیَةُ الَّذِیْنَ خرجوا من الفصل الآن؟

(1) مَن الرجل الذی دخل بیتکم الآن؟ ....؟

(2) أین الطالب الذی جاء أمس؟ ....؟

(3) ضربتُ الولد الذي ضربني؟ ....؟

(2) المؤنث: الطالبةُ الَّتِي دخلت الفصلَ الآن من الهند.

الطالباتُ اللَّاتي دَخَلْنَ الفصلَ الآن من الهند.

(1) الفتاة التي عند المدیرةِ أخت مریمَ.

(2) الطبیبةُ التي في مُستشفی الولادةِ من إنکلترا

(3) المرأة التی دخلتْ بیتَنَا عمّتي.

9.6.12: درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کریئے۔

رفع، خلق، عاد، الجد، ممّ، بم، لمَ، عمّ

9.7 درج ذیل کلمات کو غور سے پڑھیے:

9.7.1 (ا) معنًی ، معْنَاه، مَعْنَاهَا

9.7.2

(1) مِنْ + مَا = مِمَّ؟	ممّ خَلَقَهُ اللّٰهُ الإنسانَ؟	خَلَقَه من طِیْنٍ.
(2) بِ + مَا = بِمَ	بِمَ قَتَلْتَ الْحَیَّةَ؟	قَتَلْتُهَا بالحَجَر.
(3) لِ + مَا = لِمَ	لِمَ خرجتَ من الفصل؟	خرجتُ لأننی مریضٌ.
(4) عَنْ +ما= عَمَّ	عَمَّ بحثتَ في المدرسةِ؟	بحثتُ عنْ ساعتي.

9.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

9.8.1:

(1) وَجَدَ المدرسُ خمسةَ عَشَرَطَالبًا في الفصلِ.

(2) ذهب الطلابُ الجددُ إلی المدِیر لأنهم ما وجَدوا أسماءَ هُم في القائِمَةِ.

(3) خَلقنَا اللّٰهُ.

(4) خَلقَه اللّٰهُ.

(5) خَلَقَها اللّٰهُ.

(6) خَلَقَها اللّٰهُ.

(7) خَلَقَ اللّٰهُ الإنسانَ مِن طينٍ.

(8) خلق اللّٰهُ الجَانَّ من نَّارٍ.

(9) خلق اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ.

(10) خلق اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ والأرضَ في سِتَّةِ أيامٍ.

9.8.2:

(1) الشيطانُ قال هٰذا

(2) لِلّٰه.

(3) هذه الآيةُ مِنْ سورةِ الأعْرَاف.

9.8.3:

(1) غير صحيح	(✗)
(2) صحيح	(✓)
(3) غير صحيح	(✗)
(4) صحيح	(✓)

9.8.4:

(1) پانی ملی ہوئی مٹی

(2) وہ لوٹا/واپس ہوا

(3) دادا/ نانا

9.8.5:

(1) عَاصِمَةُ العراق بغدادُ.

(2) عاصمةُ المَمْلِكَةِ العَرَبِيَّةِ السَّعُوْدِيَّةِ الرّياضُ.

(3) عاصمةُ اليَمَنِ صنعاءُ.

(4) عاصمةُ مِصْرَ القاهرةُ.

9.8.6:

(1) ما أبردَ هذا الماءَ!

(2) ما أجملَ النجومَ!

(3) ما أرخصَ هذا القلمَ!

(4) ما أسْهلَ اللّغةَ العربيةَ!

(5) ما أكثرَ النُّجُومَ!

(6) ما أحسنَ اللَّبَنَ!

(7) ما أسرعَ هذهِ السَّيارَةَ!

(8) ما أجملَ القَمَرَ!

(9) ما أوْسَخَ هٰذَ القميصَ!

(10) ما أنظفَ هٰذا الفصْلَ!

:9.8.7

(1) يا عَليُ — (2) يا مَرْيمُ — (3) يا عبدَ الرَّحمان

(4) يا عبّاسُ — (5) يا عبدَ اللّٰهِ — (6) يا ربَّ الكعبَةِ

(7) يا رجلُ — (8) يا بنتَ خالد — (9) يا إمامَ المسجِد

(10) يا بنتُ — (11) يا سائق السَّيَّارةِ — (12) يا ابنَ عباسٍ

(13) يا شَيْخُ — (14) يا أمَّ سعدٍ

:9.8.8

(1) السَّماوات — (5)لا يوجد — (9) الزّميلات

(2) البَنَات — (6) السّيارات — (10) المجَلّات

(3) الكلمات — (7) الرِّيالات — (11)الأخوات

(4) الطَّبيبات — (8)لا يوجد — (12) الصَّفحات

:9.8.9

(1) آلآن خرجتَ؟

(2) آليوم رجع أبُوكَ؟

(3) آلمدرس مريضٌ؟

(4) آلمديرُ قَال هكذا؟

(5) آلطالب الجديدُ كسر هذا الكرسيَّ؟

(6) أ هذا الطالب ضَرَبَكَ؟

:9.8.10

(1) ضَرَبَني حامدٌ.

(2) سَألَني أحمدُ هذا السؤالَ.

(3) نعم رآني في المسجدِ

:9.8.11

(1) (مذكر) الَّذِيْ، اللَّذِيْنَ.

(1) مَنِ الرجالُ الذين دخلوا بيتَكم الآن؟

(2) أين الطلابُ الذين جَاؤوْا أمس؟

(3) ضربتُ الأولادَ الذين ضربُوني.

(2) (مؤنث)　　التي، اللاتي

(1) الفياتُ الّلاتي عند المديرةِ أخواتُ مريمَ.

(2) الطبيباتُ اللاتي في مستشفٰى الولادةِ من إنكلترا.

(3) النساءُ اللاتي دخلْنَ بيتنا عَمّاتِي.

:9.8.12

(1) رفع زيدٌ رأسَه.

(2) خلق اللّٰهُ السماوات.

(3) عادَ محمدٌ من دبي.

(4) نَصَحَ الجَدُّ أحفاده.

(5) مِمّ أخذْتَ هٰذِهِ العبارةَ؟

(6) بم كَتَبَ الطلابُ هذا الدرسَ؟

(7) لِمَ فعلتُم هكذا؟

(8) عمّ قلتَ لَه؟

9.9　نمونے کے امتحانی سوالات:

1. جمع سالم کی تعریف کرتے ہوئے اسکے اقسام کو بالتمثیل بیان کیجیے۔

2۔ فعل تعجب کیسے بنتا ہے مثالوں سے واضح کیجیے۔

3. درج ذیل عبارت پر اعراب لگاتے ہوئے اسکا ترجمہ کریں۔

أنا ما فهمتُ فيه ثلاث كلمات قال المدرس ما هي قال عبدالرحمن: قرأنا في الدرس هذه الجملة "عاد جدّي من الخرطوم" فما معنى هذه الكلمات الثلاث؟ قال المدرس (عاد) معناها رجع و (الجد) معناها أبو (الأب أو أبو الأم) و الخرطوم (عاصمة السودان) أفهمت؟ قال عبدالرحمن: الآن فهمت.

4. ان ملکوں کے صدر مقام کے نام لکھیں۔

1) عاصمة العراق ________

2) عاصمة مصر ________

3) عاصمة المملكة العربية السعودية ________

4) عاصمة الهندِ ________

5. آنے والے جملوں کو فعل تعجب استعمال کرتے ہوئے مکمل کریں۔

1) هذا الماء بارد ________ ________

2) هذا الرجل طويل ________ ________

3) هذه السيارة سريعة ________ ________

6. جمع مؤنث سالم کی تعیین کریں اور اس پر حرکت دیں۔

1) قرأتُ المجلّات

2) سألت المديرة الطالبات

3) صمّمَ المهندس بنايات رائعةً

4) وجدتُ الممرّضات في المستشفى

5) فازتِ المتفوقات بدرجات عالية

9.10 خلاصہ:

عربی زبان میں تعداد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: واحد، تثنیہ اور جمع دیگر زبانوں میں ایک سے زائد چیزوں پر جمع کا اطلاق ہوتا ہے، جب کہ عربی زبان میں دو کے لیے مستقل صیغہ استعمال ہوتا ہے جو تثنیہ کہلاتا ہے اور دو سے زائد کے لیے جمع کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔

جمع کی دو قسمیں ہیں: (1) سالم (2) مکسر

الفاظ کو تبدیل کیے بغیر کچھ حروف کا اضافہ کر کے جمع بنایا جائے تو وہ جمع سالم ہوگا۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہی: (1) مذکر سالم (2) مؤنث سالم

تعجب کے اظہار کے لیے کئی طریقے رائج ہیں، ان میں سے ایک مَا أفْعَلَ کا صیغہ ہے، جس چیز کے بارے میں تعجب کا اظہار کرنا ہو تو فعل کو ما أفعَلَ کے وزن پر لائیں گے، اور اس کے بعد وہ اسم ذکر کیا جائے گا جس کے بارے میں تعجب کیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ اس اکائی میں ہم نے اسم موصول اور حرف ندا کو مرکب اضافی کے ساتھ کس طرح استعمال کیا جاتا ہے، اس کو جانا، اور کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لیے کیا طریقۂ کار ہوسکتا ہے اس کے بارے میں بھی مختصراً جانا۔

9.11 فرہنگ:

(1)	قائِمَةٌ	(ج)	قَوَائِمُ	:	فہرست، لسٹ
(2)	مَعْنًى		معان	:	مفہوم، مطلب
(3)	طِينٌ			:	مٹی
(4)	عَلاقَةٌ	(ج)	عَلاقَاتٌ	:	ربط و تعلق
(5)	نَارٌ	(ج)	نِيرَانٌ	:	آگ
(6)	لَحْظَةٌ	(ج)	لَحْظَاتٌ	:	لمحہ
(7)	جَرَسٌ	(ج)	أجْرَاسٌ	:	گھنٹی، بیل
(8)	بَحْرٌ	(ج)	بِحارٌ	:	سمندر
(9)	قَمَرٌ	(ج)	أقْمَارٌ	:	چاند
(10)	شَمْسٌ	(ج)	شموسٌ	:	سورج
(11)	نَجْمٌ	(ج)	نُجُومٌ	:	ستارہ

(12)	فَقَطْ		: صرف
(13)	المُخْتَلَطْ		: ملا ہوا
(14)	رَنَّ		: گھنٹی، بجی
(15)	عِدَّةٌ		: چند، کچھ
(16)	وَجَدَ		: وہ پایا
(17)	أَحْسَنْتَ		: تونے اچھا کیا، بہت خوب
(18)	رَفَعَ		: بلند کیا
(19)	خَلَقَ		: پیدا کیا
(20)	حَضَرَ		: وہ حاضر ہوا
(21)	البِنَايَةُ	(ج) بِنَايَاتٌ	: عمارت
(22)	صَمَّمَ		: خاکہ بنانا

9.12 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية — مصطفیٰ غلایینی
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح — علی جارم، مصطفیٰ اًمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔2 اکائی۔10

اکائی کے اجزا

10.1 مقصد

10.2 تمہید

10.3 اصل متن

10.4 متن کا ترجمہ

10.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

10.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

10.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

10.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

10.9 نمونے کے امتحانی سوالات

10.10 خلاصہ

10.11 فرہنگ

10.12 سفارش کردہ کتابیں

10.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆فعل مضارع کی تعریف جان لیں گے اور فعل ماضی سے مضارع کیسے بنتا ہے۔اس سے واقف ہوجائیں گے۔

☆ مضارع کے عین کلمہ کے حرکات کے بدلنے سے جومختلف صورتیں پیدا ہوتی ہیں اس سے بھی آگاہ ہوجائیں گے۔

☆فعل مضارع کے جو چار مشہور ابواب ہیں اس سے بھی واقفیت حاصل کرلیں گے۔

☆ 21 تا 30 کے عدد کا استعمال اور معدود کی اعرابی حالت بھی تفصیل سے جان لیں گے۔

10.2 تمہید:

اب تک ہم نے فعل ماضی کے بارے میں پڑھا اور مختلف ضمائر کے ساتھ اس کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے اس سے ہم واقف ہوگئے، اب ہم اس اکائی میں فعل مضارع کے بارے میں پڑھیں گے۔عربی زبان میں گزرے ہوئے زمانہ کے لیے فعل ماضی استعمال ہوتا ہے لیکن حال اور مستقبل کے لیے فعل مضارع استعمال ہوتا ہے۔فعل مضارع فعل ماضی سے بنتا ہے اس طور پر کہ اس کے شروع میں علامت مضارع میں سے کسی علامت کو جوڑا جاتا ہے، علامت مضارع یہ ہیں: أ، ت، ي، ن. انہی علامتوں کے ذریعہ ہم فعل ماضی اور فعل مضارع کے درمیان فرق کرسکتے ہیں۔

10.3 اصل متن:

ذَهَبَ زَكَرِيَّا لزِيَارَة حامدٍ بعدَ صَلاةِ الفَجر، ولكنَّهُ ما وَجَدَه في البيت فقال لابنه موسى: أين أبوك؟

موسٰى	:	ذهب إلى السوق
زكريا	:	أ يَذْهَبُ إلى السوق كلَّ يَوْمٍ؟
موسٰى	:	نعم، يذهب دَائِمًا إلى السوق بعد صلاة الفجر.
زكريا	:	متى يَرْجِعُ من السوق؟
موسٰى	:	يَرْجِعُ في السَّاعة السابعةِ، و أَحْيَانًا في الساعة الثامنة.
زكريا	:	ما ذا يَفْعَلُ في البيت؟
موسٰى	:	يَقْرَأُ الصُّحُفَ و يَسْمَعُ الأخبارَ مِنَ الإذاعة.
زكريا	:	متٰى يَذْهَبُ إلى المَصْنَعِ؟
موسٰى	:	يذهب في الساعة التاسعة و النِّصْفِ.
زكريا	:	و متى يَرْجِعُ من هُناك؟
موسٰى	:	يرجع في السَّاعَة الواحدة و النِّصف أوِ الثانية.
زكريا	:	أ يذهب إلى المصنع مرّةً أُخْرٰى بعد الظهر؟
موسٰى	:	لا، لا يَذْهَبُ بعدَ الظهر. يَجْلِسُ هنا في مَكْتَبِهٖ بعد صلاة العصر.
زكريا	:	كم عامِلًا يَعْمَلُ في مصنعكم؟

موسیٰ : مصنعُنا ليس بكبير. يعمل فيه مائةٌ و خمسةٌ و عِشْرُونَ عاملًا و مُهَنْدِسَانِ.

زکریا : الساعة الآنَ التاسعةُ إلا رُبْعًا، و مارجع أبوك.

موسیٰ : لعلّهُ يَرْجِعُ اليومَ مُتَأَخِرًا.

10.4 متن کا ترجمہ:

نماز فجر کے بعد زکریا، حامد سے ملاقات کے لیے گئے لیکن انہیں گھر پر موجود نہیں پایا تو انہوں نے ان کے بیٹے موسیٰ سے کہا: تمہارے والد کہاں ہیں؟

موسیٰ : وہ بازار کو گئے۔

زکریا : کیا وہ ہر دن بازار جاتے ہیں؟

موسیٰ : جی ہاں! وہ ہمیشہ نماز فجر کے بعد بازار جاتے ہیں۔

زکریا : وہ بازار سے کب لوٹتے ہیں؟

موسیٰ : وہ سات بجے اور کبھی آٹھ بجے لوٹتے ہیں۔

زکریا : وہ گھر میں کیا کرتے ہیں؟

موسیٰ : وہ اخبار پڑھتے ہیں اور ریڈیو سے خبریں سنتے ہیں۔

زکریا : وہ کارخانہ کو کب جاتے ہیں؟

موسیٰ : ساڑھے نو بجے جاتے ہیں۔

زکریا : اور وہاں سے کب لوٹتے ہیں؟

موسیٰ : ڈیڑھ یا دو بجے لوٹتے ہیں۔

زکریا : کیا وہ ظہر کے بعد دوبارہ کارخانہ کو جاتے ہیں؟

موسیٰ : نہیں! وہ ظہر کے بعد نہیں جاتے، عصر کی نماز کے بعد یہیں اپنے آفس میں بیٹھتے ہیں۔

زکریا : تمہارے کارخانے میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں؟

موسیٰ : ہمارا کارخانہ بڑا نہیں ہے، اس میں 125 ملازمین اور دو انجینئر کام کرتے ہیں۔

زکریا اب پونے نو ہو رہے ہیں، اور تمہارے والد نہیں لوٹے؟

موسیٰ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آج تاخیر سے لوٹیں گے۔

10.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

10.5.1 فعل مضارع

اکائی نمبر 5 میں ہم فعل ماضی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، اس اکائی میں فعل کی دوسری قسم فعل مضارع کے بارے میں پڑھیں گے۔ جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے فعل کی تین قسمیں ہیں:

(1) ماضی (2) مضارع (3) امر

فعل ماضی میں گزرے ہوئے زمانے میں انجام پانے والے کام کو بتلایا جاتا ہے۔ جیسے: ذَهَبَ خَالِدٌ (خالد گیا) اور اگر حال یا استقبال کے معنی کو ادا کرنا ہو تو فعل مضارع کا استعمال ہوتا ہے۔

فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کے لیے کچھ علامتیں استعمال ہوتی ہیں جو ابتدا میں جوڑی جاتی ہیں اور یہ چار ہیں: ي، ت، أ، ن. ان کے مجموعے کو "أتيــــن" بھی کہتے ہیں۔ فعل ماضی کے بارے میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ وہ عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کا پہلا اور آخری حرف مفتوح ہوتا ہے۔ جب کہ درمیانی کلمہ جو اصطلاح میں عین کلمہ کہلاتا ہے۔ مفتوح مکسور اور مضموم ہو سکتا ہے۔

فعل ماضی میں جو پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے وہ مضارع میں ساکن ہوگا، تیسرا حرف جو ماضی میں مفتوح ہوتا ہے، مضارع میں مضموم ہوگا اور دوسرا حرف (عین کلمہ) مضارع میں بھی تینوں حرکتیں (فتحہ، ضمہ، کسرہ) کے ساتھ آ سکتا ہے۔

ماضی اور مضارع میں ع کلمہ کی حرکت کے اعتبار سے فعل کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں سے چار کا بیان یہاں کیا جا رہا ہے۔

1۔ فَعَلَ، يَفْعُلُ فتحہ ضمہ والا باب:

اس باب میں فعل ماضی کا "ع" کلمہ مفتوح اور فعل مضارع کا "ع" کلمہ مضموم ہوتا ہے۔ جیسے:

نَصَرَ	يَنْصُرُ	قَتَلَ	يَقْتُلُ
اس نے مدد کیا	وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا	اس نے قتل کیا	وہ قتل کرتا ہے یا کرے گا
رَزَقَ	يَرْزُقُ	طَلَبَ	يَطْلُبُ
اس نے رزق دیا	وہ رزق دیتا ہے/ دے گا	اس نے طلب کیا	وہ طلب کرتا ہے/ کرے گا

اس باب کو بابِ نَصَرَ کہا جاتا ہے جس کی علامت (ن) ہے۔

2۔ فَعَلَ يَفْعِلُ. فتحہ کسرہ والا باب:

اس باب میں فعل ماضی کا "ع" کلمہ مفتوح جب کہ فعل مضارع کا "ع" کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

جیسے:

ضَرَبَ	يَضْرِبُ	رَجَعَ	يَرْجِعُ
اس نے مارا	وہ مارتا ہے/ مارے گا	وہ واپس ہوا	وہ واپس ہوتا ہے/ ہوگا
جَلَسَ	يَجْلِسُ	غَسَلَ	يَغْسِلُ
وہ بیٹھا	وہ بیٹھتا ہے/ بیٹھے گا	اس نے دھویا	وہ دھوتا ہے/ دھوئے گا

اس باب کو باب ضرب کہتے ہیں اور اس کی علامت (ض) ہے۔

3۔ فَعَلَ. يَفْعَلُ. فتحہ۔فتحہ والا باب:

اس باب میں فعل ماضی اور مضارع دونوں کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے:

فَتَحَ	يَفْتَحُ	ذَهَبَ	يَذْهَبُ
اس نے کھولا	وہ کھولتا ہے/کھولیگا	وہ گیا	وہ جاتا ہے/جائیگا
قرأ	يَقْرَأُ		
اس نے پڑھا	وہ پڑھتا ہے/ پڑھے گا		

اس باب کو باب فتح کہتے ہیں اور اس کی علامت (ف) ہے۔

4۔ **فَعِلَ. يَفْعَلُ.** کسرہ۔فتحہ والا باب:

اس باب میں فعل ماضی کا ''ع'' کلمہ مکسور جب کہ مضارع کا ''ع'' کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔جیسے:

سَمِعَ	**يَسْمَعُ**	**حَفِظَ**	**يَحْفَظُ**
اس نے سنا	وہ سنتا ہے/سنے گا	اس نے یاد کیا	وہ یاد کرتا ہے/یاد کریگا
شَرِبَ	**يَشْرَبُ**		
اس نے پیا	وہ پیتا ہے/پئے گا		

اس باب کو باب سمع کہا جاتا ہے اور اس کی علامت (س) ہے۔

10.5.2 عدد اکیس (21) تا تیس (30):

گذشتہ اسباق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ عدد اصلی کو عربی زبان میں چار گروپ میں تقسیم کیا گیا ہے۔(1) مفردات (2) مرکبات (3) عقود (4) معطوفات

21 سے لیکر 99 تک کے عدد کے دو اجزا کو واؤ کے ذریعہ جوڑ دیا جاتا ہے اور ان میں کے پہلے حرف پر تنوین آتی ہے۔جیسے:

عدد	مذکر
21	**واحدٌ وَ عِشروَنَ**
22	**اثنانِ وَ عِشروَنَ**
23	**ثلاثةٌ وَ عِشروُنَ**
24	**أربعةٌوَ عِشروُن**
25	**خمسةٌ وَ عِشروُنَ**
26	**ستةٌ وَ عِشروُن**
27	**سبعةٌ وَ عِشروُن**
28	**ثمانيةٌ وَ عِشروُنَ**
29	**تسعةٌ وَ عِشروُن**

نوٹ: مذکر معدود کے ساتھ واحدٌ اور اِثْنانِ مذکر، جب کہ بقیہ اعداد مؤنث استعمال ہوں گے۔جیسا کہ مذکورہ بالا اعداد سے واضح ہے۔علاوہ ازیں ان کا معدود مفرد اور منصوب ہوگا۔

10.5.3 التاسعةُ إلاربعًا (پونے نو):

اردو زبان میں وقت کے تعین کے لیے مختلف الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔جیسے: پونے نو، سوا نو، ساڑھے نو وغیرہ، اگر اسی اصطلاح کو عربی زبان میں استعمال کرنا ہو تو اس کے لیے لفظ إلّا کے ذریعہ وقت کا تعین کیا جاتا ہے۔

عربی زبان میں إلّا کے لفظی معنی سوا، اور مگر کے ہیں، یہ لفظ عدد کے بعد ذکر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد والا اسم منصوب ہوتا ہے۔جیسے:

الساعة التاسعةُ إِلّا رُبعًا   پونے نو۔ لفظی معنی (نو مگر پاؤ باقی ہے)

الساعة الواحدة إلّا خمسَ دقائقَ   ایک بجنے میں پانچ منٹ باقی ہے

الساعة الثانية الّا عشرَ دقائقَ   دو بجنے میں دس منٹ باقی ہے

10.5.4 پہلی اکائی میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ لعلّ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(1) میں امید کرتا ہوں   امید ہے کہ

(2) خوف ہے   اندیشہ ہے میں ڈرتا ہوں

پہلے کو الترجّی اور دوسرے کو الاشفاق کہتے ہیں۔

لعلّه يرجع اليوم متأخرًا میں لعلّ اشفاق کے لیے ہے کیوں کہ اس کا معنی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آج تاخیر سے لوٹیں گے۔

10.5.5 بينَ (درمیان، بیچ) Between

یہ ''ظرف'' ہے جو دو یا دو سے زائد چیزوں کی طرف مضاف ہوئے بغیر اپنے معنی کی وضاحت نہیں کرسکتا۔ اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

جَلَسَ خالدٌ بيْنَ محمدٍ و عليٍّ

نوٹ: بينَ اگر دو ضمیروں کے درمیان آئے تو اسے دہرایا جائے گا۔

جیسے: هذا بيني وبينك   یہ معاملہ میرے اور تمھارے درمیان ہے۔

10.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(أ) 10.6.1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1) لزيارة مَنْ ذَهَبَ زكريا؟

(2) متى ذَهَبَ؟

(3) أين يذهبُ حامدٌ بعد صلاةِ الفجرِ؟

(4) متى يَرْجِعُ من السّوقِ؟

(5) ماذا يَفْعَلُ في البَيْتِ؟

(6) متى يَذْهَبُ إلى المَصْنعِ؟

(7) كم عاملًا يعملُ في مصنعِه؟

(8) كَمْ مهندِسًا يعملُ في مصنعِه؟

(ب) 10.6.2: مندرجہ ذیل جملوں کو درست کیجیے۔

(1) حامدٌ ابنُ موسٰى.

(2) يذهبُ حامدٌ إلى السّوق أحْيَانًا.

(3) يذهب حامدٌ إلى المصنع في السَّاعَةِ الثامنة، و النّصفِ.

(4) يذهبُ حامدٌ إلى المصنَع بعد صلاةِ الظهرِ أيضًا.

(5) يجلسُ في البيت بعد صلاةِ العَصْرِ.

(6) مصنعُ حامدٍ كبيرٌ.

(ج)10.6.3: مثالوں پر غور کریں اور آنے والے افعال کو مضارع میں تبدیل کریں۔

(1)	(2)	(3)	(4)
كَتَبَ يَكْتُبُ	جَلَسَ يَجْلِسُ	ذَهَبَ يَذْهَبُ	سَمِعَ يَسْمَعُ
دَخَلَ............	غَسَلَ............	رَكَعَ............	فَهِمَ............
خَرَجَ............	رَجَعَ............	رَفَعَ............	لَعِبَ............
سَجَدَ............	نَزَلَ............	فَعَلَ............	حَفِظَ............
أَكَلَ............	كَسَرَ............	سَأَلَ............	شَرِبَ............
قَتَلَ............	ضَرَبَ............	فَتَحَ............	رَكِبَ............

(د)10.6.4: درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کریں۔

(1) .... أبي إلى السوق كلَّ صباح.

(2) متى .... أبوک من المصنع؟

(3) .... أحمد القهوةَ و .... يوسف الشايَ.

(4) أخي .... الصُحُفَ و .... الأخْبارَ من الإذاعةِ كلَّ صباحٍ.

(5) .... المدرسُ على السَّبُورَةِ.

(6) .... هشامٌ وجْهَهُ بالصّابُونِ.

(7) .... المديرُ مِنَ المَدْرَسهِ في الساعةِ الثانيةِ.

(ہ)10.6.5: آنے والے جملوں کو پڑھیے، اور اس میں موجود اعداد کو حروف کی شکل میں تحریر کیجیے۔

(1) في الشَّهْر 29 أو 30 يومًا.

(2) في هذه الحافلةِ ٢٥ راكبًا.

(3) جاءَ اليومَ 22 طالبًا جديدا.

(۴) فی هذا الكتاب 21 درسًا.

(5) هذا الملعب طُولُه 28 مِتْرًا و عَرْضُهُ 24 مِترًا.

(6) كَمْ كِيْلُو مِتْرًا المسافةُ بين المدينةِ و المَطارِ؟ الْمَسَافةُ بينَها 23 كيلُو مِتْرًا.

(7) هذا الدفتر طولُه 27 سَنْتِيْمِتْرًا.

(و)10.6.6: درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

دائمًا	أَحْيَانًا	مُتَأَخِّرًا	مَرَّةً أخرٰی

10.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں:

10.7.1: (الف)

الماضي	المضارع
1. ذَهَبَ عليٌ إلى المدرسةِ أمس.	(1) يذهبُ عَلِيٌ إلى المدرسةِ كلَّ يومٍ.
2. قَرَأَ إسماعيلُ القرآن.	(2) يقرأ إسماعيلُ القرآن بعدَ صلاةِ الفجرِ كلّ يومٍ.
3. غَسَلَ الرَّجُلُ سيارتَهُ.	(3) يَغسِلُ الرَّجلُ سيارَتَهُ كلَّ أسبوعٍ.

10.7.2: (ب) (اعداد)

(21) وَاحِدٌ وّعِشْرُوْنَ طَالِبًا

(22) اِثْنَانِ وَّعِشْرُوْنَ طَالبًا

(23) ثَلاثَةٌ وّ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(24) أَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(25) خَمْسَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(26) سِتَّةٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(27) سَبْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(28) ثَمَانِيَةٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(29) تِسْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا

(30) ثَلاثُوْنَ طَالِبًا

10.7.3: (ج) مُبَكِّرًا × مُتَأَخِّرًا

(1) ذهبت إلى المدرسةِ اليوم مُبكّرًا. ورجعتُ إلى البيتِ مُتَأخِّرًا

(2) ذَهَبَتْ لَيْلٰى إلى الجَامِعَةِ مُتَأَخِّرةً.

(3) ذَهَبتِ الطّبِيْبَةُ اليومَ إلى المستشفٰى مُبَكِّرَةً.

10.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

10.8.1(اً)

(1) ذهبَ زكريا لزيارةِ حامدٍ.

(2) ذهبَ بعد صلاةِ الظّهر.

(3) يَذْهَبُ حَامِدٌ إلى السّوقِ بعدَ صلاةِ الفجرِ.

(4) يَرْجِعُ من السّوقِ في السَّاعَةِ السَّابِعَةِ و أَحْيَانًا في الساعةِ الثامنةِ.

(5) يَقْرَأ الصُحُفَ و يَسْمَعُ الأخبارَ مِن الإذاعَةِ.

(6) يَذْهَبُ إلى الْمَصْنعِ في السَّاعَةِ التَّاسِعَةِ والنِّصْف.

(7) يَعْمَلُ مائةٌ وَّ خمسةٌ و عشرون عَامِلًا في مصنعِه.

(8) يَعْمَلُ مُهَنْدِسَانِ في مَصْنعِهِ.

ب) 10.8.2

(1) حامدٌ أبو موسىٰ.

(2) يذهبُ حامدٌ إلى السوقِ دائمًا.

(3) يذهبُ حامدٌ إلى المصنع في السَّاعةِ التاسعةِ و النصفِ.

(4) لا يذهبُ حامدٌ إلى المصنعِ بعد صلاةِ الظهرِ.

(5) يَجْلسُ في مكتبهٖ بَعْدَ صلاةِ الْعَصرِ.

(6) مصنعُ حامدٍ لَيْسَ بكبيرٍ

ج) 10.8.3

(1) دَخَلَ – يَدْخُلُ	(6) غَسَلَ – يَغْسِلُ	(11) رَكَعَ – يَرْكَعُ	(16) فَهِمَ – يَفْهَمُ
(2) خَرَجَ – يَخْرُجُ	(7) رَجَعَ – يَرْجِعُ	(12) رَفَعَ – يَرْفَعُ	(17) لَعِبَ – يَلْعَب
(3) سَجَدَ – يَسْجُدُ	(8) نَزَلَ – يَنْزِلُ	(13) فَعَلَ – يَفْعَلُ	(18) حَفِظَ – يَحْفَظُ
(4) أَكَلَ – يَأْكُلُ	(9) كَسَرَ – يَكْسِرُ	(14) سَأَلَ – يَسْأَلُ	(19) شَرِبَ – يَشْرَبُ
(5) قَتَلَ – يَقْتُلُ	(10) ضَرَبَ – يَضْرِبُ	(15) فَتَحَ – يَفْتَحُ	(20) رَكِبَ – يَرْكَبُ

د) 10.8.4

(1) يذهبُ أبي إلى السُّوقِ كلَّ صباحٍ.

(2) متى يرجِعُ أبوكَ من المصنعِ؟

(3) يَشرَبُ أحمدُ نِ القهوةَ و يَشْرَبُ يوسفُ نِ الشَّايَ.

(4) أخي يَقْرَأُ الصُّحُفَ و يَسْمَعُ الأخبارَ من الإذاعَةِ كلَّ صباحٍ.

(5) يَكْتُبُ المُدرّسُ على السبّورةِ.

(6) يَغْسِلُ هشامٌ وجْهَهُ بالصَّابُونِ.

(7) يَرْجِعُ المديرُ من المدْرسَةِ في السَّاعَةِ الثَّانيةِ.

ه) 10.8.5

(1) في الشهرِ تسعةٌ وّ عِشْرُونَ أو ثَلاثُوْنَ يومًا.

(2) في هذهِ الحافلةِ خَمْسَةٌ وّعِشْرُوْنَ رَاكِبًا.

(3) جَاء اليومَ اثنَانِ وَّ عِشْرُوْنَ طَالبًا جَدِيْدًا.

(4) في هٰذا الكتَابِ وَاحِدٌ و عِشْرُوْنَ دَرْسًا.

(5) هٰذا المَلْعبُ طولُه ثمانيةٌ و عِشْرُوْنَ مِترًا وَ عَرْضُهُ أربعةٌ و عِشْرُوْنَ مترًا.

(6) كم كيلُو مترًا المَسافةُ بين المدينة والمطار؟ المَسافةُ بينهما ثَلٰثَةٌ وَ عِشْرُوْنَ كِيْلو مِترًا.

(7) هذا الدفترُ طولُه سَبْعَةٌ و عِشْرُوْنَ سَنْتِمِتْرًا.

(و)10.8.6

(1) يشرَبُ حامدٌ اللبَنَ دائمًا فِي الصَّباحِ.

(2) أبيْ يَذْهَبُ إلى الْمَكْتَبِ أَحْيانًا.

(3) دَخلتُ في الصَّفِ مُتَأخِّرًا.

(4) سَأَلَ الطَّالِبُ هٰذَا السؤالَ مَرَّةً أُخْرٰى.

10.9 نمونے کے امتحانی سوالات:

1. فعل مضارع بنانے کا طریقہ بتلائیں اور اسکے ابواب کے بارے میں نوٹ لکھیں۔

2. درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

ذهب زكريا لزيارة حامد بعد صلاة الفجر ولكنه ما وجده فى البيت فقال لابنه موسى. أين أبوك. قال: ذهب إلى السوق سأل زكريا ماذا يفعل أبوك في البيت قال له موسى يقرأ الصحف و يُشاهد الأخبار من التلفاز و يذهب إلى المصنع الساعة الثامنة صَباحًا.

3. آنے والی عبارت کو درست کریں۔

1) ذهب حامد إلى السوق أحيانا

2) ذهب حامد إلى المصنع بعد صلاة الظهر أيضا

3) رجع حامد من السوق الساعة التاسعة إلا ربعًا كل يومٍ

4. درج ذیل جملوں میں ماضی کو مضارع میں تبدیل کریں اور اسکا ترجمہ لکھیں۔

1) قرأ اسماعيل الدرس

2) غسلت فاطمة يدها

3) نزلنا من الدور الأول إلى المكتب

4) خرجت خديجة من الفصل وذهبت إلى المديرة.

5. خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پر کریں۔

1) ______ أحمد القهوة و ______ يوسف الشاي

2) ______ هشام وجهه بالصابون

3) ______ المدير من المدرسة في الساعة الثانية

6۔ معدود مذکر کے ساتھ 21 سے 30 تک کے اعداد عربی میں لکھیں۔

7. آنے والے کلمات کے ساتھ جملے بنائیں۔

دائما، أحيانا، مبكرا، متأخرا

8. آنے والے نمبروں کو حروف کی شکل میں لکھیں۔

1) **في الشهر 29 أو 30 يوما**

2) **في هذا الكتاب 21 درسا**

3) **هذا الدفتر طوله 27 سنتمترا**

10.10 خلاصہ:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جان لیا کہ زمانۂ حال اور مستقبل کے لیے فعل مضارع کا استعمال ہوتا ہے۔ فعل مضارع فعل ماضی سے بنتا ہے، اس کی چار علامتیں ہیں: أ، ت، ي، ن ، جن کا مجموعہ (أتين) کہلاتا ہے۔

یہ علامتیں فعل ماضی کے شروع میں لگائی جاتی ہیں۔ چنانچہ فعل مضارع کا پہلا صیغہ یعنی واحد مذکر غائب کو بنانے کے لیے ہم فعل ماضی کی ابتدا میں "ي" کا اضافہ کریں گے جب کہ اس کے بعد والا حرف "ف" کلمہ ساکن ہوگا اور اخیر حرف یعنی "ل" کلمہ مضموم ہوگا۔ جیسے: ذَهَبَ سے يَذْهَبُ

فعل ماضی کی طرح فعل مضارع کا بھی عین کلمہ مضموم، مفتوح، مکسور تینوں حالتوں میں آسکتا ہے، جس کی وجہ سے عربی زبان میں چھ گروپس یعنی ابواب بنائے گئے ہیں۔ جن میں سے چار مشہور ابواب کا اس اکائی میں احاطہ کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اکیس (21) سے تیس (30) تک عدد معدود کے متعلق تفصیلات سے بھی ہم واقف ہوگئے۔

10.11 فرہنگ:

(1)	**دائمًا**	:	ہمیشہ
(2)	**أَحْيَانًا**	:	کبھی کبھی
(3)	**مَرَّةً أخرىٰ**	:	دوبارہ، دوسری مرتبہ
(4)	**مَكْتَبٌ (ج) مَكَاتِبُ**	:	آفس
(5)	**عَامِلٌ (ج) عُمَّالٌ**	:	ملازم، کاریگر
(6)	**طُوْلٌ**	:	لمبائی
(7)	**عَرْضٌ**	:	چوڑائی
(8)	**مَسَافَةٌ (ج) مَسَافَاتٌ**	:	فاصلہ، مسافت
(9)	**كِيْلُوْ مِتَرْ (ج) كِيْلُوْ مِتْرَاتٌ**	:	کیلومیٹر
(10)	**سَنْتِمِتْر (ج) سينتِمِتْرات**	:	سینٹی میٹر
(11)	**مِتْرٌ (ج) أمتارٌ**	:	میٹر
(12)	**عَمِلَ**	:	وہ کام کیا

(13)	فَعَلَ	:	اس نے کیا
(14)	رَكَعَ	:	اس نے رکوع کیا
(15)	رَكِبَ	:	وہ سوار ہوا
(16)	سَجَدَ	:	اس نے سجدہ کیا

10.12 سفارش کردہ کتابیں:

1. **دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. **جامع الدروس العربية** مصطفیٰ غلاییني
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح علی جارم، مصطفیٰ أمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔3   اکائی۔11

اکائی کے اجزا

11.1 مقصد

11.2 تمہید

11.3 اصل متن

11.4 متن کا ترجمہ

11.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

11.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

11.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

11.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

11.9 نمونے کے امتحانی سوالات

11.10 خلاصہ

11.11 فرہنگ

11.12 سفارش کردہ کتابیں

11.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ:

☆فعل مضارع کی اسناد "هُمْ، هِيَ، هُنَّ، أنْتَ، أنا" (ضمائر) کی طرف کس طرح کی جاتی ہے اس کو سیکھیں گے۔

☆ مضارع جو موجودہ اور آیندہ دونوں زمانوں کا معنی دیتا ہے، اس کو مستقبل کے لیے کس طرح مخصوص کیا جاتا ہے، اس سے واقف ہوں گے۔

☆فعل مضارع مثبت کو منفی میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے اس کو جان لیں گے۔

☆ مصدر کی تعریف اور اس کے استعمال سے واقف ہوں گے۔

☆ "أمّا" جو حرف ہے اور کسی چیز کی تفصیل بتانے کے لیے لایا جاتا ہے اس کے بارے میں بھی پڑھیں گے۔

11.2 تمہید:

پچھلے اکائی میں ہم نے فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کا قاعدہ سیکھا، اس اکائی میں ہم فعل مضارع کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف کریں گے۔

جمع مذکر غائب کے لیے علامتِ مضارع "ي" کے علاوہ ہم فعل کے اخیر میں و،ن کا اضافہ کریں گے۔ جیسے:

يَذْهَبُ سے يَذْهَبُوْنَ (وہ سب (مرد) جاتے ہیں/جائیں گے)

يَفْتَحُ سے يَفْتَحُوْنَ (وہ سب (مرد) کھولتے ہیں/کھولیں گے)

يَضْرِبُ سے يَضْرِبُوْنَ (وہ سب (مرد) مارتے ہیں/ماریں گے)

يَنْصُرُ سے يَنْصُرُوْنَ (وہ سب (مرد) مدد کرتے ہیں/کریں گے)

اس کے علاوہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کا صیغہ ایک ہی ہوگا، سیاق وسباق سے اس کے معنی متعین کیے جائیں گے۔ جیسے:

يَذْهَبُ سے تذْهَبُ

جمع مؤنث غائب کے لیے اخیر میں "نون" کا اضافہ کیا جائے گا اور لام کلمہ ساکن ہوگا۔ جیسے:

يَذْهَبُ سے يَذْهَبْنَ (وہ سب (عورتیں) جاتی ہیں/جائیں گی)

يفتح سے يَفْتَحْنَ (وہ سب (عورتیں) کھولتی ہیں/کھولیں گی)

ينصر سے يَنْصُرْنَ (وہ سب (عورتیں) مدد کرتی ہیں/کریں گی)

واحد متکلم کے لیے فعل ماضی کے شروع میں علامتِ مضارع میں سے ہمزہ کا اضافہ کیا جائے گا اور لام کلمہ کو رفع دیا جائیگا۔ جیسے: أذهَبُ، أَنْصُرُ

فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کرنے کے لیے فعل مضارع کے شروع میں "س" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يَذْهب سے سَيَذْهب اور يَفْتَحُ سے سَيَفْتَحُ

فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے فعل کے شروع میں لا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

يفعَلُ سے لا يفعلُ

يكتبُ سے لا يكتبُ

ينصرُ سے لا ينصُرُ

11.3 اصل متن:

(فى الحافلة)

الأول : السلام عليكم.

الثاني : وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته.

الأول : ما اسمک يا أخی؟

الثاني : اسمي عبدُ اللّه وما اسمک؟

الأول : اسمي فيصلٌ. أطالبٌ أنت يا عبد اللّه؟

عبد اللّه : نعم.

فيصل : أين تَدْرُسُ يا أخي؟

عبداللّه : أَدْرُسُ بجامعة الرياض.

فيصل : في أَيِّ كليةٍ تَدْرُسُ؟

عبداللّه : أَدْرُسُ فى كلّية الهَنْدَسَةِ .

فيصل : في أيِّ سَنَةٍ تَدْرُسُ؟

عبداللّه : أَدْرُسُ في السَّنَةِ الثانيةِ .

فيصل : أتَعْرِفُ المُهَنْدِسَ سَلْمَانَ؟

عبداللّه : طَبْعاً. هو أستاذي. هو أَحْسَنُ مدرّسٍ فى الكلّية.

فيصل : من هؤلاء الْفِتيَة الذين معک؟ كَأَنَّهُمْ إِخْوَتُک.

عبداللّه : نعم. هؤلاء إخوتي. لي أربعةُ إِخْوَةٍ وثلاثُ أَخَواتٍ.

فيصل : أين يَدْرُسُ هؤلاء؟

عبداللّه : أمّا إخوتي فكلّهم يَدْرُسُونَ بالجامعة . عِيْسىٰ . وهو أكبر منّي. يَدْرُسُ فى كلّية الطبّ. وإبراهيم يَدْرُسُ فى كلّية التِّجارة. و إسْحٰقُ يَدْرُسُ فى كلّية الآدَاب. و إسماعيل يدرس فى كلّية العُلُوْم. وهؤلاء الثلاثةُ أصغر مني. و أمّا الأخوات فيَدْرُسْنَ فى المَدْرَسَةِ المُتَوَسِّطة. زينبُ تَدْرُسُ فى السنة الأولى وسَلْمى تَدْرُسُ فى السنة الثانية ولَيْلىٰ تَدْرُسُ فى السنة الثالثة.

فيصل : فى أيّ مدرسةٍ تَدْرُسُ أَخَوَاتُک؟

عبداللّه : يَدْرُسْنَ فى مدرسة خالدِ بْنِ الوَلِيْدِ للْبَنَاتِ بمكّةَ.

فيصل : أين تَسْكُنُوْنَ أَنْتُم ؟

عبداللّه : إخْوَتِي يَسْكُنُونَ في مهاجع الجامعة . أما أنا فأَسْكُنُ مَعَ قَرِيبٍ لي.

فيصل : أ متزوّجٌ أنتَ يا عبداللّه؟

عبداللّه : لا. لَسْتُ بمتزوّجٍ.

فيصل : ما عُنْوَانُک؟

عبداللّه : هذه بِطاقَتي فيها عُنْواني.

فیصل : أَشْكُرُك يا أخي. أنا مسرور بِلقائك......أنا سَأَنْزِلُ في المَحَطَّة القادِمةِ.

عبداللّٰه : في أمان اللّه ، وإلى اللّقاء.

السائق : هذا الباب للدُّخُولِ يا أخي. النُّزُولُ مِنْ هُنَاك.

(لفيصل)

11.4 متن کا ترجمہ:

(بس میں)

پہلاشخص : السلام علیکم

دوسراشخص : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پہلاشخص : بھائی! آپ کا نام کیا ہے؟

دوسراشخص : میرا نام عبداللہ ہے۔اور آپ کا نام کیا ہے؟

پہلاشخص : میرا نام فیصل ہے۔عبداللہ کیا تم طالب علم ہو؟

عبداللہ : ہاں۔

فیصل : بھائی تم کہاں پڑھ رہے ہو؟

عبداللہ : میں ریاض یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہوں۔

فیصل : تم کس کالج میں پڑھتے ہو؟

عبداللہ : میں انجینئرنگ کالج میں پڑھ رہا ہوں۔

فیصل : تم کون سے سال میں پڑھ رہے ہو؟

عبداللہ : میں سال دوم میں پڑھ رہا ہوں۔

فیصل : کیا تم انجینئر سلمان کو جانتے ہو؟

عبداللہ : بالکل! وہ میرے استاد ہیں اور کالج کے سب سے بہترین استاد ہیں۔

فیصل : یہ نوجوان کون ہیں جو تمہارے ساتھ ہیں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہارے بھائی ہیں؟

عبداللہ : ہاں! یہ سب میرے بھائی ہیں، میرے چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔

فیصل : یہ لوگ کہاں پڑھ رہے ہیں؟

عبداللہ : میرے سبھی بھائی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔عیسیٰ مجھ سے بڑے ہیں اور میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ہیں۔اور ابراہیم کامرس کالج میں پڑھ رہے ہیں اور اسحاق آرٹس کالج میں پڑھ رہے۔اور اسماعیل سائنس کالج میں اور یہ تینوں عمر میں مجھ سے چھوٹے ہیں۔اور میری بہنیں میڈیل اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔زینب سال اول میں پڑھ رہی ہے، سلمیٰ سکنڈ ائیر (سال دوم) میں اور لیلیٰ سال سوم (تھرڈ ائیر میں)

فیصل : تمہاری بہنیں کس مدرسہ میں پڑھ رہی ہیں؟

عبداللہ : وہ سب مدرسہ خالد بن ولید برائے نسواں مکہ میں زیر تعلیم ہیں۔

فیصل : تم سب کہاں رہتے ہو؟

عبداللہ : میرے سب بھائی یونیورسٹی کے ہاسٹل میں رہتے ہیں اور میں اپنے ایک رشتہ دار کے ساتھ رہتا ہوں۔

فیصل : عبداللہ! کیا تم شادی شدہ ہو؟

عبداللہ : نہیں! میں غیر شادی شدہ ہوں۔(میری شادی نہیں ہوئی)

فیصل : تمہارا پتہ کیا ہے؟

عبداللہ : یہ میرا شناختی کارڈ ہے اس میں میرا پتہ ہے۔

فیصل : بھائی تمہارا شکریہ تم سے مل کر خوشی ہوئی۔میں اگلے اسٹیشن پر اترنے والا ہوں۔

عبداللہ : فی امان اللہ۔اللہ حافظ

ڈرائیور فیصل سے : یہ باب الداخلہ ہے، جناب! آپ وہاں سے اتریں۔

11.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

11.5.1

پچھلے اکائی میں ہم فعل مضارع سے واقف ہوئے تھے اور ھُوَ ضمیر کی طرف فعل مضارع کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے اسے جانا تھا۔اس اکائی میں ہم فعل مضارع کے اسناد مندرجہ ذیل ضمائر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے اسے جانیں گے۔

(1) هُم وہ سب

(2) هي وہ ایک عورت

(3) هُنَّ وہ سب عورتیں

(4) أنتَ وہ ایک مرد

(5) أنا میں

1۔ جیسا کہ ہم جان چکے کہ فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کے لیے اسکے شروع میں ہم علامت مضارع (أ،ت، ي، ن) میں سے کوئی ایک حرف کا اضافہ کرتے ہیں۔چنانچہ ذهَبَ ماضی سے فعل مضارع واحد مذکر کا صیغہ بنانا ہو تو وہ ''يَـذْهَبُ'' ہوجائے گا۔اسی طرح اس صیغہ کو جمع میں تبدیل کرنے کے لیے اس کے اخیر میں ''ون'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔جیسے:يَذْهَبُوْنَ،يَدْرُسُوْنَ

إخوتي يدرسون في الجامعةِ میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں۔

2۔ **تذهب** : وہ جاتی ہے واحد مؤنث غائب

جیسے: **ماذا تفعل آمنةُ الآنَ** آمنہ اب کیا کر رہی ہے؟

تقرأ الآن الكتابَ وہ اب کتاب پڑھ رہی ہے۔

3۔**تذهبْنَ**: وہ سب جاتی ہیں جمع مؤنث غائب

جیسے:**إخوتي يدرسون في الجامعة و أَخَواتِيْ يَدْرُسْنَ فِيْ الْمَدْرَسَةِ**

میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں اور میری بہنیں اسکول میں پڑھتی ہیں۔

4۔**تذهَبُ**: تو جاتا ہے/ وہ جاتی ہے

یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کے لیے اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔سیاق وسباق سے اس کی ضمیر اور فاعل کو متعین کیا جائے گا۔

5۔أَذْهَبُ : میں جاتا ہوں

جیسے: أينَ تذهب؟ أذهبُ إلى الجامعةِ تم کہاں جا رہے ہو؟ میں یونیورسٹی جا رہا ہوں

11.5.2 فعل مضارع پر ''س'' کا داخل ہونا:

ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل مضارع دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حال اور مستقبل جیسے:

يذهَبُ وہ جاتا ہے/ جائے گا

اگر فعل مضارع میں مستقبل کا معنی مخصوص کرنا ہو تو مضارع سے پہلے "س" لگا دیتے ہیں۔ جیسے: سيفتح (وہ کھولے گا)، سيقول (وہ کہے گا)سيذهب (وہ جائے گا)

مثال جملے کی صورت میں

(1) سيذهب صديقي إلى الجامعة غدًا (میرا دوست کل یونیورسٹی جائے گا)

(2) سيفتح الباب (وہ دروازہ کھولے گا)

11.5.3 فعل مضارع کو منفی بنانے کا قاعدہ:

فعل ماضی کو منفی بنانے کے طریقے میں ہم نے جانا کہ فعل ماضی سے پہلے "ما" لانے سے وہ فعل منفی ہو جائے گا۔ جیسے: ما سمع الولَدُ قول الأستاذ (لڑکے نے استاد کی بات نہیں سنی)

مضارع کو منفی بنانے کے لیے اس پر ''لا'' داخل کرتے ہیں۔

جیسے: لا تذهبُ (تو نہیں جاتا ہے)

إن الله لا يظلِم الناس شيئا (بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ہے)

11.5.4 مصدر

مصدر وہ لفظ ہے جو کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے لیکن اس میں زمانہ پایا نہ جائے۔

جیسے: دَخَلَ (وہ داخل ہوا)

يدخُلُ (وہ داخل ہوتا ہے)

دُخُوْلٌ (داخل ہونا)

ان تینوں کلمات میں اول الذکر دو کلمات میں زمانہ پایا جا رہا ہے اور ان میں فاعل بھی موجود ہے جب کہ تیسرے کلمہ میں زمانہ اور فاعل نہیں پایا جا رہا ہے۔ کیوں کہ وہ مصدر ہے۔

عربی زبان میں مصدر کئی وزنوں اور شکلوں میں آتا ہے۔ اس اکائی میں ان میں سے صرف ایک وزن فُعُوْلٌ پر بحث کی گئی ہے۔ اس کی دیگر مثالیں نیچے ملاحظہ کریں۔

(1) خُرُوْجٌ نکلنا خَرَجَ سے

(2) وُصُوْلٌ پہنچنا وَصَلَ سے

(3) جُلُوْسٌ بیٹھنا جَلَسَ سے

(4) سُجُوْدٌ سجدہ کرنا سَجَدَ سے

مصدر چونکہ اسم ہے اس لیے اس پر ال اور تنوین آتی ہے۔

جیسے: الركوع قبل السجود   رکوع سجدہ سے پہلے ہے۔

خرجنا من الفصل قبل دخولِ المدرسِ

11.5.5 **أمّـا** حرفِ تاکید ہے اور یہ عربی زبان میں کثیر الاستعمال حروف میں سے ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب دو یا دو سے زائد چیزوں کے متعلق گفتگو ہو، اس کے معنی ہیں (اب رہا) جیسے:

المسافر الاول قصيرٌ أمّا المسافر الثاني فهو شاب طويل

(پہلا مسافر پستہ قد ہے جبکہ دوسرا مسافر لانبا نوجوان ہے)

بكم هذانِ القلمانِ؟ یہ دو قلم کتنے کے ہیں؟

هذا بريال أما ذاك فبعشرةٍ یہ ایک ریال کا ہے اب رہا وہ تو دس ریال کا ہے

11.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(أ)11.6.1 درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

1) **بأيّ جامعة يدرس عبد اللّه ؟**

2) **في أي كلية يدرس هو ؟**

3) **في أي كلية يدرس عيسٰى ؟**

4) **في أي كلية يدرس إبراهيم ؟**

5) **في أي كلية يدرس إسحٰق ؟**

6) **في أي كلية يدرس إسماعيل ؟**

7) **أين تدرس أخوات عبداللّه ؟**

8) **أين يسكن عبداللّه ؟**

9) **و أين يسكن إخوته ؟**

(ب)11.6.2 آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

1) **لا يعرِف عبداللّه المهندسَ سلمانَ .**

2) **عبداللّه متزوّج .**

3) **يدرس عبداللّه فى السنة الأولى .**

4) **نزل عبداللّه من الحافلة قبل نُزُول فيصل .**

(ج)11.6.3 درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے، یہ سوالات اصل متن پر مبنی نہیں ہیں۔

(1) **أين تدرس أنت ؟**   (2) **أين تسكن ؟**

(3) **أتعرف اللغة الفرنسية ؟**   (4) **من أي إذاعة تسمع الأخبار ؟**

(5) **أتعرف بيت المدرس ؟**

(د)11.6.4 - آنے والی مثالوں پر غور کیجیے، اور پھر خالی جگہوں کو ذهب فعل کو مناسب ضمیروں کی طرف اسناد کرتے ہوئے پر کیجیے:

عبداللّه يَدْرُسُ بجامعة الرياض وإخوته أيضاً يَدْرُسُوْنَ بجامعة الرياض ، و أخواته يَدْرُسْنَ فى المدرسة المتوسطة .

زينب تَدْرُسُ فی السنة الأولی .

(1) أبي..........إلی السوق کل صباح .

(2) الطلاب........... الآن إلی المدیر .

(3) أختي .... إلی المدرسة .

(4) آمنة وفاطمة وعائشة ....الآن إلی المکتبة .

(5) أین ....أنت یا أحمد ؟

(6) أنا.................الآن إلی المسجد .

(ہ)11.6.5 خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پر کیجیے۔

(1) الطلاب ....کرة القدم کل أُسبوع .

(2) المدرّس ....الدرس علی السَبّورة .

(3) أخواتی ....الثِیاب بالصابون .

(4) أنا ....القرآن کل صباح .

(5) أ ....الأخبار من الإذاعة کل یوم یا عبدالله ؟

(6) الطالبات ....إلی المدرسة بحافلة المدرسة .

(7) أ ....الأذان فی غرفتک یا عليّ ؟

(8) الطلاب ....المدرسَ أسئلةً کثیرةً .

(9) النساء ....التُفّاح .

(10) المدیرة ....الآن من مکتبها .

(11) أنا................في کلیة الهندسة .

(12) أختي...................الآن دُرُوْسَها فی الدفتر .

(و)11.6.6 درج ذیل جملوں میں مبتدا کو جمع میں منتقل کیجیے۔

(1) الطالب یدخل الفصل . ...

(2) الرجل یأکل الأَرُزَّ . ...

(3) العامل یَعْمَلُ فی المصنع ثمانيَ ساعاتٍ. ....

(4) التاجر یفتح الدکان في الساعة الثامنة . ...

(5) الطبیب یذهب الآن إلی المستشفی . ...

(6) أختي تبحث عن المِکْنَسة . ...

(7) المدرِّسة تدخل الفصلَ في الساعة السابعة. ....

(8) الطالبة تکتب الدرس . ...

(9) زمیلة أختي تعرف اللغة الفرنسیة . ...

(10) بنت عمّي تدرس في المدرسة الثانویة . ...

(ز) 11.6.7 آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائے۔

(1) أين يدرس أخوک يا عليّ ؟ أين تدرس أختک يا عليّ ؟

(2) يشرب أبي القهوة . ...

(3) يلعب الطفل مع أخته . ...

(4) يذهب الطالب إلى المدرسة . ...

(5) أين يجلس المدرس . ...

(ح) 11.6.8 درج ذیل جملوں کے افعال کو مضارع میں تبدیل کیجیے۔

(1) أنا ذهبت إلى السوق . أنا أذهب إلى السوق .

(2) غسل الولد وجهه بالصابون . ...

(3) الطلاب خرجوا من الفصل . ...

(4) بأيّ جامعة درست يا فيصل؟ ....

(5) الطالبات دخلن الفصل . ...

(6) لعِبت آمنة مع أختها . ...

(7) كتب المدرس الدرس على السَبورة . ...

(8) سأل الطلاب المدرس أسئلة كثيرة . ...

(9) نَزَل الرُكاب من الحافلة . ...

(10) غسلت أمي الثياب . ...

(ط) 11.6.9 نیچے دی گئی دو مثالوں پر غور کیجیے اور بعد والے جملوں کو منفی میں تبدیل کیجیے۔

(أ) كَتَبَ أحمدُ الدرس . مَا كَتَبَ أحمد الدرس .

(ب) يَكْتُبُ أحمد الدرس . لا يَكْتُبُ أحمد الدرس .

(1) أنا أشرب الشاي . ...

(2) لعبنا كرة القدم اليوم . ...

(3) أبي يذهب إلى السوق كلّ يوم . ...

(4) أختي تدرس بالجامعة . ...

(5) أحفظتِ سورةَ النَّبَأ يا مريمُ ؟ ....

(ی) 11.6.10 آنے والی مثالوں پر غور کریں اور پھر سوالوں کے جواب حرف استقبال استعمال کرتے ہوئے دیں۔

(أ) سَيَرْجِعُ المديرُ غداً .

(ب) سَأَذْهَبُ إلى مكة بعدَ أسبوعٍ إن شاء اللّٰهُ .

(ج) أذهب إلى اللعب كلَّ مساء . سَأذهب هذا المساءَ إلى المكتبة .

(1) متى يرجع أبوک من بغداد يا عليّ ؟ سَيَرْجِعُ بعْدَ أسبوع .

(2) أين تذهب هذا المساء ؟ ....

(3) متى تكتب الرِّسالةَ إلى أمك يا يُونس؟ ....

(4) متى تغسِل السيارةَ يا ولد ؟ ....

(5) متى تذهب إلى الحلّاق يا هشام ؟ ....

(6) فى أي مَحطَّةٍ تنزِل يا أَخي ؟ ....

(ک) 11.6.11 نیچے دی گئی ابتدائی دومثالوں کو پڑھیے اور مذکورہ افعال کے مصادر اسی طرز پر لکھیے۔

المَاضِى	المُضَارِعُ	المَصْدَرُ	المَاضِى	المُضَارِعُ	المَصْدَرُ
دَخَلَ	يَدْخُلُ	دُخُوْلٌ	رَكِبَ	يَرْكَبُ	....
خَرَجَ	يَخْرُجُ	خُرُوْجٌ	سَجَدَ	يَسْجُدُ	....
جَلَسَ	يَجْلِسُ	....	رَكَعَ	يَرْكَعُ	....
نَزَلَ	يَنْزِلُ	....	صَعِدَ	يَصْعَدُ	....

(ل) 11.6.12 آنے والے جملوں کو پڑھتے ہوئے ان میں موجود مصادر کو متعین کیجیے۔

(1) لِهٰذه الحافلة بابانِ : هذا للدخول وذاک للخروج .

(2) مَاتَ الرجل بعد رُجُوعِهِ من الحَجِّ .

(3) يدخل الطلاب الفصلَ قَبْلَ دُخُوْلِ المدرسِ بِخَمْسِ دقائِقَ ، ويخرجون بعد خُرُوجِهِ .

(4) قال لنا الطبيبُ : الجُلُوسُ هنا مع المريض مَمْنُوعٌ .

(5) الصُعُودُ على الْجَبَلِ صَعْبٌ والنُّزُوْلُ منه سَهْلٌ .

(6) أُحِبُّ رُكُوبَ الخَيْلِ .

(7) قال حامدُ لابْنِه ياسرٍ : سأذهب إلى السوق بعد رُجُوعِکَ من المدرسة .

(م) 11.6.13 آنے والی مثالوں پر غور کریں اور ''أما'' کا استعمال کرتے ہوئے سوالوں کے جواب دیں۔

(أ) أين تسكنون ؟

إخوتي يسكنون فى مهاجع الجامعة . أمّا أنا فَأَسْكُنُ مع قريبٍ لِيْ .

(ب) أتعرف الإِنكليزيةَ و الفَرَنْسِيّةَ جيّداً يا حامدُ ؟

أمّا الإِنْكليزيّة فأَعْرِفُها جيّداً . وأمّا الفَرَنْسِيَّةُ فدرستها قبل سنَوَاتٍ و لكنّي نَسِيْتُها الآن .

(ج) بكَمْ هذا الكتابُ وهذه المجلةُ ؟

أما الكتاب فهو بعشرة ريالات . وأما المجلةُ فهي بثلاثة ريالات .

(1) أين المستشفى و أين مكتبُ البَرِيْدِ ؟

..............أمام ذاک المسجد و..........قريبٌ من السوق .

(2) فى أي كلية يدرس حامد و عثمان ؟

........................فى كلية التجارة و..........فى كلية الطب .

(3) أين ذهب أبوک و أخوک ؟

........................إلى المستوصف و ....إلى الصيدلية .

11.7 درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

(1) جاء أخي من مكة . جاء أخٌ لي من مكة . (جاء أحدُ إخْوَتي) .

(2) ذهبت لزيارة صديقي . ذهبت لزيارة صديقٍ لي .(=لزيارة أَحَدِ أصدقائي) .

(3) أسكُن مع قريبي . أسكن مَعَ قريبٍ لي .(=مع أحَدِ أَقْرِبَائي) .

11.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(أ)11.8.1

1) يدرس عبدالله في جامعة الرياض.

2) يدرس عيسٰى في كلية الطب.

3) يدرس في كلية المهندسة.

4) يدرس إبراهيم في كلية التجارة.

5) يدرس إسحاق في كلية الآداب.

6) يدرس إسماعيل في كلية العلوم.

7) تدرس أخوات عبدالله في مدرسة خالد بن الوليد للبنات بمكة.

8) يسكن عبدالله مع قريب له.

9) يسكن إخوته في مهاجع الجامعة.

(ب)11.8.2

1) يعرف عبدالله المهندس سلمان.

2) عبدالله عزب.

3) يدرس عبدالله في السنة الثانية.

4) نزل عبدالله من الحافلة بعد نزول فيصل.

(ج)11.8.3

(1) أدرس في جامعة مولانا آزاد الوطنية الأردية. (2) أسكن في مهجع الجامعة

(3) لا، لا أعرف اللغة الفرنسية. (4) أسمع الأخبار من إذاعة "العربية".

(5) نعم أعرف بيت المدرس.

(د)11.8.4

(1) يذهب

(2) يذهبون

(3) تذهب

(4) <u>يذهبن</u>

(5) <u>تذهب</u>

(6) <u>أذهب</u>

11.8.5(ه)

(1) <u>يلعبون</u>

(2) <u>يكتب</u>

(3) <u>يغسلن</u>

(4) <u>أقرأ</u>

(5) <u>تسمع</u>

(6) <u>تذهبن</u>

(7) <u>تسمع</u>

(8) <u>يسألون</u>

(9) <u>يَقْطَعْنَ</u>

(10) <u>تخرج</u>

(11) <u>أدرس</u>

(12) <u>تكتب</u>

11.8.6(و)

(1) الطلاب يدخلون الفصل

(2) الرجال يأكلون الأرز

(3) العمال يعملون في المصنع ثماني ساعات

(4) التجار يفتحون الدكاكين في الساعة الثامنة

(5) الأطباء يذهبون الآن إلى المستشفى

(6) أخواتي يبحثن عن المكنسة

(7) المدرسات يدخلن الفصل في الساعة الثامنة

(8) الطالبات يكتبن الدرس

(9) زميلات أختي يعرفن اللغة الفرنسية

(10) بنات عمي يدرسْنَ في المدرسة الثانوية

11.8.7 (ز)

(1) تشرب أمي القهوة

(2) تلعب البنت مع أختها

(3) تذهب الطالبة إلى المدرسة

(4) أين تجلس المدرسة

ح)11.8.8

(1) يغسل الولد وجهه بالصابون

(2) الطلاب يخرجون من الفصل

(3) بأي جامعة تدرس يا فيصل

(4) الطالبات يدخلن الفصل

(5) تلعب آمنة مع أختها

(6) يكتب المدرس الدرس على السبورة.

(7) يسأل الطلاب المدرسَ أسئلةً كثيرةً

(8) ينزل الركاب من الحافلة

(9) تغسل أمي الثياب.

ط)11.8.9

(1) أنا لا أشرب الشاي

(2) ما لعبنا كرة القدم اليوم

(3) أبي لا يذهب إلى السوق كل يوم

(4) أختي لا تدرس بالجامعة

(5) أما حفظت سورة النبأ يا مريم

ى) 11.8.10

(1) سأذهب هذا المساء إلى خالتي.

(2) سأكتب الرسالة إلى أمي يوم الجمعة.

(3) سأغسل السيارة يوم الأحد.

(4) سأذهب إلى الحلاق يوم العطلة.

(5) سأنزل في المحطة القادمة.

ك)11.8.11

(1) جلوسٌ

(2) نزولٌ

(3) ركوبٌ

(4) سجودٌ

(5) ركوعٌ

(6) صعودٌ

11.8.12(ل)

(1) الدخول، الخروج

(2) رجوع

(3) دخول، خروج

(4) جلوس

(5) صعود، نزول

(6) ركوب

(7) رجوع

11.8.13 (م)

(1) المستشفى أمام ذاک المسجد و أما البريد فهو قريب من السوق.

(2) حامد يدرس في كلية التجارة و أما عثمان فيدرس في كلية الطب.

(3) ذهب أبي إلى المستوصف و أما أ خي فذهب إلى الصدلية.

11.9 نمونے کے امتحانی سوالات:

1. مندرجہ افعال کو "هُمْ"، "هِيَ"، "هنّ"، "أنتَ" اور "أنا" کے ساتھ جوڑیں اور انکا معنی لکھیں۔

1) ينصُرُ 2) يَخرُجُ 3) يَسْمَعُ 4) يَحْفَظُ

2. مندرجہ ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور اس کا ترجمہ کریں۔

1) تدرس أخوات عبدالله في المدرسة الثانوية في مكة.

2) في كلية الطب يدرس عيسى وهو أكبر منّي، و إبراهيم يدرس في كلية التجارة.

3) يسكن عبدالله مع قريب له و إخواته لسكون في

3. حسب ذیل سوالوں کے جوابات عربی میں دیجیے۔

1) أين تدرس

2) متى تذهب إلى الجامعة

3) أ تعرف اللغة الفرنسية؟

4. خالی جگہوں کو ذهب کے فعل مضارع سے پر کریں۔

1) الطلاب ________ الآن إلى المدير

2) أنا ________ الآن إلى المسجد

3) أختي ________ إلى المدرسة

5. مناسب فعل مضارع سے جملہ مکمل کریں۔

1) الطلاب ________ كرة القدم كل أسبوع

2) النساء __________ التفاح

3) أختي __________ الآن دروسها في الدفتر

6. درج ذیل جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کریں۔

1) أختي تبحث عن المكنسة

2) الرجل يأكل الأرز

3) زميلة أختي تعرف اللغة الفرنسية

7. مندرجہ ذیل جملوں میں فعل ماضی کو مضارع میں تبدیل کریں۔

1) الطلاب خرجوا من الفصل

2) الطالبات دخلن الفصل

3) الطّلاب سمعوا الأذان

8. حروف استقبال کا استعمال کرتے ہوئے جواب دیں۔

1) في أي محطة تنزل يا أخي

2) أين تذهب هذا المساء

9. "أما" کا استعمال کرتے ہوئے جواب دیں۔

1) ألكم هذا الكتاب و هذه الجملة

2) أين ذهب أبوك و أخوك

11.10 خلاصہ:

فعل مضارع کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف:

(1) جمع مذکر غائب کے لیے فعل مضارع کے اخیر میں و، ن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يكتُبُ سے يكتبون، يحضُرُ سے يحضرونَ، يجلس سے يجلسون، اسی طرح واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کے لیے ایک ہی صیغہ آتا ہے۔ جیسے: تذهب (تو جاتا ہے) تذهبُ (وہ جاتی ہے)

جمع مؤنث غائب کے لیے فعل کے اخیر میں ن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يَنْصُرْنَ، يَذْهَبْنَ، يَفْتَحْنَ، يجلِسْنَ

واحد متکلم کے لیے فعل کے شروع میں علامت مضارع میں سے ہمزہ کا اضافہ کیا جاتا ہے اور لام کلمہ کو رفع دیا جاتا ہے۔

جیسے: أذهبُ، أنصرُ. أفتَحُ وغیرہ

اس اکائی میں ہم نے یہ بھی جانا کہ فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کرنے کے لے اس کے شروع میں "س" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے: يذهبُ سے سيذهبُ

يفتح سے سيفتح

نیز ہم نے یہ بھی جان لیا کہ فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے فعل کے شروع میں ''لَا'' نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: یفْعَلُ سے لا یفْعَلُ، یکتُبُ سے لا یَکْتُبُ.

11.11 فرہنگ:

1) دَرَسَ (یَدْرُسُ)	پڑھنا
2) نَزَلَ (یَنزِلُ)	اترنا
3) عَرَفَ (یَعْرِفُ)	پہچاننا
4) قَرِیْبُ (ج أَقْرِبَاءُ)	رشتہ دار
5) مَحَطَّةٌ (ج مَحَطَّاتٌ)	اسٹیشن
6) حَلّاق (ج حَلّاقُوْنَ)	حجام
7) أَرُزٌّ	چاول
8) سَکَنَ (یَسْکُنُ)	رہنا
9) بَحَثَ عَنْ(یَبْحَثُ)	تلاش کرنا
10) مَاتَ (یَمُوْتُ)	مرنا
11) عُنْوَانٌ (ج عَنَاوِیْنُ)	عنوان/ پتہ
12) ثَوْبٌ (ج ثِیَابٌ)	کپڑا
13) مُسْتَوْصَفٌ	کلینک
14) صَیْدَلِیَّةٌ	میڈیکل ہال
15) بِطاقَةٌ (ج بِطاقَاتٌ)	کارڈ
16) رِسالَةٌ (ج رَسائِلُ)	خط
17) قَادِمٌ	آنے والا
18) خَیْلٌ(ج خُیُوْلٌ)	گھوڑا
19) شَکَرَ (یَشْکُرُ)	شکرادا کرنا
20) صَعِدَ (یَصْعَدُ)	چڑھنا
21) نَسِیْتُ	میں بھول گیا

11.12 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم

2. **جامع الدروس العربية** مصطفیٰ غلاییني

3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی

4. النحو الواضح علی جارم، مصطفیٰ أمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID /19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔3 اکائی۔12

اکائی کے اجزا

12.1 مقصد

12.2 تمہید

12.3 اصل متن

12.4 متن کا ترجمہ

12.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

12.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

12.9 خلاصہ

12.10 فرہنگ

12.11 سفارش کردہ کتابیں

12.1 مقصد:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا:

☆فعل مضارع کے مختلف صیغوں سے واقفیت حاصل کریں گے۔

☆ مفعول فیہ کی تعریف اوراس کے ضروری احکام واعرابی احوال جان لیں گے۔

☆إنّ اور أنّ کے اماکنِ استعمال سے اچھی طرح واقف ہوجائیں گے۔

12.2 تمہید:

گذشتہ اکائی میں مضارع واحد مذکر حاضر، جمع مذکر غائب اورجمع مؤنث غائب کی مشق کرائی گئی تھی اوراس کے بنیادی وضروری قواعد سے واقف کرایا گیا تھا۔اب ہم اس سبق میں مضارع واحدمؤنث حاضراورجمع مذکروجمع مؤنث حاضر کے بارے میں ضروری باتوں سے آگاہ ہوں گے۔خاص طور سے ہم یہ جان لیں گے کہ مضارع کی اسناد واحدمؤنث حاضرکی طرف کس طرح کی جاتی ہے۔نیز واحد مذکرحاضر سے واحدمؤنث حاضر کے صیغے کیسے بنائے جاتے ہیں،ان کومثالوں کے ذریعہ سمجھیں گے۔اسی طرح ہم مفعول فیہ کی تعریف اوراس سے متعلق اہم قواعد سے واقف ہوں گے۔

12.3 اصل متن:

حامد : ماذا تفعلين يا أُمَّ أحمدَ؟

أم أحمد : أبْحَثُ عَنِ الدواءِ الّذِيْ أخذْتُهُ مِنَ المُسْتَشْفَى أمسِ.

حامد : هو على المكتب في غرفتي ...... كيف حالكِ اليوم، لعلكِ اليوم أحسنُ.

أم أحمد : نعم! أنا اليوم أحسنُ والحمد لله.

حامد : متى تذهبين إلى المستشفى؟

أم أحمد : سأذهب بعد ساعةٍ إن شاء الله.

حامد : مع منْ تذهبين؟

أم أحمد : سأذهب مع أحمد.

حامد : أ تعرفين الطبيبةَ التي ذهبْتِ إليها أمس؟

أم أحمد : نعم! أعرفها، اسمه الدكتورة سعاد، يقولون إنها أحسن طبيبة في المستشفى.

حامد : ماذا تفعلون يا أبنائي؟

الأبناء : نكتب الواجبات.

حامد : أ تفهمون الدروس جيدًا.

الأبناء : نعم! نفهمهاجيداء، والحمد لله.

حامد : أي سورة تحفظون الآن؟

أحمد : أما أنا فأحفظ سورة الملک، و أما هؤلاء فيحفظون سورة القلم.

حامد : وماذا تفعلن أنتن يا بناتي؟

البنات : نحن الآن نلعب.

حامد : أ في وقت العمل تلعبْنَ؟ متى تقرأن الدروس و متى تكتبن الواجباتِ؟

البنات : نحن قرأنا الدروسَ و كتبنا الواجباتِ والحمد لله.

حامد : أَحْسَنْتُنَّ يا بناتي، هكذا تفعلُ التلميذاتُ المجتهداتُ... متى تذهبن لزيارة خالتِكُنّ؟ أ تَعْرِفْنَ أنها مريضة؟

البنات : نعم نعرِفُ ذلک. شفاها اللهُ. سنذهب لزيارتها هذا المساءَ إن شاء الله.

حامد : يا أحمد. أ تعرف متى يرجع الجيْرَانُ منْ مكةَ؟

أحمد : قال لي يوسف! "إننا سنرجع في الأسبوع القادم." أظنّ أنهم سيرجعون يوم السبت إن شاء الله.

12.4 متن کا ترجمہ:

حامد : ام احمد! آپ کیا کر رہی ہو؟

احمد کی ماں : میں دوا تلاش کر رہی ہوں جو میں نے کل دواخانہ سے لی تھی۔

حامد : وہ میرے کمرہ میں میز پر ہے......اب آپ کیسی ہیں؟ امید ہے کہ آج آپ ٹھیک ہوں گی؟

احمد کی ماں : ہاں! آج میں ٹھیک ہوں، الحمدللہ۔

حامد : آپ دواخانہ کب جا رہی ہو؟

احمد کی ماں : اِن شاءاللہ میں ایک گھنٹہ بعد جاؤں گی۔

حامد : آپ کس کے ساتھ جا رہی ہو؟

احمد کی ماں : میں احمد کے ساتھ جا رہی ہوں۔

حامد : کیا آپ اس ڈاکٹر صاحبہ کو جانتی ہیں جس کے پاس آپ گزشتہ روز گئی تھیں؟

احمد کی ماں : ہاں! میں انہیں جانتی ہوں، ان کا نام ڈاکٹر سعاد ہے، لوگ کہتے ہیں کہ وہ دواخانہ کی سب سے بہترین ڈاکٹر ہے۔

حامد : میرے بیٹو! تم کیا کر رہے ہو؟

لڑکے : ہم ہوم ورک کر رہے ہیں۔

حامد : کیا تم اسباق اچھی طرح سمجھ رہے ہو؟

لڑکے : ہاں! ہم انہیں اچھی طرح سمجھ رہے ہیں۔

حامد : اب تم کونسی سورت یاد کر رہے ہو؟

احمد : میں ''سورۂ ملک'' یاد کر رہا ہوں اور اب رہے یہ (سب) تو وہ ''سورۂ قلم'' یاد کر رہے ہیں۔

حامد : لڑکیو! تم سب کیا کر رہی ہو؟

لڑکیاں : ابھی ہم کھیل رہے ہیں۔

حامد	:	کیا تم کام کے وقت کھیل رہی ہو!!؟؟... تم اسباق کب پڑھوگی اور ہوم ورک کب کروگی؟
لڑکیاں	:	الحمدللہ! ہم نے اسباق پڑھ لیا اور ہوم ورک کر لیا۔
حامد	:	لڑکیو! تم لوگوں نے اچھا کیا، محنتی لڑکیاں ایسا ہی کرتی ہیں۔تم اپنی خالہ سے ملنے کے لیے کب جا رہی ہو، کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ بیمار ہے؟
لڑکیاں	:	ہاں! ہم یہ بات جانتے ہیں، اللہ انہیں شفا عطا فرمائے۔آج رات إن شاء اللہ ہم ان سے ملاقات کے لیے جائیں گے۔
حامد	:	احمد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ (ہمارے) پڑوسی مکہ سے کب لوٹ رہے ہیں؟
احمد	:	مجھے یوسف نے کہا: ''ہم اگلے ہفتہ لوٹ رہے ہیں''، میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ ہفتہ کے دن لوٹیں گے۔

12.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

اس سبق میں ہم فعل مضارع کی اسناد واحد مؤنث حاضر کی طرف کریں گے۔ جیسا کہ اس سے قبل ہم پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُ (تو جاتا ہے) صیغہ واحد مذکر حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ واحد مؤنث حاضر کے لیے یہ صیغہ اس وقت بنے گا جب اس کے اخیر میں ''ي'' اور ''ن'' بڑھا دیا جائے۔

جیسے: **أينَ تذهبينَ يا آمنةُ؟** (آمنہ تو کہاں جا رہی ہے؟)

ماذا تَقْرَئِيْنَ يا فاطمةُ؟ (فاطمہ تو کیا پڑھ رہی ہے؟)

أَتَنْصُرِيْنَ الْفُقَرَاءَ؟ (کیا تم محتاجوں کی مدد کرتی ہو؟)

12.5.1: فعل مضارع کی اسناد جمع مؤنث حاضر کی طرف:

ہم پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُوْنَ (تم سب جاتے ہو) یہ صیغہ جمع مذکر حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے، ہم اس سبق میں فعل مضارع کی اسناد جمع مؤنث حاضر کی طرف کریں گے۔ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ **تَفْعَلْنَ** کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

تفتَحْنَ (تم سب کھولتی ہو)

تقرأنَ (تم سب پڑھتی ہو)

تذهَبْنَ (تم سب جاتی ہو)

ماذا تَكْتُبُوْنَ يا إخوانُ؟	(بھائیو! تم کیا لکھ رہے ہو؟)
نَكْتُبُ رَسَائِلَ	(ہم خطوط لکھ رہے ہیں)
ماذا تكتبْنَ يا أخواتُ؟	(بہنو! تم سب کیا لکھ رہی ہو؟)
نكتبُ الواجباتِ	(ہم سب ہوم ورک کر رہے ہیں)
ماذا تطبخنَ يا بناتُ؟	(لڑکیو! تم سب کیا پکا رہی ہو؟)
نطبخُ الإِدَامَ	(ہم سالن بنا رہے ہیں)

12.5.2: مفعول فیہ:

اس سبق میں ایک جملہ استعمال ہوا ہے: ''**أنهم سيرجعون يوم السبت إن شاء الله**'' یعنی میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ ہفتہ کے دن واپس ہوں گے، ان شاء اللہ

اسی طرح ایک جملہ ہے **وقفْتُ امام المرآةِ** ان دونوں مثالوں میں **يومَ** اور **أمامَ** پر زبر ہے کیوں کہ یہ مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جو فعل کی جگہ یا وقت کو بتلاتا ہے اور اس سے پہلے حرف "في" پوشیدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

وصَلَ القطارُ ظهرًا	(ٹرین ظہر کے وقت پہنچی)
شرب المريض الدواء صباحًا	(بیمار نے صبح کے وقت دوا پیا)
حضرتُ يومَ الخميسِ	(میں جمعرات کو آیا)
الامتحانُ بعد أسبوعٍ	(امتحان ایک ہفتہ کے بعد ہے)
أذهبُ إلى المطارِ يومَ الجمعةِ	(میں جمعہ کے دن ایرپورٹ جاؤں گا)

12.5.3: إن اور أنّ کے اماکن استعمال کا اعادہ:

إن اور أنّ کے اماکن استعمال ہم اکائی نمبر 6 میں پڑھ چکے ہیں۔ مگر چوں کہ اس کے فرق کو ملحوظ رکھنا بہت اہم ہے اس وجہ سے دوبارہ اس بات کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیا جا رہا ہے۔

تألَّمتُ مِنْ أنَّ الصديق مريضٌ	(میں دوست کی بیماری سے غمگین ہوا)
ظننتُ أنّه لا يحْضُرُ الصّفَّ	(میں نے سمجھا کہ وہ کلاس روم میں نہیں آئے گا)
قال إني عبدالله :	(انہوں نے کہا: بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں)

يقول العلماء: إن المبالغة في التشدد مَدْعَاةٌ للنُّفُوْرِ

(اہل علم کہتے ہیں کہ زیادہ سختی کرنا نفرتوں کا باعث ہوتا ہے)

12.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

12.6.1: (أ) آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

(1) تبحث أم أحمد عن المفتاح.

(2) ستذهب أم أحمد إلى المستشفى مع زوجها.

(3) أم أحمد لا تعرف الدكتورة سعاد.

(4) أحمد يحفظ سورة القلم و إخوته يحفظون سورة الملك.

(5) جيران حامد ذهبوا إلى الرياض.

12.6.2: (ب) آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے۔

(1) أ تعرف اللغة العربية يا أخي؟

(2) ما ذا تأكل يا محمد؟

(3) أين تجلس في الفصل يا أحمد؟

(4) متى تذهب إلى المستشفى يا أخي؟

(5) ما ذا تقول يا أخي؟

(5) متى ترجع من المدرسة يا علي؟

(7) إلى من تكتب هذه الرسالة يا بشير؟

(8) أي سورة تحفظ الآن يا أخي؟

(9) أ تفهم الدرس جيدا يا حامد؟

(10) متى تغسل هذا القميص يا ياسر؟

12.6.3: (ج) نیچے دی گئی مثال کو پڑھتے ہوئے آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث میں تبدیل کیجیے۔

م: أين تذهبون يا إخوان؟ أين تَذْهَبْنَ يا أخواتُ؟

(1) أين تسكنون يا رجال؟

(2) القهوة تشربون أم الشاي يا إخوان؟

(3) أ تعرفون رقم هاتف الجامعة يا إخوان؟

(4) لم تضحكون يا أولاد؟

(5) أ تقرأون القرآن كل صباح يا إخوان؟

(6) أ تسألون المدرس أسئلة كثيرة يا أولاد؟

(7) أ تسمعون الأخبار من الإذاعة كل يوم؟

(8) مع من تلعبون يا أبنائي؟

(9) لِمَ تجْلِسُوْن هنا يا رجال؟

12.6.4: (د) آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجیے۔

(1) أنا أفهم الدرس جيدا. نَحْنُ نفهم الدرْسَ جيّدًا

(2) أنا لا أذهب إلى السوق كل يوم.

(3) أنا أشكرك يا أستاذ.

(4) أنا أجلس أمام المدرس.

(5) أنا الآن أكتب برْقِيَةً.

12.6.5: (ہ) ہر جملہ کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کر کے جملہ مکمل کیجیے۔

(1) في أي سنة............... يا فتاة	(تدرس/ تدرسين)
(2) أ .... اسم الطبيب الذي يسكن أمام بيتنا يا أحمد؟	(تعرف/تعرفين)
(3) لماذا .... الواجبات بالقلم الأحمر يا بناتي؟	(تكتبون/تكتبن)
(4) أ في وقت العمل .... يا أبنائي؟	(تلعبون/ تلعبن)
(5) متى .... إلى السوق يا أبي؟	(تذهب/تذهبين)
(6) أ .... رقم هاتف الصيدلية يا أمي؟	(تعرف/تعرفين)
(7) أ .... هذه المجلة يا أخوات؟	(تقرأون/تقرأن)
(8) أفي مهاجع الجامعة .... يا أخي؟	(تسْكُنُوْنَ/تسكنُ)

(9) نحن لا .... كرة القدم في الشوارع؟ (ألعب/نلعب)

(10) أين تدرس أنت؟ .... بالجامعة الإسلامية (أدرس/ ندرس)

12.6.6: (و) آنے والی مثالوں کوغور سے پڑھیے۔

(أ) سمعت أنها أَحْسَنُ طَبِيبَةٍ في المستشفى.

(ب) يقولون: إنها أحسن طبيبة في المستشفى.

(ج) إن القرآن كتاب الله.

(پہلے جملے میں قال کے بعد إن استعمال ہوا ہے ،جبکہ دیگر افعال کے بعد أنّ استعمال ہوا ہے)

آنے والے جملوں میں انّ کے ہمزہ کی حرکت کا خیال کرتے ہوئے صحیح استعمال لکھیے۔

(1) أظن انه طالب جديد.

(2) قال المدرس ان الطالب الجديد مجتهد جدا.

(3) سمعت أن المدرس ماجاء اليوم.

(4) ان الله ربي.

(5) قال زميلي ان المدرس ماجاء اليوم.

(6) أشهد ان محمد رسول الله.

(7) قرأت في الصحيحة ان وزير الخارجية سيرجع من لندن غدا.

(8) أظن انک من افغانستان.

(9) قال لي طبيب انک لست بمريض.

(10) أظن ان الطبيبات اللاتي خرجن من المستشفى الآن من الولايات المتحدة.

(11) أتعرفين ان الطالبة الجديدة التي جاء ت قبل ثلاثة أيام تعرف خمس لغات؟

(12) ان الدرس سهل.

(13) يقولون ان الامتحان سَيَكُوْنُ في الأسبوع الأول من شهر رجب.

(14) أَتَظُنُّ انني ضعيف؟

12.7 دنوں کے نام:

يوم السبت (ہفتہ) يوم الجمعة (جمعہ)

يوم الأحد (اتوار)

يوم الاثنين (پیر)

يوم الثلثاء (منگل)

يوم الاربعاء (چہارشنبہ)

يوم الخميس (پنج شنبہ)

12.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(الف)12.8.1:

(1) تبحث أم أحمد عن الدواء.

(2) ستذهب أم أحمد مع أحمد.

(3) أم أحمد تعرف الدكتورة سعاد.

(4) أحمد يحفظ سورة الملك، و إخوته يحفظون سورة القلم.

(5) جيران حامد ذهبوا إلى مكة.

(ب)12.8.2

(1) أ تعرفين اللغة العربية يا أختي.

(2) ما ذا تأكلين يا زينب؟

(3) أين تجلِسِيْنَ في الفصل يا فاطمة؟

(4) متى تذهبين إلى المستشفى يا أمي؟

(5) ماذا تقولين يا أختي.

(6) متى ترجعين من المدرسة يا خديجة؟

(7) إلى من تكتبين هذه الرسالة يا بشرى؟

(8) أي سورة تحفظين الآن يا أختي؟

(9) أ تفهمين الدرس جيدا يا عائشة؟

(10) متى تغسلين هذا القميص يا حبيبة؟

(ج)12.8.3

(1) أين تذهبن يا أخوات؟

(2) أين تسكنّ يا نساء؟

(3) القهوةَ تشربنَ أم الشاي يا أخوات؟

(4) أ تعرفن رقم هاتف الجامعة يا أخوات؟

(5) لم تضحكن يا بنات؟

(6) أ تقرأن القرآن كل صباح يا أخوات؟

(7) أ تسألن المدرس أ سئلة كثيرة يا بنات؟

(8) أ تسمعن الأخبار من الإذاعة كل يوم؟

(9) مع من تلعبن يا بناتي؟

(10) لم تجلسن هنا يا نساء؟

(د)12.8.4

(1) نحن نفهم الدرس جيدًا.

(2) نحن لا نذهب إلى السوق كل يوم.

(3) نحن نشكرک يا أستاذ.

(4) نحن نجلس أمام المدرس.

(5) نحن الآن نكتب بَرْقِيَةً.

12.8.5(ہ)

(1) تدرسين

(2) تعرف

(3) تكتبن

(4) تلعبون

(5) تذهب

(6) تعرفين

(7) تَقْرَأْنَ

(8) تسكنَّ

(9) نلعب

(10) أدرس

12.8.6(و)

(1) أظن أنه طالب جديد.

(2) قال المدرس إن الطالب الجديد مجتهد جدا.

(3) سمعت أن المدرس ماجاء اليوم.

(4) إن الله ربي.

(5) قال زميلي إن المدرس ماجاء اليوم.

(6) أشهد أن محمدا رسول الله.

(7) قرأت في الصحيفة أن وزير الخارجية سيرجع من لندن غدا.

(8) أظن أنک من أفغانستان.

(9) قال لي طبيب إنک لست بمريض.

(10) أظن أن الطبيبات اللاتي خرجْنَ مِنَ المستشفى الآن من الولايات المتحدة.

(11) أ تعرفين أن الطالبة الجديدة التي جاء ت قبل ثلاثة أيام تعرف خمس لغات.

(12) إن الدرس سهل.

(13) يقولون إن الامتحان سيكون في الأسبوع الأول من شهر رجب.

(14) أ تظن أنني ضعيف.

12.9 نمونے کے امتحانی سوالات:

1. مفعول فیہ کی تعریف کیجیے اور مثالیں دیجیے۔

2. درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

أبحث عن الدواء الذي أخذته من المستشفى أمس، ذهبت إلى الدكتورة سعاد، إنها أحسن طبيبة في المستشفى، ماذا تفلعن يا بناتي؟ أفي وقت العمل تلعبن؟ متى تقرأن الدروس و متى تكتبن الواجبات؟

3. آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیں۔

1) متى ترجع من المدرسة يا علي؟
2) أي سورة تحفظ الآن يا أخي؟
3) أين تذهبون يا إخوان؟
4) مع من تلعبون يا أبنائي؟

4. مندرجہ ذیل جملوں میں واحد کی ضمیر کو جمع میں تحویل کریں۔

1) أنا لا أذهب إلى السوق كل يوم
2) أنا أشكرك يا أستاذ
3) أنا أذهب إلى المكتبة

5. صحیح صیغہ استعمال کر کے جملہ مکمل کریں۔

1) أ ________ هذه المجلة يا أخوات؟ (تقرؤون – تقرأن)
2) متى ________ إلى السوق يا أبي؟ (تذهب – تذهبين)
3) متى ________ والده من مكة؟ (يرجع – ترجع)

4. ہفتہ کے دنوں کے نام لکھیں۔

6. درج ذیل خالی جگہوں کو إن اور أنّ سے مکمل کریں۔

1) أ تعرفين ________ الطالبة الجديدة التى جاء ت قبل ثلاثة أيام
2) أ شهد ________ محمدا رسول الله (صلى الله عليه وسلم)
3) قال زميلي ________ المدرس ما جاء اليوم

12.10 خلاصہ:

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ تـذهب واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ بنانے کے لیے فعل کے اخیر میں حرف ''ی'' اور ''ن'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: تذهب سے تذهبنَ، تقرأ سے تقرأْنَ، تنصر سے تنصرْنَ۔ اس اکائی میں ہم نے یہ بھی جانا کہ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بنانے کے لیے اس کے اخیر میں نون کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: تذهبْنَ، تَنْصُرْنَ۔

اس کے علاوہ ہم نے اس اکائی میں مفعول فیہ کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ اور جانا کہ مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جو فعل کی جگہ یا وقت کو بتلاتا ہے، اور وہ اسم حرف جر محذوف ہونے کے وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔

12.11 فرہنگ:

(1)	الواجبات	(و)	الواجبة	: ہوم ورک
(2)	الجيران	(و)	جار	: پڑوسی
(3)	الأسبوع القادم			: آنے والا ہفتہ
(4)	بحث	(ف)		: تلاش کرنا
(5)	هاتف	(ج)	هواتف	: موبائل فون
(6)	برقية			: خط، ای میل
(7)	فتاة	(ج)	فَتيات	: لڑکی
(8)	الشوراع	(و)	شارع	: سڑک
(9)	وزيرالخارجية			: وزیر خارجہ
(10)	رقم	(ج)	أرقام	: نمبر

12.11 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية — مصطفیٰ غلاییني
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح — علی جارم، مصطفیٰ أمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID /19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔3 اکائی۔13

اکائی کے اجزا

13.1 مقصد

13.2 تمہید

13.3 اصل متن

13.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

13.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

13.8 نمونے کے امتحانی سوالات

13.10 فرہنگ

13.11 سفارش کردہ کتابیں

13.1 مقصد:

اس اکائی کے ذریعہ طلبا!

پچھلے اسباق میں مذکور فعل مضارع کے تمام صیغوں کی مشق کریں گے۔

13.2 تمہید:

فعل ماضی کی طرح فعل مضارع کے بھی 14 صیغے ہوتے ہیں جن کے مجموعے کو گردان کہا جاتا ہے۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل مضارع کی چار علامتیں ہوتی ہیں: ا، ت، ي، ن جنکے مجموعہ کو ''اَتین'' کہتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ جس طرح فعل ماضی میں عین کلمہ مفتوح، مضموم اور مکسور ہوسکتا ہے اسی طرح فعل مضارع میں بھی عین کلمہ مفتوح، مضموم اور مکسور ہوسکتا ہے۔

اکائی نمبر 10 میں ہم نے عین کلمہ کی مختلف صورتوں کے حساب سے ثلاثی مجرد کے چار مشہور ابواب ذکر کیے تھے جو حسب ذیل ہیں:

(1) فتحہ، ضمہ والا باب۔ جیسے:

نَصَرَ یَنْصُرُ کَتَبَ یَکْتُبُ

یہ باب نَصَرَ کہلاتا ہے جس کی علامت ''ن'' ہے۔

(2) فتحہ کسرہ والا باب۔ جیسے:

ضَرَبَ یَضْرِبُ

جَلَسَ یَجْلِسُ

اس کو باب ضرب کہتے ہیں جس کی علامت ''ض'' ہے۔

(3) فتحہ فتحہ والا باب۔ جیسے:

فَتَحَ یَفْتَحُ

ذَهَبَ یَذْهَبُ

اس کو باب فتح کہتے ہیں اور اس کی علامت ''ف'' ہے۔

(4) کسرہ اور فتحہ۔ جیسے:

سَمِعَ یَسْمَعُ

شَرِبَ یَشْرَبُ

اس کو باب سَمِعَ کہتے ہیں اس کی علامت ''س'' ہے۔

فعل مضارع میں عین کلمہ کی اس تبدیلی کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں، کیوں کہ ابواب کی شناخت کے لیے یہ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

13.3 گردان کا نقشہ:

		المفرد	الجمع
الغائب	المذکر	حامد يذهب حامد جاتا ہے	حامد و علي و هاشم يذهبون حامد، علی اور ہاشم جاتے ہیں

	المؤنث	آمنة تذهب آمنہ جاتی ہے	آمنة، مريم و زينب يذهبن آمنہ، مریم اور زینب جاتی ہیں
المخاطب	المذكر	أنتِ تذهب تو جاتا ہے	أنتم تذهبون تم جاتے ہو
	المؤنث	أنتِ تذهبين تو جاتی ہے	أنتن تذهبن تم سب جاتی ہو
المتكلم	المذكر المؤنث	أنا أذهب میں جاتا ہوں	نحن نذهب ہم جاتے ہیں

13.4 مشقیں:

(الف) 13.4.1 خالی جگہوں کو ذَهَبَ کے فعل مضارع سے مناسب ضمیر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجیے۔

(1) في أي ساعة .... إلى الجامعة يا عائشة.

(2) الطلاب .... إلى الملعب بعد الدرس.

(3) أنا .... إلى السوق يوم الجمعة فقط.

(4) متى .... لزيارة المدير يا إخوان.

(5) أمي .... إلى المستشفى كل يوم لأنها مريضة.

(6) أ .... إلى المكتبة كل مساء يا بناتي.

(7) لم لا .... إلى المطار معنا يا عباس.

(8) نحن .... إلى الجامعة بسيارة الأجرة.

(9) أبي .... إلى المصنع في الساعة العاشرة.

(10) أخواتي .... إلى المدرسة بالحافلة.

(ب) 13.4.2 آنے والے جملوں کو مناسب فعل مضارع کے ذریعہ پُر کیجیے۔

(1) أ .... اللغة العربية يا سيدي؟

(2) نحن .... كرة القدم كلَّ مساء.

(3) أ في مهاجع الجامعة .... يا إخوان؟

(4) التجّار .... دكاكينهم في الساعة التاسعة.

(5) .... المدرس الدرس على السبورة.

(6) أخوات حمزةَ .... بالجامعة.

(7) أنا .... القرآن كلَّ صباح.

(8) في أي محطة .... يا سيّدي؟

(9) أختي .... ثلاث لغات.

(10) من أي إذاعة .... الأخبار يا فتياتُ؟

(ج) 13.4.3 آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

(1) يا مريم، أتعرف رقم هاتف المديرة؟

(2) يدخلون الطلاب الفصل قبل دخول المدرس.

(3) الطبيبات يخرجون من المستشفى في الساعة الواحدة.

(4) يجلسن الطالبات الجدد في الصف الأخير.

(5) أين تذهبن يا إخوان؟

(6) أختي يدرس في المدرسة الثانوية.

(7) ماذا تكتبون يا بناتي؟

(8) ما ذا تأكلين يا عباس؟

(9) نحن أشرب القهوة كل صباح.

(10) سترجع أبي من الرياض في الأسبوع القادم.

(د) 13.4.4 آنے والے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

يَذْهَبُ	(ي = حرف المضارعة + ذهب + ضمير مستتر)
يَذْهَبُوْنَ	(ي = حرف المضارعة + ذهب + و = فاعل + علامة الرفع)
تَذْهَبُ	(ت = حرف المضارعة + ذهب + ضمير مستتر)
يَذْهَبْنَ	(ي = حرف المضارعة + ذهب + ن = فاعل)
تَذْهَبُ	(ت = حرف المضارعة + ذهب + ضمير مستتر)
تَذْهَبُوْنَ	(ت = حرف المضارعة + ذهب + و = فاعل + ن = علامة الرفع)
تَذْهَبِيْنَ	(ت = حرف المضارعة + ذهب + ي = فاعل + ن = علامة الرفع)
تَذْهَبْنَ	(ت = حرف المضارعة + ذهب + ن = فاعل)
أَذْهَبُ	(ت = حرف المضارعة + ذهب + ضمير مستتر)
نَذْهَبُ	(ن = حرف المضارعة + ذهب + ضمير مستتر)

13.5 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(الف) 13.5.1

(1) تذهبين

(2) يذهبون

(3) أذهب

(4) تذهبون

(5) تذهب

(6) تذهبن

(7) تذهب

(8) نذهب

(9) يذهب

(10) يذهبن

ب) 13.5.2

(1) تَعْرِفُ

(2) نلعب

(3) تسكنون

(4) تفتحون

(5) يكتب

(6) يَدْرُسْنَ

(7) أقرأ

(8) تنزِل

(9) تعرف

(10) تَسْمَعُ

ج) 13.5.3

(1) يا مريم، أ تعرفين هاتف المديرة؟

(2) يدخل الطلاب الفصل قبل دخول المدرس.

(3) الطبيبات يخرجن من المستشفى في الساعة الواحدة.

(4) تجلس الطالبات الجدد في الصف الأخير.

(5) أين تذهبون يا إخوان؟

(6) أختي تدرس في المدرسة الثانوية.

(7) مادا تكتبن يا بناتي؟

(8) ما ذا تأكل يا عباس؟

(9) نحن نشرب القهوة كل صباح.

(10) سيرجع أبي من الرياض في الأسبوع القادم.

13.6 نمونے کے امتحانی سوالات:

1. آنے والی عبارت کا ترجمہ کریں۔

أنتـم تـذهبون اليوم و حامد يذهب غدا و فاطمه لا تذهب اليوم و أنتن تذهبن بعد يومين و أمي تذهب اليوم بعد الظهر و أنا أرجع غدا و نحن نرجع اليوم.

2. مناسب فعل مضارع کے ساتھ خالی جگہ کو پر کریں۔

1) أ ________ اللغة العربية يا سيدي

2) التجار __________ دكانهم في الساعة التاسعة

3) أنا __________ القرآن كل صباح

3. درج ذیل جملوں کو درست کریں۔

1) يا مريم أ تعرف رقم هاتف المديرة؟

2) يجلسن الطالبات الجدد في الصف الأخير

3) نحن أشرب القهوة كل صباح

4. آنے والے افعال کی ضمیر مستتر اور علامت فاعل سے وضاحت کریں۔

1) يذهب

2) تذهب

3) يذهبن

4) يذهبون

5) نذهب

13.7 خلاصہ:

فعل مضارع کے چودہ صیغے ہوتے ہیں، تثنیہ کے صیغوں کو چھوڑ کر وہ صیغے ہیں: یذھب، یذھبون، تذھب، یذھبن، تذھب، تذھبون، تذھبین، تذھبن، أذھب، نذھب۔

13.9 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم

2.	**جامع الدروس العربية**	مصطفیٰ غلابینی
3.	آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4.	النحو الواضح	علی جارم، مصطفیٰ اٗمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/ Title/ Aasan- Arabic- Grammar- (Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔3 اکائی۔14

اکائی کے اجزا

14.1 مقصد

14.2 تمہید

14.3 اصل متن

14.4 متن کا ترجمہ

14.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

14.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

14.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

14.8 نمونے کے امتحانی سوالات

14.9 خلاصہ

14.10 فرہنگ

14.11 سفارش کردہ کتابیں

14.1 مقصد:

اس اکائی میں طلبہ مندرجہ ذیل چیزیں پڑھیں گے:

☆ امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ اور اس کا استعمال۔

☆ مبتدا نکرہ آنے کی ایک صورت۔

14.2 تمہید:

اب تک ہم نے فعل ماضی اور فعل مضارع سے متعلق کچھ قواعد سیکھے ہیں، اس اکائی میں ہم فعل امر کے بارے میں تفصیلات حاصل کریں گے۔

امر کا مطلب حکم دینا ہے، فعل امر اس کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کا حکم دیا جائے یا اسکی خواہش یا گزارش کی جائے۔ جیسے: تم پڑھو، تم لکھو اس میں حکم ایک ایسے شخص کو ہے جو سامنے موجود ہے۔

فعل امر میں جس طرح حاضر کو حکم دیا جاتا ہے اسی طرح غائب اور متکلم کے لیے بھی فعل امر کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: ہمارا یہ کہنا ''اسے پڑھنا چاہیے''، ''مجھ پر لازم ہے کہ میں مظلوم کی مدد کروں''۔

آئندہ صفحات میں ہم عربی زبان میں فعل امر کے بنانے کا قاعدہ پڑھیں گے۔

14.3 اصل متن:

المدرس : مَنْ بِالْبَابِ ؟

الطالب : أنا طالبٌ جديدٌ .

المدرس : أُدْخُلْ ......ما اسْمُک ؟

الطالب : اسمي هُمَايُوْنُ .

المدرس : هُمَايُوْن ؟ كيف تَكْتُبُ هذا الاسمَ ؟ أُكْتُبْهُ على هذه الوَرَقة .

الطلاب : يا أستاذ ، هٰهُنَا عَقْرَبٌ .

المدرس : أَعَقْرِبٌ فى الفصل . أين هى ؟

الطلاب : أُنْظُرْ هُنا يا أستاذ . هى تَحْتَ مكتبِ هِشامٍ .

المدرس : أُقْتُلُوْهَا يا إخوان .

الطلاب : بِمَ نَقْتُلُهَا ؟

المدرس : أُقْتُلْهَا بِحذائِک يا هِشام......أَ مَاتَتْ ؟

هشام : نعم ، مَاتَتْ .

المدرس : اِجْلِسُوْا يا أبنائي ......اِقْرَأ الدرسَ يا عليّ ؟

علي : أَعُوْذُ باللّٰهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيم . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمانِ الرَّحِيْمِ .

﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رِبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ☆ خَلَقَ الاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ......﴾

يا أستاذ ، حفِظْتُ هذه السورةَ .أیَّ سورةٍ أَحفَظُ بعدَهَا ؟

المدرس : اِحفَظ سورةَ التِّينِ......خُذْ دَفْتَرَک هذا واکتُبْ فیه سورةَ العَلَق یا أبا بکرٍ ، إنّک نَعسانُ . اِذهَبْ إلی الحَمَّام وَاغْسِلْ وَجْهَکَ...... اِفْتَحِ النوافِذَ یا عبدَالله فإنَّ الغُرفةَ مُظْلِمَةٌ والجوَّ حارٌ.

14.4 متن کا ترجمہ:

مدرس : دروازہ پر کون ہے؟

طالب علم : میں ایک نیا طالب علم ہوں۔

مدرس : اندر آؤ......تمہارا نام کیا ہے؟

طالب علم : میرا نام ہمایوں ہے۔

مدرس : ہمایوں؟ تم یہ نام کیسے لکھتے ہو؟ اسے اس ورق پر لکھو۔

طلبا : استاد محترم! یہاں بچھو ہے۔

مدرس : کیا کمرۂ جماعت میں بچھو ہے؟ کہاں ہے؟

طلبا : استاد محترم! یہاں دیکھیے، وہ ہشام کی میز کے نیچے ہے۔

مدرس : بچو! اسے مار ڈالو۔

طلبا : ہم اسے کس چیز سے ماریں؟

مدرس : ہشام، اسے اپنے جوتے سے مارو...... کیا وہ مر گیا؟

ہشام : ہاں، مر گیا۔

مدرس : بچو! بیٹھ جاؤ، علی تم سبق پڑھو۔

علی : أَعُوذُ باللّٰهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيم . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمانِ الرَّحِيْمِ .
﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رِبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ☆ خَلَقَ الانْسَانَ مِنْ عَلَقٍ......﴾
استاد محترم میں نے اس سورہ کو یاد کر لیا، اب میں اس کے بعد کونسی سورت یاد کروں؟

مدرس : تم سورۂ تین یاد کرو...... ابوبکر! تم اپنا یہ رجسٹر لو اور اس میں سورۂ علق لکھو۔ تمہیں نیند آ رہی ہے، حمام جاؤ اور چہرہ دھو کر آؤ...... عبداللہ! کھڑکیاں کھولو کیوں کہ کمرہ تاریک ہے اور موسم گرم ہے۔

14.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

14.5.1: فعل امر (IMPERATIVE FORM)

امر وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ فعل امر مضارع معروف سے بنتا ہے۔ فعل امر بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ:

(1) مضارع حاضر سے علامتِ مضارع (ت) کو حذف کر دیں۔

(2) علامتِ مضارع کو ہٹانے کے بعد اس کے بعد والا حرف اگر ساکن ہو تو شروع میں ہمزۂ وصل کا اضافہ کر دیں۔

(3) مضارع کے عین کلمہ کو اگر ضمہ (ـُ) ہو تو ہمزہ کو بھی ضمہ آئے گا اور اگر عین کلمہ پر فتحہ (ـَ) یا کسرہ (ـِ) ہو تو ہمزۂ وصل کو کسرہ دیا جائے گا۔

(4) لام کلمہ کو جزم دیا جائے گا، اس کی مثالیں ملاحظہ کریں:

تَنْصُرُ ← نُصُرُ ← انصُرْ ← اُنْصُرْ

تَضْرِبُ ← ضْرِبَ ← اضْرِبْ ← اضْرِبْ

تَفْتَحُ ← فْتَحُ ← افْتَحُ ← اِفْتَحْ

ان مثالوں میں جو خط کشیدہ الفاظ ہیں وہ فعل کا عین کلمہ ہے اور وہی ہمزہ وصل کی حرکت کو متعین کرتے ہیں۔

یہ واضح رہے کہ امر کے شروع میں جو ہمزہ اضافہ کیا جاتا ہے وہ ہمزہٴ وصل ہے یعنی اگر اس سے پہلے کوئی لفظ نہ آئے تو یہ ہمزہ لکھا بھی جائے گا اور پڑھا بھی جائے گا۔لیکن اگر اس سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو وہ لکھا تو جائے گا پڑھا نہیں جائے گا۔ جیسے:

اقرأ . وَاكْتُبْ پڑھو۔اور لکھو

وَ اعْبُدْ رَبَّكَ اپنے رب کی عبادت کرو

(نوٹ) تـأكُلُ کا امر كُلْ اور تـأخُذُ کا خُذْ آتا ہے۔یہ اس لیے کہ وہ افعال جس کا ''فا'' کلمہ حروف علت ہو، امر میں اس کے ''فا'' کلمہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

امر مخاطب واحد کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزہٴ وصل سے شروع ہو تو التقائے ساکنین سے بچنے کے لیے امر کے آخری حرف کو کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے:

(1) اقرأِ الكتابَ

(2) افْتَحِ البابَ

(3) كُلِ الْخُبْزَ

فعل امر کی اسناد دوسرے ضمائر کی طرف کچھ اس طرح ہوگی:

أُكتبْ يا صمدُ	أكتبوا يا إِخْوَانُ
أكْتبِيْ يا فاطمةُ	أُكْتُبْنَ يَا أَخَوَاتُ

14.5.2: مبتدا نکرہ کی صورت میں:

اس اکائی کے متن میں ایک تعبیر آئی ہے، ''أ عقربٌ في الفصلِ'' (کیا کلاس میں بچھو ہے) (کلاس میں اور بچھو) اس جملے میں عَقْرَبٌ مبتدا ہے اور وہ نکرہ ہے۔

پچھلے اسباق میں ہم نے یہ پڑھا تھا کہ مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اگر کوئی اسم نکرہ ہو اور اس میں کسی بھی درجہ خصوصیت حاصل ہو رہی ہو تو وہ بھی مبتدا بن سکتا ہے۔ ایسے اسم کو نحو کی اصطلاح میں نکرہٴ مبتدا کہتے ہیں۔

نکرہٴ مبتدا کی ایک صورت یہ ہے کہ اسم نکرہ حرف استفہام کے بعد آئے، جیسا کہ اوپر کی مثال میں مذکور ہے، اس کی کچھ اور مثالیں نیچے دی جا رہی ہیں:

(1) أ إلهٌ مع اللّٰهِ کیا اللہ کے ساتھ بھی کوئی معبود ہے!؟

(2) أ أحدٌ زارني کیا کسی نے مجھ سے ملاقات کی!؟

14.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

14.6.1 (أ): آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

(1) ما اسم الطالب الجديد ؟

(2) أين كانت العقرب ؟

(3) من الذی قتلها ؟

(4) بم قتلها ؟

(5) أیّ سورة حفظ عليّ ؟

14.6.2 (ب): آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

(1) قال المدرسُ لِعَلِيٍّ : اُقْتُلِ العَقْرَبَ .

(2) قال المدرسُ لِهشامٍ : اِفْتَحِ النوافذَ .

(3) قال المدرسُ لِهُمايونَ : اِذْهَبْ إلى الحمّام و اغسِلْ يَدَيْکَ .

(4) قال المدرسُ لعلّيٍّ : اِحْفَظْ سورةَ النَّبَأِ .

14.6.3 (ج): درج ذیل مثالوں پر غور کرتے ہوئے انکے بعد آنے والے جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

(أ)

أنتَ تكْتُبُ تَكْتُبُ كُتُبْ اُكْتُبْ

(ُ = ُ)

أنتَ تدْخُل تَدْخُلُ دْخُلْ أُدْخُلْ

(1) اُخْرُجْ من الفصل يا بَشِير . (2) اُكْتُبْ دَرْسَکَ يا عليّ .

(3) اُسْجُدْ للّٰه . (4) اُنْظُرْ الى ذاکَ الجبَل .

(5) اُقْتُلْ هذه الحيّةَ يا عَمّی . (6) اُدْخُلْ يا حامد .

(7) اُشْكُرْ ربَّک . (8) اُسْكُتْ يا ولد .

(9) اُكْنُسْ هذه الغرفةَ .

(ب)

أنتَ تَجْلِسُ تَجْلِسُ جْلِسْ اِجْلِسْ

(ِ = ِ)

أنتَ تَغْسِلُ تَغْسِل غْسِلْ اِغْسِلْ

(1) اِجْلِسْ هنا يا بلال . (2) اِغْسِلْ وَجْهَک بالصَّابون .

(3) اِرْجِعْ بعدَ ساعةٍ . (4) اِنْزِلْ من السيارة يا أخي .

(5) قال اللّٰهُ تَعَالىٰ لِمُوسٰى عَلَيْهِ السلامُ : ﴿اِضْرِبْ بِعَصَاکَ الحَجَرَ .﴾

(ج)

أنتَ تَذْهَبُ تَذْهَب ذْهَبْ اِذْهَبْ

(َ = َ)

أنت تَفْتَحُ　　تَفْتَحُ　　فْتَحُ　　اِفْتَحْ

(1) اِفْتَحْ كتابَک یا إبراهیم .　　(2) اِحْفَظْ دَرسَک .

(3) اِقْرَأْ هذا الدَّرسَ .　　(4) اِذْهَبْ إلی المسجد .

(5) اِرْکَبْ درّاجَتَک .　　(6) اِلْعَبْ مع أختِک یا إسماعیل .

(7) اِشْرَبْ ماءً بارداً .

(8) أین مکتبُ البرید یا أخي ؟.أنا لا أَدْرِيْ .اِسْأَلْ ذاک الرجلَ .أنا رجلٌ غریبٌ .

(9) اِرْفَعْ رَأْسَک .　　(10) اِرْفَعْ صوتَک .

(11) قال اللّٰہُ تَعالٰی فی القرآن : ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ .

(12) قال اللّٰہُ تَعالٰی لِمُوسٰی عَلَیْہِ السلامُ : ﴿اِذْهَبْ إِلَی فِرْعَوْنَ﴾ .

وقال : ﴿اِذْهَبْ أَنْتَ وأَخُوْکَ﴾ .

أنتَ تَأْکُلُ　　کُلْ

أنتَ تَأْخُذُخُذْ

14.6.4 (د): آنے والے افعال سے فعل امر بنایئے۔

الأَمْرُ	المضارع	الماضی	الأمْرُ	المضارع	الماضی
......	يَسْمَعُ	سَمِعَ	......	يَقْتُلُ	قَتَلَ
......	يَرْفَعُ	رَفَعَ	......	يَذْهَبُ	ذَهَبَ
......	يَدْرُسُ	دَرَسَ	......	يَجْلِسُ	جَلَسَ
......	يَعْلَمُ	عَلِمَ	......	يَفْهَمُ	فَهِمَ
......	يَشْرَبُ	شَرِبَ	......	يَحْفَظُ	حَفِظَ
......	يَحْلِقُ	حَلَقَ	......	يَسْجُدُ	سَجَدَ
......	يَكْسِرُ	كَسَرَ	......	يَرْكَعُ	رَكَعَ
......	يَغْسِلُ	غَسَلَ	......	يَشْكُرُ	شَكَرَ
......	يَفْتَحُ	فَتَحَ	......	يَطْبُخُ	طَبَخَ
......	يَضْرِبُ	ضَرَبَ	......	يَقْطَعُ	قَطَعَ
......	يَكْتُبُ	كَتَبَ	......	يَجْمَعُ	جَمَعَ
......	يَسْأَلُ	سَأَلَ	......	يَعْبُدُ	عَبَدَ
......	يَمْنَعُ	مَنَعَ	......	يَنْزِلُ	نَزَلَ

عَرَفَ	يَعْرِفُ	......	ضَحِكَ يَضْحَکُ		
أَكَلَ	يَأْكُلُ	......	رَكِبَ	يَرْكَبُ	......
فَعَلَ	يَفْعَلُ	......	أَخَذَ	يَأْخُذُ	......

14.6.5 (ہ) آنے والی مثالوں پر غور کیجیے اور ہمزۂ وصل اور حرفِ ساکن (جس کے بعد "ال" ہو) کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے آنے والی مثالیں پڑھیے اور اپنی کتابوں میں اس کا ترجمہ کیجیے۔

مثالیں: اُكتبِ الدّرْسَ. اِقرأِ القُرْآنَ. اِشرَبِ القهوة. اِلْعَبِ الآنِ.

اُكتبِ: يا حامدُ اكْتُبْ. اِجْلِسْ: اُدْخُلْ وَ اجْلِسْ.

اِفهَمْ: قال لي أبي افْهَمْ

(1) كل واشرب .

(2) اقرأ الدرس و افهمه .

(3) اقرأ و اكتب .

(4) اخرج والعب .

(5) اذهب الآن و ارجع بعد ثُلُث ساعة .

(6) افتح المِذْيَاعَ واسمع الأخبار .

(7) خذ هذه الحقيبة وافتحها .

(8) اذهب إلى المدير واسأله .

(9) خذ الكُوب و اغسله .

(10) قال اللّٰه تعالى ليحيى عليه السلام : ﴿يا يَحيىٰ خُذِ الكِتَابَ بِقُوَّةٍ﴾ .

(11) وقال تعالى لِآدَمَ عليه السلام : ﴿يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُکَ الجَنَّةَ﴾

14.6.6 (و) نیچے دی گئی مثالوں کو پڑھیے اور آنے والے جملوں میں ہمزہ کے قواعد کی رعایت کرتے ہوئے اسے اپنی کتاب میں لکھیں اور ترجمہ کریں۔

يا حامدُ اذْهَبْ	يا اخوانُ اذْهَبُوا
يا آمنةُ اذْهَبِيْ	يا أخواتُ اذْهَبْنَ

(1) يا أيها الطلاب ادخلوا الفصلَ و اكتبوا الدرس .

(2) اخرجي يا بنت والعبي مَعَ أُختک .

(3) كلوا و اشربوا .

(4) اشربن القهوة يا أَخَواتي .

(5) تَعَالِيْ يا آمنة و افتحيْ النوافذ .

(6) اغسلوا وجوهكم و أَيْدِيَكُمْ .

(7) اعبدن اللّٰه و اسجدن له .

(8) العبوا بعد الدرس .

(9) خذي كتابک يا سُعاد .

(10) قال اللّٰه تعالی فی سورة البقرة : ﴿يا أيُّها النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ......﴾ .

(11) وقال فی سورة الحجّ : ﴿ياأيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ارْكَعُوْا وَ اَسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوْا الْخَيْرَ......﴾ .

14.6.7 (ز): خالی جگہوں کو مناسب فعل امر کے ذریعہ پُر کیجیے۔

(1) ....القرآن يا مريم .

(2) يا أولاد ....الخبز و...........القهوة .

(3) ....من الفصل يا موسی .

(4)...........وجوهَكنّ و أيْدِيَكنّ بالصابون .

(5) ....رَأْسَکَ بالمُوْسٰی .

(6) ....هذه العقرب يا أبي .

(7) قال خالد لزميله زكريا : ما معنی هذه الكلمةِ ؟ قال زكريا : أنا لا أَدْرِيْ . ...المدرّسَ .

(8) ....اللحمَ بذاک السِّكِّين الحَادِّ يا خديجة .

(9) ....اسمک علی دفترک يا عبدالرحمٰن .

(10) قالت المدرّسة للطالبات...........الآن إلی المكتبة و......الصُحُفِ و المَجَلّات ، ثم .... إلـی الفصل بعد نصف ساعة .

(11) يا عَمَّار ، منديلُک وَسِخٌ جدًا، ف...........ه .

14.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

14.7.1(أ)

1) اسم الطالب الجديد همايون.
2) كانت العقرب تحت مكتب هشام.
3) قتلها هشام.
4) قتلها بحذائه.
5) حفظ علي سورة العلق.

14.6.2(ب)

1) قال المدرس لهشام : ا قتل العقرب

2) قال المدرس لعبد الله : افتح نوافذ

3) قال المدرس لأبي بكر : اذهب إلى الحمام

4) قال المدرس لعلي : احفظ سورة النباء

(ج)14.7.3

(أ)

1) بشیر! کمرۂ جماعت سے نکلو۔

2) علی! اپنا سبق لکھو۔

3) اللہ کے لیے سجدہ کرو۔

4) اس پہاڑ کو دیکھو۔

5) اے چچا! اس سانپ کو مارو۔

6) حامد! داخل ہو۔

7) اپنے رب کا شکر کرو۔

8) بچے! خاموش رہو۔

9) اس کمرے میں جھاڑو دو۔

(ب)

1) اے بلال! یہاں بیٹھو

2) اپنے چہرے کو صابن سے دھوو۔

3) ایک گھنٹے کے بعد لوٹو۔

4) اے بھائی! گاڑی سے اترو

5) اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے فرمایا: "اپنے عصا سے پتھر کو مارو."

(ج)

1) اے ابراہیم! اپنی کتاب کھولو۔

2) اپنا سبق یاد کرو

3) یہ سبق پڑھو

4) مسجد جاؤ

5) اپنی سائیکل پر سوار ہو

6) اے اسماعیل! اپنی بہن کے ساتھ کھیلو۔

7) ٹھنڈا پانی پیو۔

8) اے بھائی! ڈاکخانہ کہاں ہے؟ میں نہیں جانتا ہوں، اس شخص سے پوچھو، میں اجنبی آدمی ہوں۔

9) اپنا سر اٹھاؤ۔

10) اپنی آواز بلند کرو۔

11) اللہ تعالی قرآن میں فرماتا ہے: ''اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔

12) اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے فرمایا: ''فرعون کے پاس جاؤ''، اور فرمایا: ''تم اور تمہارے بھائی جاؤ''

(د)14.7.4

اُقْتُل	كُلْ	افتَحْ
اذهَبْ	افْعلْ	اضْربْ
اجلِس	اسمَعْ	اكتُبْ
افهَم	ارفعْ	سَلْ
احفَظ	ادرس	امْنَعْ
اسجُد	اعلَمْ	اضْحَكْ
اركَع	اشْرَبْ	ارْكَبْ
اشكُر	احْلِقْ	خُذْ
اطبخْ	اكسِرْ	
اقطَعْ	اغْسِلْ	
اجمَع		
اُعبُدْ		
انزِل		
اِعْرِفْ		

(ز)14.7.5

1) احفظي القرآن يا مريم.

2) يا أولاد كلوا الخبزة و اشربوا القهوة.

3) اخرج الفصل يا موسى.

4) اغسلن وجوهكن و أيد يكن بالصابون.

5) احلق رأسک بالموسى.

6) اقتل هذه العقرب يا أبي.

7) قال خالد لزميله زكريا: ما معنى هذه الكلمه؟ قال زكريا: أنا لا أدرى. سَلِ الْمُدَرِّسَ.

8) اقطعي اللحم بذاک السکین الحاد یا خدیجة.

9) اکتب اسمک علی دفترک یا عبدالرحمان.

10) قالت المدرسة لطالبات: اذهبن الآن إلی المکتبة و اقرأن الصحف والمجلات ثم ارجعن إلی الفصل بعد نصف ساعة.

11) یاعمّار مندیلک وسخ جدًا فاغسله.

14.8 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ فعل امر بنانے کا قاعدہ لکھیں اور مثالیں دیں۔

2۔اس عبارت کا ترجمہ کریں۔

احفظ سورة التین، خذ دفترک هذا و اکتب فیه سورة العلق یا أبابکر، إنک نعسان، اذهب إلی الحمام و اغسل وجهک، افتح النوافذ فإن الغرفة مظلمة والجو حار.

3۔آنے والی عبارت کو درست کریں۔

1) قال المدرس لهشام أفتح النوافذ

2) قال المدرس لعلی احفظ سورة النبأ

3) قال المدرس علی اقتل العقرب

۴۔ ان افعال کا مضارع اور امر بنائیں۔

قتل، فهم، سجد، أکل، فَعَلَ

5۔ آنے والے جملوں کو مناسب فعل امر سے مکمل کریں۔

1) __________ القرآن یا مریم

2) __________ من الفصل یا موسی

3) __________ اسمک علی دفترک یا عبدالرحمن

6۔درج ذیل جملوں کا ترجمہ کریں۔

1) احْرِصْ علی طاعةِ وَالِدِک.

2) افْتَحْ نوافذ الحجرة.

3) اُشْکُرِ الله في السرّاء والضرّاء.

4) اغْسِلُوْا الْمَلابِسَ.

5) أقیموا الصلاةَ وآتُوْا الزَّکَاةَ.

14.9 خلاصہ:

اس اکائی میں ہم نے فعل کی ایک اہم قسمِ امر سے واقفیت حاصل کی، ہم نے جان لیا کہ فعل امر فعل مضارع حاضر سے بنایا جاتا ہے۔اس طور پر

کہ فعل مضارع مخاطب سے علامتِ مضارع کو حذف کر دیا جائے اور اس کے بعد والا کلمہ ساکن ہو تو ہمزۂ وصل بڑھا دیا جائے اور فعل کے آخری حرف یعنی لام کلمہ کو ساکن کر دیا جائے۔

اگر فعل کے عین کلمہ پر ضمہ ہو تو ہمزہ کو بھی ضمہ کے ساتھ پڑھیں گے، اور اگر عین کلمہ پر فتحہ یا کسرہ ہو تو ہمزہ کسرہ کے ساتھ پڑھا جائے گا، اس قاعدہ سے وہ افعال مستثنیٰ ہیں جن کی ابتدا یعنی ''فا'' کلمہ حرف علت ہو، اس صورت میں حرف علت کو حذف کر دیا جاتا ہے، اسی طرح ہم نے پڑھا کہ مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے لیکن وہ اسم نکرہ جس میں کسی درجہ کی خصوصیت حاصل ہو جاتی ہو تو وہ بھی مبتدا بن سکتا ہے۔

14.10 فرہنگ:

عَقْرَبُ	(ج)	عَقَارِبُ	بچھو
نَعْسَانُ	(مؤنث)	نَعْسَى	اونگھ
يَدٌ	(ج)	أَيْدٍ / الأَيْدِيْ	ہاتھ
مِذْيَاعٌ			ریڈیو
مُوْسىً			اُسترا
نَظَرَ (يَنْظُرُ)			دیکھنا
طَبَخَ (يَطْبُخُ)			پکانا
عَبَدَ (يَعْبُدُ)			عبادت کرنا
مَنَعَ (يَمْنَعُ)			روکنا
حِذَاءٌ	(ج)	أَحْذِيَةٌ	جوتا
كُوْبٌ	(ج)	أَكْوَابٌ	پیالی
زَوْجٌ		للمذكر والمؤنث	شوہر/ بیوی
جَوٌّ			فضا
مُظْلِمٌ			تاریک
سَكَتَ (يَسْكُتُ)			خاموش ہونا
قَطَعَ (يَقْطَعُ)			کاٹنا
عَلِمَ (يَعْلَمُ)			جاننا
عَاذَ (يَعُوْذُ)			پناہ مانگنا
جَنَّةٌ	(ج)	جَنَّاتٌ	جنت
صَوْتٌ	(ج)	أَصْوَاتٌ	آواز
غَرِيْبٌ	(ج)	(غُرَبَاءُ	اجنبی
كَنَسَ (يَكْنُسُ)			جھاڑو دینا

جَمَعَ (یَجْمَعُ)	جمع کرنا
حَلَقَ (یَحْلِقُ)	حلق کرنا

14.11 سفارش کردہ کتابیں:

1. **دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. **جامع الدروس العربية** مصطفیٰ غلایینی
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح علی جارم، مصطفیٰ اُمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/ Title/ Aasan- Arabic- Grammar- (Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔3 اکائی۔15

اکائی کے اجزا

15.1 مقصد
15.2 تمہید
15.3 اصل متن
15.4 متن کا ترجمہ
15.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان
15.6 اصل متن پر مبنی مشقیں
15.7 بیان کردہ قواعد کا مثالوں کے ذریعہ خلاصہ
15.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
15.9 نمونے کے امتحانی سوالات
15.10 خلاصہ
15.11 فرہنگ
15.12 سفارش کردہ کتابیں

15.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ فعل نہی کی تعریف، اس کے بنانے کا قاعدہ اور اس کے استعمال سے واقف ہوں گے، اور مثالوں کے ذریعہ اسکی عملی مشق بھی کریں گے۔

☆ کسی کام کے قریب میں واقع ہونے کو بتانے کے لیے جو افعال استعمال ہوتے ہیں ان کو مثالوں کے ذریعہ سمجھ لیں گے۔

نیز ''ما'' اور ''لا'' کے باہمی فرق کو سمجھ لیں گے اور حرف ''إنّما'' کے ذریعہ معنی میں پیدا ہونے والے حصر سے واقف ہوں گے۔

15.2 تمہید:

اس اکائی میں فعل نہی کا ذکر کیا جا رہا ہے، نہی کے معنی کسی کام سے روکنے یا منع کرنے کے ہیں۔ مضارع کے اخیر کو جزم دیکر اس سے پہلے ''لا'' حرفِ نفی کا اضافہ کرنے سے فعل نہی بنتا ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے بھی فعل سے پہلے ''لا'' کا اضافہ کیا جاتا ہے، لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ لائے نہی معنوی و اعرابی دونوں طرح کی تبدیلی کرتا ہے، جب کہ لائے نفی صرف فعل کو مثبت سے منفی میں تبدیل کرتا ہے۔

عربی زبان میں کسی واقعہ کے قرب وقوع کو بتانے کے لیے جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں انہیں افعال مقاربہ کہا جاتا ہے۔ افعال مقاربہ یہ ہیں: كادَ، أَوْشَكَ، كَرَبَ

15.3 اصل متن:

المدرس : أين تذهب يا أبا بكر؟

أبوبكر : أذهب إلى المدير.

المدرس : لا تَخْرُجْ من الفصل الآن. اِذْهَبْ إليه بعد الدرس.

هَمايُون : يا أستاذ أنا طالب جديد، أين أجْلِسُ؟ أَ أَجلس هُنا أما مَكَ؟

المدرس : لَا، لا تَجْلِسْ هنا، هذا مَقْعَدُ هِشامٍ وهو غائبٌ اليومَ. اجْلِسْ هُنَاكَ خَلْفَ حامدٍ.

بشير : أَ آخذُ هذه الدفاترَ يا أستاذ.

المدرس : لَا، لا تأْخُذْهَا...... (ينظُرُ في دفترٍ) يا عبدَ الرحيم، لا تَكْتُبْ الأَجْوِبَةَ بالقَلَم الأحمر. المدرس هو الذي يكتب بالقلم الأحمر.

فيصل : اُنْظُرْ إلى هذه المَجَلَّة يا أستاذ. ما أجْمَلَهَا!

المدرس : لا تَقْرَأْ المَجَلَّات في الفصل يا فيصل.

فيصل : ما أَقْرَأُ هذه المجلّةَ الآن. إنَّما أَنْظُرُ إلى الصُوَر التي فيها.

حمزه : أَ أَفْتَحُ البابَ يا أستاذ؟ يكَادُ الجَرَسُ يَرِنُّ.

المدرس : لا، لا تفْتَحِ البَابَ الآن.

15.4 متن کا ترجمہ:

مدرس : ابو بکر تم کہاں جا رہے ہو؟

ابوبکر	:	میں ناظم صاحب کے پاس جارہا ہوں۔
استادمحترم	:	اس وقت جماعت سے مت نکلو، ان کے پاس سبق کے بعد جاؤ۔
ہمایوں	:	استادمحترم! میں نیا طالب علم ہوں، میں کہاں بیٹھوں؟ کیا میں یہاں آپ کے سامنے بیٹھوں؟
استادمحترم	:	نہیں، یہاں مت بیٹھو، یہ ہشام کی جگہ ہے اور وہ آج حاضر نہیں ہے، وہاں حامد کے پیچھے بیٹھ جاؤ۔
بشیر	:	استادمحترم، کیا میں یہ رجسٹر لے لوں؟
استادمحترم	:	نہیں، انہیں مت لو (وہ رجسٹر میں دیکھتے ہیں) عبدالرحیم! جوابات لال قلم سے مت لکھو۔ لال قلم سے استاد لکھتے ہیں۔
فیصل	:	استادمحترم! اس رسالہ کو دیکھیے' کیا ہی بہترین ہے۔
استادمحترم	:	فیصل! کمرۂ جماعت میں رسالے مت پڑھو۔
فیصل	:	میں اس رسالہ کو ابھی نہیں پڑھ رہا ہوں، میں تو صرف اس کی تصاویر دیکھ رہا ہوں۔
ہمزہ	:	استادمحترم! کیا میں دروازہ کھول دوں؟ گھنٹی بجنے ہی والی ہے۔
استادمحترم	:	نہیں، دروازہ مت کھولو۔

15.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان:

15.5.1

پچھلے اکائی میں ہم نے کسی کام کے حکم دینے کے طریقے کو جانا تھا، یہاں ہم کسی کام سے روکنے یا منع کرنے کا حکم کس طرح دیا جاتا ہے وہ جانیں گے، اس فعل کو اصطلاحی طور پر فعل نہی کہتے ہیں۔

فعل امر کی طرح فعل نہی بھی مضارع سے بنتا ہے۔

عربی میں فعل نہی کا مفہوم ادا کرنے کے لیے فعل مضارع سے قبل لائے نہی (لا) کا اضافہ کر کے مضارع کے آخری حرف کو مجزوم کر دیتے ہیں۔ جیسے:

تَجْلِسُ (تو بیٹھتا ہے) سے **لا تَجْلِسْ** (تو مت بیٹھ)

تَذْهَبُ (تو جاتا ہے) سے **لا تَذْهَبْ** (تو مت جا)

ہمیں یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی ضروری ہے کہ مضارع کو منفی بنانے کے لیے بھی اس سے پہلے ''لا'' کا اضافہ کیا جاتا ہے لیکن وہ ''لا''، فعل میں صرف معنوی تبدیلی لاتا ہے، جب کہ اعراب میں کچھ بھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جیسے:

لَا تَفْهَمُ الفرنسيةَ (تو فرانسیسی زبان نہیں سمجھتا ہے)

اس مثال میں ''لا'' نفی کا ہے، اسی وجہ سے فعل کے اخیر حرف پر ضمہ ہے۔ ایک اور مثال سے اب اس کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں:

لاتَكْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے) **لاتَكْتُبْ** (تو مت لکھ)

فعل نہی کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ کریں:

لا تفْتَحِ الْبَابَ (دروازہ مت کھول)

لا تَكْذِبْ (جھوٹ مت بول)

لا تجْعَلْ يَدَکَ مَغْلُوْلَةً إلیٰ عُنُقِکَ

اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا مت رکھو۔

لا تکْتُبْ بالقلم الأحمر (تو سرخ قلم سے مت لکھ)

لا تَلْعَبْ في البيتِ (تو گھر میں مت کھیل)

فعل نہی کا استعمال دیگر ضمائر کے ساتھ کچھ اس طرح ہوگا:

(1) **لا تذهبْ يا حامد** **لا تذهبُوْا يا إخوانُ**

(2) **لا تذهَبِيْ يا فاطمةُ** **لا تذْهبْنَ ياأخواتُ**

15.5.2 افعال مقاربہ

کسی کام کے واقع ہونے میں قربت بتانے کے لیے جو افعال استعمال کیے جاتے ہیں ان کو افعال مقاربہ کہا جاتا ہے، مثال کے طور پر اگر ہم کہیں

الماءُ يَغْلِيْ (پانی ابل رہا ہے)

اس کو سن کر سننے والے کو یہ سمجھ میں آئے گا کہ پانی اب ابل رہا ہے۔ لیکن اگر ہم یہ کہنا چاہیں قریب ہے کہ پانی ابل جائے یا پانی ابلنے کے قریب ہے تو ہم جملے کے شروع میں "کادَ" لگائیں گے جو افعال مقاربہ میں سے ہے۔ چنانچہ ہم کہیں گے **کادَ الماءُ يغلي** (پانی ابلنے والا ہے)

اسی طرح نیچے دی گئی مثالوں کو دیکھیں۔

کادَ الرَّجُلُ يَضْحکُ (قریب تھا کہ آدمی ہنس دیتا)

کادَ الوَلدُ يَبْکِيْ (قریب تھا کہ لڑکا رو دیتا)

کاد ماضی ہے اور اس کا مضارع یَکادُ آتا ہے۔

یکاد کی مثالیں ملاحظہ کریں:

يکاد الجَرَسُ يَرِن (گھنٹی بجنے والی ہے)

يکاد المرکبُ يغرِقُ (کشتی ڈوبنے ہی والی ہے)

يکاد البرق يخطف أبصارهم (قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اچک لے)

(نوٹ) کادَ کے بعد اسم آتا ہے پھر فعل مضارع آتا ہے۔

یعنی کادَ + اسم مرفوع + فعل مضارع

اسم کی جگہ ضمیر بھی آسکتی ہے۔

15.5.3 مَا اور لا کا فرق:

ہم یہ بتا چکے ہیں کہ فعل ماضی کو منفی بنانے کے لیے "ما" نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور مضارع کو منفی بنانے کے لیے حرفِ نفی "لا" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ مضارع کی نفی کے لیے بھی ما نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے، لیکن اس صورت میں مضارع صرف حال کا معنی دیتا ہے، ما اور لا کے فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیا جائے۔ جیسے:

لا أشرَبُ الشايَ (میں چائے نہیں پیتا ہوں)

(یہ مستقل عادت کو بتاتا ہے)

مَا أشرَبُ الشايَ (میں چائے نہیں پی رہا ہوں)

(یہ صرف زمانہ حال کی خبر دیتا ہے)

15.5.4 إنّما کے ذریعہ معنی میں حصر پیدا کرنا:

اس اکائی کے متن میں ایک جملہ آیا ہے: إنّما أنظُر إلَى الصّور (میں تو صرف تصویروں کو دیکھ رہا ہوں)

إنّما کے ذریعہ معنی میں حصر پیدا کیا جاتا ہے اور اس کے معنی بے شک، صرف، بس، اس کے سوا نہیں وغیرہ آتے ہیں۔

اس کی مزید مثالیں ملاحظہ کریں:

(1) إنّما الأعمال بالنِّيّاتِ (اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے)

(2) إنّما أَشْكُوْ بَثِّيْ و حزني إلى الله

(میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں)

(3) إنّما العلم عندالله (علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے)

15.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

15.6.1 (أ) آنے والے جملوں کو درست کیجیے:

(1) أبو بكرٍ مَعَه مجلّةٌ.

(2) فيصل طالب جديد.

(3) بشيرٌ كتب الأجوبة بالقلم الأحمر.

(4) حمزة غائبٌ اليوم.

(ب) 15.6.2 مثالوں کو غور سے پڑھیے اور پھر آنے والے جملوں کا ترجمہ کیجیے:

تَذْهَبُ : لا تذهبْ تَكْتُبُ : لا تَكْتُبْ

تَشْرَبُ : لا تَشْرَبْ

(1) يا موسى أنت مريضٌ فلا تَخْرُجْ مِنَ البيتِ ولا تَذْهَبْ إلى المدرسة ولا تلعبْ في الشارع.

(2) لا تجلسْ في الطَّريْق. (3) اِفْتَحِ النوافذةَ ولا تفْتَحِ الباب.

(4) لا تضحَكْ فى الفصل . (5) لا تأكُلْ فى الشارع .

(6) لا تكذِبْ . (7) لا تحلِقْ لِحْيَتَكَ .

(8) لا تَسْأَلْنِى هذا السؤال . (9) لا تضرِبْ زميلَكَ .

(10) قال إبراهيم عليهِ السلامُ لِأَبيْهِ : ﴿يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ﴾ كما جاء فى سورةِ مريمَ .

(ج) 15.6.3 آنے والے افعال پر "لائے نہی" داخل کیجیے اور ان کے اخیر پر اعراب لگائیے:

تَدْخُلُ .... تَسْمَعُ ....

تَنْزِلُ	....	تَقْتُلُ	....
تَأْخُذُ	....	تَقْطَعُ	....
تَرْكَبُ	....	تَرْفَعُ	....

(د)15.6.4 آنے والی مثالوں کو پڑھیے اور خالی جگہوں کو مناسب ''فعل نہی'' سے پر کیجیے:

يا أحمدُ لا تَذْهَبْ　　　يا إخوانُ لا تَذْهَبُوْا

يا مريمُ لا تَذْهَبِيْ　　　يا أَخواتُ لا تَذْهَبْنَ

(1) يا زينب لا ....النافذة .

(2) يا أيّها الناس لا ....الشَّيْطَانَ .

(3) يا أَخَواتي لا ....غرفتي بالمِكْنَسة القديمة .

(4) يا ولد لا ....في الفصل .

(5) يا بنتي لا ....ماءً بارداً .

(6) يا أبنائي لا ....من الفصل فى أثناء الدرس .

(7) لا ....من الحافلة فى هذهِ المَحطّة يا أختي .

(8) يا بنتى لا ....اللَّحْمَ بهذا السِّكِّيْن .

(9) يا إِخوانُ لا ....الى المطعم قبل الساعة الواحدة .

(10) لا ....على السَبّورة يا أبابكر .

15.7 بیان کردہ قواعد کا مثالوں کے ذریعہ خلاصہ:

15.7.1 (ہ) آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

لا

↙ ↘

لا النَّافِيَةُ	لا النَّاهِيَةُ
لِمَ لا تأكلُ يا أخي؟	لا تأكلُ هذا يا أخي .
أَلا تذهبُ إلى الملعب ؟	لا تذهبُ إلى الملعب .

15.7.2 (و) آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

هو يَكْتُبُ　　أنت تكتب　　أنا أكتب

هو يَأْكُلُ　أنت تأكل　　أنا أَأْكُلُ ← آكُلُ

(أأْ ← آ)

هو يَأْخُذُ أنت تأخذ   أنا أَأْخُذُ ←— آخُذُ

15.7.3 (ز) آنے والے جملوں کو غور سے پڑھیے:

(أ)

(1) فتح زكريا الباب وكَادَ يخرج .

(2) قال عُثمانُ للمدير : رَفَعَ يوسفُ يدَه وكَادَ يضرِبُني .

(3) اِنْقَلَبَتْ سيّارةُ حامدٍ وكَادَ يَمُوْتُ .

(4) ضربتِ المديرةُ سُعاد فكادت تَبْكِيْ .

(5) ضرب طِفلي نَظّارتي بالعَصا وكاد يكسِرُهَا .

(ب)

(1) الساعة الآنَ الواحدة : يَكَادُ المديرُ يخرجُ .

(2) يَكَاد الامامُ يركعُ .

(3) يكاد الجرس يرِنُّ .

(4) لِمَ ضربتَ هذا الولد يا عليّ ؟ هو يكاد يَبْكِيْ .

15.7.4 (ح) آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

(1) أنا لا أشرب القهوة .	أنا ما أشرب القهوة الآن .
(2) نحن لا نلعب كرة القدم	نحن ما نلعب كرة القدم الآن .
(3) هو لا يقرأ الصُحُفَ .	هو ما يقرأ الصحيفةَ الآن .

(''ما'' مضارع کو حال کے معنی کے لیے خاص کردیتا ہے)

15.7.5 (ط) آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

حامدٌ طويلٌ .	ما أَطْوَلَ حامداً !
هذه السيارةُ جميلةٌ.	ما أَجْمَلَ هذه السيارةَ !
هُوَ طويلٌ .	ما أَطْوَلَهُ !
هي صغيرةٌ .	ما أَصْغَرَهَا !

(ي) آنے والے جملوں کو (فعل تعجب) استعمال کرتے ہوئے لکھیے :

(1) أُنظر إلى هؤلاء الطلاب الجدد . هم كَثِيرٌ ....

(2) أُنظر إلى هذه السيارة . هی جميلة . ...

(3) هو فقير . ...

(4) أرأيت ذاک البيتَ . هو صغير . ...

15.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

15.8.1(أ)

(1) فيصل معه مجلة.

(2) همايون طالب جديد.

(3) عبدالرحيم كتب الأجوبة بالقلم الأحمر.

(4) هشام غائب اليوم.

15.8.3 (ج)

لا تدخل	لا تأخذ
لا تسمع	لا تقطع
لا تنزل	لا تركب
لا تقتل	لا ترفع

15.8.4 (د)

(1) يا زينب لا تفتحي النافذة.

(2) يا أيها الناس لا تتبعوا خطوات الشيطن.

(3) يا أخواتي لا تكنسن غرفتي بالمكنسة القديمة.

(4) يا ولد لا تضحک في الفصل.

(5) يا بنتي لا تشربي ماأ باردا.

(6) يا أبنائي لا تخرجوا من الفصل في أثناء الدرس.

(7) لا تنزلي من الحافلة يا أختي.

(8) يا بنتي لا تقطعي اللحم بهذا السكين.

(9) يا إخوان لا تذهبوا إلى المطعم قبل الساعة الواحدة.

(10) لا تكتب على السبورة يا أبابكر.

15.8.5(ز)

(1) ما أكثر هؤلاء الطلاب الجدد!

(2) ما أجمل هذه السيارة!

(3) ما أفقره!

(4) ما أصغر ذاک البيت!

15.9 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔فعل نہی کو بنانے کا طریقہ لکھیں اور ''لائے نہی'' اور ''لائے نفی'' کے فرق کو مثالوں سے واضح کریں۔

2۔افعال مقاربہ کی تعریف کریں اور کاد کے استعمال پر ایک مختصر نوٹ تحریر کریں۔

3۔اس عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

لا تـجلس هنا. هذا مقعد هشام، و هو غائب اليوم، اجلس هنا خلف حامد، لا تأخذ هذا الدفتر، لا تكتب الأجوبة بالقلم الأحمر، المدرّس هو الذي يكتب بالقلم الأحمر.

4. مناسب فعل نہی سے خالی جگہوں کو پر کریں۔

۱) يا زينب ________ النافذة

۲) يا ولد __________ في الفصل

۳) يا بُنّي__________ اللحم بهذا السكين.

5. ان افعال کی جمع لکھیں۔

1) يا أحمد لا تذهب — يا إخوان __________

2) يا مريم لا تذهبين — يا أخوات __________

6. درج ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ''لا'' نافیہ اور ''لا'' ناھیہ میں فرق کریں۔

1) لِمَ لا تأكل يا أخي

2) لا تأكل هذا يا أخي

3) أ لا تذهب إلى الملعب

4) لا تذهب إلى المعلب

7۔ان جملوں کو فعل تعجب کے ساتھ استعمال کریں۔

1) حامد طويل

2) هي صغيرة

3) هي جميلة

15.10 خلاصہ:

فعل نہی فعل مضارع سے بنتا ہے،فعل مضارع کو منفی میں تبدیل کرنے کے لیے جس طرح لا کا اضافہ کیا جاتا ہے اسی طرح بسا اوقات ما نافیہ بھی لایا جاتا ہے،فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ ''ما'' کے ذریعہ جس فعل مضارع کی نفی کی جاتی ہے اس سے صرف حال کا معنی مراد لیا جاتا ہے۔

کسی چیز کے وقوع کے قربت کو بتانے کے لیے ''کادَ'' استعمال کیا جاتا ہے، اسکی ترتیب کچھ اس طرح ہوگی:

کاد + اسم مرفوع + فعل مضارع

اسم مرفوع کی جگہ ضمیر بھی آسکتی ہے۔ إِنَّما کے ذریعہ معنی میں تاکید اور حصر پیدا کیا جاتا ہے۔

15.11 فرہنگ:

مَقْعَدٌ	(ج)	مَقَاعِدُ	بیٹھنے کی جگہ
كَذَبَ	(ض)	يَكْذِبُ	جھوٹ بولنا
اِنْقَلَبَ	(انفعال)	يَنْقَلِبُ	پلٹنا
بَكَى	(ض)	يَبْكِي	رونا

15.12 سفارش کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية — مصطفیٰ غلاییني
3. آسان عربی گرامر — اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح — علی جارم، مصطفیٰ اُمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔4 اکائی۔ 16

کلمہ اور اس کی قسمیں (اسم، فعل، حرف)

اکائی کے اجزا

16.1 مقصد

16.2 تمہید

16.3 کلمہ کے اقسام

16.4 معرفہ ونکرہ

16.5 معرفہ کے اقسام

16.6 معلومات کی جانچ

16.7 تذکیر وتانیث

16.8 تمارین

16.9 عدد (واحد، تثنیہ، جمع)

16.10 فعل کی تعریف

16.11 حرف کی تعریف

16.12 تمرین

16.13 خلاصہ

16.14 نمونے کے امتحانی سوالات

16.15 فرہنگ

16.16 سفارش کردہ کتابیں

16.1 مقصد:

اس اکائی میں آپ عربی زبان میں کلمہ اوراسکے مفہوم سے واقف ہو جائیں گے۔ نیز اسکی قسموں کو تفصیل کے ساتھ جان سکیں گے۔ اس اکائی کا مقصد آپ کو عربی زبان میں ان اجزا کے استعمال سے واقفیت بہم پہنچانا اور انہیں مثالوں کے ذریعے سمجھانا ہے۔ تاکہ آپ کو عربی زبان کے مبادیات کا اچھی طرح علم ہو جائے۔

16.2 تمہید:

کسی بھی زبان کی بنیاد اس کے حروف تہجی ہوتے ہیں، اوران حروف کے مجموعے سے مل کر جو بامعنی لفظ بنتا ہے وہ کلمہ (Word) کہلاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں جو بامعنی لفظ ہم زبان سے ادا کرتے ہیں اسے عربی میں کلمہ کہتے ہیں جیسے **قَلَمٌ** (قلم)، **جَامِعَةٌ** (یونیورسٹی)، **ذَهَبَ** (وہ گیا)، **أَكَلْتُ** (میں نے کھایا) عربی زبان میں کلمے کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف۔ ان کے باہمی ارتباط و ترکیب سے جملہ ترتیب پاتا ہے۔ جیسے: **الولدُ ذَهَبَ اِلَى الجَامِعة.** (لڑکا یونیورسٹی گیا)۔ **اَلْقَلَمُ قديمٌ.** (قلم پرانا ہے)۔ **فى الكأسِ ماءٌ.** (گلاس میں پانی ہے)

16.3 کلمہ کے اقسام:

بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں، عربی میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں (1) اسم (2) فعل (3) حرف

اسم کی تعریف، اس کی قسمیں:

اسم سے مراد وہ لفظ ہے جو کسی شخص، چیز، جگہ وغیرہ کا نام ہو اور اس میں کوئی زمانہ (Tense) نہ پایا جائے، جیسے **حامِدٌ** (لڑکے کا نام)، **زينبُ** (لڑکی کا نام)، **زَهْرَةٌ** (پھول)، **كتابٌ** (کتاب)، **مدينةٌ** (شہر)، **حيدر آبادُ** (شہر حیدرآباد)۔

جیسا کہ ان مثالوں سے واضح ہے یہ سب الفاظ اسم ہیں۔ کیونکہ یہ اشخاص، اشیا اور جگہوں پر دلالت کرتے ہیں۔ اوران میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا۔

اسم کی کچھ علامتیں ہیں جن سے اسم کو پہچانا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں:

1۔ اس لفظ کے شروع میں ال آتا ہو۔ جیسے: الرجل، الكتاب، الزهرة

2۔ اس کے آخر میں تنوین آتی ہو۔ جیسے: قلمٌ، كرّاسةٌ، جبلٌ

3۔ وہ کلمہ مضاف ہو۔ جیسے: فصل الصيفِ (گرما کا موسم)، درس العربية (عربی کا سبق) ثمن الهاتف (ٹیلیفون کی قیمت)

4۔ اس پر حرف جر داخل ہو سکے۔ جیسے: من المسجدِ، الى المطار، بالسيارة

5۔ وہ کلمہ مسند الیہ بن سکتا ہو یعنی وہ مبتدا، فاعل، نائب فاعل واقع ہو۔ جیسے: خليل ذهبَ (خلیل گیا)، أنا مجتهد (میں محنتی ہوں)، جاء الطالب (طالب علم آیا)، بكى الطفلُ (لڑکا رویا)۔ ضُرب السارقُ (چور کی پٹائی کی گئی)، كُتبت الرسالة (خط لکھا گیا)

6۔ اس پر حرف ندا آئے۔ جیسے: يا ابراهيم!، يا مريمُ!

7۔ اس کے آخر میں تائے مربوطہ آسکے۔ جیسے: طاولة، صادقة، شجرة

8۔ وہ کلمہ مثنی اور جمع بن سکے۔ جیسے عالمان، طالبان، مسلمون، قرّاء۔

9۔ اس لفظ کی تصغیر بن سکے۔ جیسے: طفل (بچہ) اس کی تصغیر طُفَيل (چھوٹا بچہ)، عبد (بندہ) اس کی تصغیر عُبَيْدٌ (چھوٹا بندہ)

اسم کے اقسام:

اسم کی کئی قسمیں ہیں جیسے: 1) معرفہ ونکرہ 2) مذکر ومؤنث 3) مفرد، مثنی جمع 4) ضمیر 5) اسم اشارہ 6) اسم موصول 7) اسم استفہام 8) مقصور، ممدود، منقوص 9) جامد ومشتق 10) اسم منسوب۔ ان میں ہم آپ کو یہاں صرف معرفہ ونکرہ ، مذکر ومؤنث اور مفرد، مثنی وجمع کے بارے قدرے تفصیل سے بتائیں گے۔ اسم کے دیگر اقسام کے بارے میں آپ کو آگے بتایا جائے گا۔

16.4 معرفہ ونکرہ:

عربی میں تعریف وتنکیر کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں: (1) معرفہ (Definite) (2) نکرہ (Indefinite)۔

معرفہ: اس سے مراد وہ اسم ہے جو مخصوص شخص، چیز اور جگہ پر دلالت کرے، جیسے **أحْـمَـدُ** (مخصوص لڑکے کا نام)، **الـكِـتَـابُ** (مخصوص کتاب)، **مَـكَّـةُ** (مخصوص شہر کا نام)، **الْـجَـامِعَةُ** (مخصوص یونیورسٹی)۔ یہاں مخصوص سے مراد وہ شخص یا چیز جس کا ذہن میں لحاظ ہو، یعنی جو کہنے اور سننے والے کے نزدیک معروف ہو۔

نکرہ: اس سے مراد وہ اسم ہے جو عام افراد یا اشیا پر دلالت کرے یعنی جو مخصوص شخص یا چیز کے لیے نہ بولا جائے بلکہ غیر متعین طور پر کہا جائے، جیسے **طالبٌ** (کوئی طالب علم) جو متعین نہ ہو۔ **جامعةٌ** (کوئی یونیورسٹی)۔

نکرہ اسم کے آخر میں تنوین کی علامت فتحتین یعنی دو زبر، کسرتین یعنی دو زیر، یا ضمتین یعنی دو پیش کی علامت ہوتی ہے، جیسے **هٰـذا كِتَـابٌ** (یہ ایک کتاب ہے)، **نَظَرْتُ فِي كِتَابٍ** (میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے)، **قَرَأتُ كِتاباً** (میں نے ایک کتاب پڑھی)۔

16.5 معرفہ کے اقسام:

اسم معرفہ کے سات اقسام ہیں۔

1. **اسمِ عَلَم**: یعنی مخصوص اشخاص وجگہوں کے نام، جیسے **حامِدٌ، سعيدٌ، مكةُ** (مخصوص شہر)، **الهندُ** (ہندوستان) وغیرہ۔
2. **اسمِ ضمير**: یعنی وہ لفظ جو کسی اسم کے بجائے استعمال ہو، جیسے **أنا** (میں) **أنت** (آپ) **هُوَ** (وہ) وغیرہ۔
3. **اسمِ اِشارہ**: یعنی وہ لفظ جو کسی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بولا جاتا ہو۔ جیسے **هذا** (یہ)، **ذالِكَ** (وہ)، **هؤلاء** (یہ سب)، **أُولٰئِكَ** (وہ سب)۔
4. **اسمِ موصول**: یعنی وہ اسم جسے جملے کو جوڑنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہو، جیسے **الَّذِي** (وہ جو) مذکر واحد کے لیے، **الَّتِي** (وہ جو) مؤنث واحد کے لیے، **الَّذِيْنَ** (وہ سب جو) جمع مذکر کے لیے، **اللَّاتِي** (وہ سب جو) جمع مؤنث کے لیے۔
5. **اسمِ مَنادى**: یعنی وہ اسم جس سے پہلے حرف ندا لگایا جائے، جیسے **ياأُستاذُ** (اے استاد)، **يا طبيبُ** (اے طبیب)۔
6. **مُـعَـرَّف بـالـلام**: یعنی وہ اسم جس کے شروع میں ''اَل'' لگا کر اسے معرفہ بنالیا گیا ہو، جیسے **الـكـتـابُ** (مخصوص ومتعین کتاب) **الـمـديـنـةُ** (مخصوص شہر)۔

کسی بھی اسم نکرہ کے شروع میں ''ال'' داخل کرکے اسے معرفہ بنالیا جاتا ہے۔ جیسے **شَـجَـرَةٌ** (کوئی ایک درخت (a tree))، **الشَّـجَـرَةُ** (مخصوص درخت) (The tree)، **طالبٌ** (کوئی ایک طالب علم) (a student)، **الطالبُ** (مخصوص طالب علم) (The student)۔

واضح رہے کہ **مـعـرَّف باللام** کے آخر میں تنوین ـً ، ـٍ ، ـٌ نہیں ہوتی بلکہ ضمہ ـُ، فتحہ ـَ یا کسرہ ـِ ہوتا ہے۔ جیسے **الـكـتابُ جديدٌ** (کتاب نئی ہے)، **نظرتُ فِي الكتابِ** (میں نے کتاب میں دیکھا ہے)، **قرأتُ الكتابَ** (میں نے کتاب پڑھی)۔

7. مضاف الی المعرفة : وہ نکرہ اسم جو کسی معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہوگیا ہو، جیسے اِسْمُ الْجَامِعَةِ۔ یہاں لفظ ''اسمٌ'' الجامعة کی طرف اضافت سے پہلے نکرہ تھا۔ الجامعة چونکہ معرفہ ہے۔ لہٰذا اِسمٌ اس کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہوگیا۔

16.6 معلومات کی جانچ:

1. کلمہ کس کو کہتے ہیں؟
2. کلمہ کے اقسام بیان کیجیے۔
3. اسم سے کیا مراد ہے؟
4. معرفہ کسے کہتے ہیں؟
5. نکرہ کی تعریف کیجیے۔

16.7 تذکیر و تانیث:

عربی میں تذکیر و تانیث کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں (1) مذکر (2) مؤنث

مُؤَنَّث: جس لفظ کے آخر میں ''ۃ''، یعنی تائے مربوطہ، ''ی''، یعنی الف مقصورہ یا ''اء''، یعنی الف ممدودہ ہو وہ عموماً مؤنث ہوتا ہے، جیسے طاوِلةٌ (میز)، مدرسةٌ (اسکول)، صُغْریٰ (سب سے چھوٹی)، کُبْریٰ (سب سے بڑی)، صَحْرَاء (صحرا)، سَوْدَآء (کالی)۔ اسے مؤنث معنوی یا مجازی کہتے ہیں۔

وہ اسم جو انسانوں اور جانوروں میں سے مادہ پر دلالت کرتے ہو وہ مؤنث حقیقی کہلاتے ہیں، جیسے: امرأة (عورت)، عمّةٌ (پھوپھی) اُمٌّ (ماں)، اُخْتٌ (بہن)، بِنْتٌ (بیٹی) ناقةٌ (اونٹنی) اُتان (گدھی) وغیرہ۔ ان اسما کو مؤنث حقیقی کہتے ہیں۔

مُذَکَّر: جن اسما کے آخر میں ان تینوں علامات میں سے کوئی علامت نہ ہو وہ عموماً مذکر کہلاتے ہیں۔ جیسے البابُ (دروازہ)، المِفْتاحُ (چابی)، الوَلَدُ (لڑکا)، الْکُرْسِیُّ (کرسی)۔

بعض مردوں کے نام ایسے ہیں جن کے آخر میں ''ۃ'' تائے مربوطہ ہوتی ہے۔ تاہم وہ مذکر کہلاتے ہیں جیسے طلحةُ (ایک صحابی کا نام)، حَمْزَةُ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا نام)۔ اسے تانیث لفظی کہتے ہیں۔

(الف)		(ب)	
الطالبُ موجودٌ	(طالب علم موجود ہے)	الطَّالِبَةُ مَوْجُودَةٌ	(طالبہ موجود ہے)
الولدُ نائمٌ	(لڑکا سو رہا ہے)	الأُمُّ نائِمَةٌ	(ماں سو رہی ہے)
المفتاحُ کبیرٌ	(چابی بڑی ہے)	الطاولةُ جدیدةٌ	(میز نئی ہے)
الکرسیُ مَکْسُورٌ	(کرسی ٹوٹی ہوئی ہے)	المدرسةُ بَعِیدةٌ	(مدرسہ دور ہے)
البابُ مُغْلَق	(دروازہ بند ہے)	النَّافِذَةُ مَفْتُوحَةٌ	(کھڑکی کھلی ہے)

گروپ (الف) میں جو اسما ہیں وہ سب مذکر ہیں۔ اسی لیے ان کی خبر بھی مذکر ہے۔ اور گروپ (ب) میں مذکور اسما سارے کے سارے مؤنث ہیں اس لیے ان کی خبر بھی مؤنث ہے۔

وضاحت: بعض اسما اردو میں مؤنث ہوتے ہیں لیکن عربی میں مذکر ہوتے ہیں، مثلاً چابی (المفتاح)، کرسی (الکرسي) کہ یہ اردو میں مؤنث استعمال

ہوتے ہیں۔ جبکہ عربی میں مذکر مستعمل ہیں۔ اوراس کے برعکس بعض اسما اردو میں مذکر استعمال ہوتے ہیں جب کہ عربی میں وہ مؤنث استعمال ہوتے ہیں، جیسے کمرہ (الغُرْفَةُ)، مدرسہ (اَلْمَدْرَسَةُ)، اردو میں یہ مذکر کے طور پر مستعمل ہیں جبکہ عربی میں بطور مؤنث کے استعمال ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کے استعمال میں غلطی نہ کریں۔ مذکر ومؤنث میں غلطی سے بچنے کے لیے یہ دیکھیں کہ اس اسم کے آخر میں تائے تانیث، الف مقصورہ یا الف ممدودہ ہے۔ اگر نہ ہوتو وہ لفظ مذکر ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی علامت ہوتو وہ لفظ مؤنث ہوگا۔

نوٹ: جس اسم کے آخر میں تائے تانیث (ۃ) ہوتی ہے، تو اس (ۃ) سے پہلے والا حرف ہمیشہ مفتوح (ـَـ) ہوگا۔ جیسے غـرُفَةٌ۔ مـدرسَةٌ. جـامِعَةٌ وغیرہ۔

کسی بھی صفت کو مذکر سے مؤنث بنانا ہوتو اس کے آخر میں ''ۃ'' لگانے سے وہ مؤنث ہو جائے گی۔ جیسے

جالِسٌ (بیٹھا ہے)، جالِسَةٌ (بیٹھی ہے)

مفتوحٌ (کھلا ہے) مفتوحةٌ (کھلی ہے)

ذابِلٌ (مرجھایا ہوا ہے) ذابلةٌ (مرجھائی ہوئی ہے)

16.8 تمارین:

1۔ درج ذیل اسما میں مذکر ومؤنث کو بتائیں۔

قلم درس حديقة تفاحة القطة حمراء جبل

صفراء القمر القاموس بشرى ذكرى سرير سيارة

2۔ ان جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. میز خوبصورت ہے۔ 2. کتاب نئی ہے۔
3. یونیورسٹی کھلی ہے۔ 4. قلم ٹوٹا ہوا ہے۔
5. کھڑکی بند ہے۔ 6. اسکول قریب ہے۔
7. کرسی پرانی ہے۔ 8. پھول مرجھایا ہوا ہے۔

3۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1. اَلْوَلَدُ .... 2. اَلبِنتُ ....
3. الطَّاوِلةُ .... 4. اَلْكِتابُ ....
5. المُعَلِّمُ .... 6. الزَّهْرَةُ ....

اس سبق میں آپ یقیناً سمجھ گئے ہوں گے کہ اسم مؤنث کی تین علامتیں ہیں۔

(1) تائے مربوطہ (ۃ)، جیسے الزهرةُ، اسے تائے تانیث بھی کہتے ہیں۔

(2) الف مقصورہ (یٰ)، جیسے الصُغریٰ.

(3) الف ممدودہ (اء)، جیسے الصَّحْراءُ.

ان کے علاوہ عربی میں کچھ اور اسما بطور مؤنث استعمال ہوتے ہیں حالانکہ ان کے آخر میں مؤنث کی مذکورہ بالا علامتوں میں سے کوئی بھی علامت

نہیں ہوتی ہے، جیسے:

1. خواتین کے لیے مخصوص نام: زَیْنَبُ، مَرْیَم ُ، هِندٌ۔

2. ایسے رشتے جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہوں، جیسے اُمٌّ (ماں)، اُخْتٌ (بہن)، بِنْتٌ (بیٹی)

3. شہروں اور ملکوں کے نام، جیسے حَیْدَرْ آبادُ، دِلْهِی، الْهِنْدُ، مِصْرُ۔

4. بعض الفاظ جنہیں اہل زبان ہمیشہ مؤنث ہی استعمال کرتے ہیں، جیسے الدَّارُ (گھر)، النَّار (آگ)، الأَرْضُ (زمین) السماءَ (آسمان)، الشمس (سورج) الريحُ (ہوا). ایسے اسما کو مؤنث سماعی کہتے ہیں، یعنی اہل زبان سے انہیں مؤنث ہی سنا گیا۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔

1. مريم جميلةٌ (مریم خوبصورت ہے)	2. السَّمَاءُ صَافِيَةٌ (آسمان صاف ہے)
3. النَّارُ مُلْتَهِبَةٌ (آگ بھڑک رہی ہے)	4. الرِّيْحُ بَارِدَةٌ (ہوا ٹھنڈی ہے)
5. الْهِنْدُ كبيرةٌ (ہندوستان بڑا ہے)	6. الدارُ واسِعةٌ (گھر وسیع ہے)

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1. القمر............	2. الشمسُ............
3. الدار	4. الأرضُ............
5. زينب............	6. حمزة............
7. مصر	8. حيدر آباد............

16.9 عدد (واحد، تثنیہ، جمع):

اسم کی ایک اور تقسیم تعداد کے اعتبار سے ہے، یعنی واحد، تثنیہ اور جمع۔

واحد: یعنی جو ایک شخص یا ایک چیز پر دلالت کرے، جیسے وَلَدٌ. شهْرٌ. قَبْرٌ. شاعِرٌ. عالمٌ، صَدِيقَةٌ، صَحِيفَة. اس کو مفرد بھی کہتے ہیں۔

تثنیہ: یعنی جو دو اشخاص یا دو چیزوں پر دلالت کرے۔ اسے مثنی بھی کہتے ہیں۔ عربی زبان کی ایک انفرادیت یہ ہے کہ اس میں دو اشخاص یا اشیا جمع نہیں کہلاتیں بلکہ ان کو مثنی یا تثنیہ (Dual) کہتے ہیں۔ مثنی اردو، انگریزی وغیرہ میں نہیں پایا جاتا، البتہ سنسکرت میں اس کا استعمال پایا جاتا ہے۔

عربی میں مثنی بنانے کا طریقہ آسان ہے۔ جس مفرد کا مثنی بنانا ہو اس کے آخر میں (انِ) یا (یْنِ) کا اضافہ کرنے سے وہ مثنی بن جاتا ہے، جیسے

وَلَدٌ ← وَلَد + انِ = وَلَدَانِ یا وَلَدَيْن دو لڑکے

كتابٌ ← كتاب + انِ = كتابانِ یا كتابَيْن دو کتابیں

حديقةٌ ← حديقة + انِ = حديقتانِ یا حديقتين دو باغ

صحيفةٌ ← صحيفة + انِ = صحيفتانِ یا صحيفتين دو اخبار

نوٹ: (انِ) اور (یْنِ) سے پہلے والا حرف ہمیشہ مفتوح (---َ) رہے گا۔

درج ذیل مفرد اسماء کو مثنی بنائیے

شَهْرٌ، مدينةٌ، قلَمٌ، قَبْرٌ، شاعِرٌ. عالِمٌ. بابٌ، بنتٌ، أُخْتٌ، رسولٌ

جمع: عربی میں جمع کا اطلاق تین یا تین سے زیادہ اشخاص اور اشیا پر ہوتا ہے۔

عربی میں جمع بنانے کا کوئی ایک قاعدہ، یا ایک وزن نہیں ہے، بلکہ جمع کے مختلف اوزان (Patterns) ہیں۔ یہاں کچھ درج کیے جا رہے ہیں۔

1. كِتَابٌ (جمع) كُتُبٌ — رَسُوْلٌ (جمع) رُسُل — مفرد کے تیسرے حرف یعنی الف یا واو کو حذف کر کے اس سے پہلے والے حرف کو ضمہ ـُـ دے کر فُعُلٌ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

2. وَلَدٌ (جمع) اَوْلَادٌ — قَلَمٌ (جمع) أَقْلَامٌ — مفرد کے پہلے ایک ہمزہ اور دوسرے حرف کے بعد الف کا اضافہ کر کے أَفْعَالٌ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

3. شَهْرٌ (جمع) شُهُوْرٌ — قَبْرٌ (جمع) قُبُوْرٌ — مفرد کے دوسرے حرف کے بعد (واو) کا اضافہ، اور پہلے اور دوسرے حرف کو ضمہ ـُـ دیکر فُعُوْلٌ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

4. شاعِرٌ (جمع) شُعَراءُ — عالِمٌ (جمع) عُلَمَاءُ — مفرد کے دوسرے حرف یعنی (الف) کو تیسرے حرف کے بعد منتقل کر کے، اور پہلے حرف پر ضمہ ـُـ اور دوسرے حرف پر فتحہ ـَـ کی علامت رکھ کر فُعَلاءُ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

5. حَدِيْقَةٌ (جمع) حَدَائِقُ — صَحِيْفَةٌ (جمع) صَحَائفُ — مفرد کے تیسرے حرف یعنی (ی) کو (الف) سے بدل کر اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ اضافہ کر کے فَعائِلُ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

6. جَبَلٌ (جمع) جِبَالٌ — بَحرٌ (ج) بِحارٌ — مفرد کے دوسرے حرف کے بعد (الف) کا اضافہ کر کے اور پہلے حرف پر کسرہ لگا کر فِعال کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

اوپر ذکر کیے گئے طرز پر کچھ اور مفرد اسما کی جمع:

1. سبيلٌ (جمع) سُبُلٌ (راستہ) — سِرَاجٌ (جمع) سُرُجٌ (چراغ)
2. سَفرٌ (جمع) اَسْفَارٌ (سفر) — عِنَبٌ (جمع) أَعْنَابٌ (انگور)
   قَمَرٌ (جمع) أَقْمَارٌ (چاند) — عُنُقٌ (جمع) أَعْنَاقٌ (گردن)
   خبَرٌ (جمع) اَخْبارٌ (خبر) — حجَرٌ (جمع) اَحْجَارٌ (پتھر)
3. بَيْتٌ (جمع) بُيُوْتٌ (گھر) — نَمِرٌ (جمع) نُمُوْرٌ (چیتا)
4. ضَيْفٌ (جمع) ضُيُوفٌ (مہمان) — وزيرٌ (جمع) وُزَراءُ (وزیر)
   فَقِيرٌ (جمع) فُقَرَاءُ (حاجت مند) — شَهِيدٌ (جمع) شُهَدَاءُ (گواہ، شہید)
5. بَصِيرَةٌ (جمع) بَصَائِرُ (روشن دلیل) — فَرِيضَةٌ (جمع) فَرائِضُ (فرض، حکم)
   حَقِيبَةٌ (جمع) حَقَائِبُ (بستہ، بیاگ) — كَتِيبَةٌ (جمع) كتائِبُ (فوجی دستہ)
6. كَلْبٌ (جمع) كِلَابٌ (کتا) — عَظيم (جمع) عِظَامٌ (عظیم، بڑا)
   حَبْلٌ (جمع) حِبَالٌ (رسی) — عَبْدٌ (جمع) عِبادٌ (بندہ)

بعض مذکر اسما جو اشخاص وصفات کے لیے مستعمل ہوں ان کے آخر میں (وْنَ) یا (يْنَ) کا اضافہ کر کے جمع بنائی جاتی ہے۔

جیسے: مُحَمَّدٌ (جمع) مُحَمَّدُوْنَ یا مُحَمَّدِيْنَ — زَيْدٌ (جمع) زَيْدُوْنَ يا زَيْدِيْنَ

مُسْلِمٌ (جمع) مُسلمُونَ یَا مسلِمِینَ   خَادِمٌ (جمع) خادِمُونَ یا خَادِمِینَ

16.10 فعل کی تعریف:

عربی زبان میں فعل سے مراد وہ کلمہ ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کو بتائے اور اس میں کوئی زمانہ پایا جائے۔

زمانے کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی (گزرا ہوا) (Past)، حال (موجودہ) (Present) مستقبل (آنے والا) (Future)

جیسے: ذَھَبَ وہ گیا   ذَھَبْتُ میں گیا

یَذْھَبُ وہ جاتا ہے   أَذْھَبُ میں جاؤں گا

یہاں ذَھَبَ فعل ہے چونکہ یہ جانے کے عمل کو بتا رہا ہے اور یہ عمل ماضی کے ساتھ خاص ہے۔ یـذھـبُ بھی فعل ہے، جس میں زمانہ حاضر یا مستقبل پایا جاتا ہے۔

عربی میں بنیادی طور پر فعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں (1) ماضی (2) مضارع۔ ہر ایک کے چودہ صیغے ہوتے ہیں۔ انھیں گردان بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں ماضی اور مضارع کی گردان بطور نمونہ درج کی جاتی ہے۔

ماضی		مضارع	
ذَھَبَ	وہ گیا	یَذْھَبُ	وہ جاتا ہے
ذھَبَا	وہ دونوں گئے	یَذْھَبانِ	وہ دونوں جاتے ہیں
ذَھَبُوا	وہ سب گئے	یَذْھَبُونَ	وہ سب جاتے ہیں
ذَھَبَتْ	وہ گئی	تَذْھَبُ	وہ جاتی ہے
ذَھَبَتا	وہ دونوں گئیں	تَذْھَبانِ	وہ دونوں جاتی ہیں
ذَھَبْنَ	وہ سب گئیں	یَذْھَبْنَ	وہ سب جاتی ہیں
ذَھَبْتَ	تم گئے	تَذْھَبُ	تم جاتے ہو
ذَھَبْتُمَا	تم دونوں گئے	تَذْھَبانِ	تم دونوں جاتے ہو
ذَھَبْتُمْ	تم سب گئے	تَذْھَبُونَ	تم سب جاتے ہو
ذَھَبْتِ	تم گئیں	تَذْھَبِینَ	تم جاتی ہو
ذَھَبْتُمَا	تم دونوں گئیں	تَذْھَبانِ	تم دونوں جاتی ہو
ذَھَبْتُنَّ	تم سب گئیں	تَذْھَبْنَ	تم سب جاتی ہو
ذَھَبْتُ	میں گیا	أَذْھَبُ	میں جاتا ہوں
ذَھَبْنَا	ہم گئے	نَذْھَبُ	ہم جاتے ہیں

فعل مضارع میں دونوں زمانے یعنی حال و مستقبل پائے جاتے ہیں۔ سیاق وسباق کے لحاظ سے حال یا مستقبل کے معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ جیسے أذھب الآن (میں اب جا رہا ہوں)۔ الآن کی وجہ سے یہاں حال کے معنی مراد لیے گئے۔ اور أذھب غداً (میں کل جاؤں گا)۔ غداً کی وجہ سے یہاں مستقبل کے معنی مراد لیے گئے۔ کبھی فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرنے کے لیے اس سے پہلے "سَ" یا "سَوْفَ" لگایا جاتا ہے، جیسے

سَأَكْتُبُ (میں لکھوں گا)، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (تم جلد ہی جان لوگے)۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ "سَ" مستقبل قریب اور "سَوْفَ" مستقبل بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

فعل کی تفصیلی بحث آپ آگے پڑھیں گے۔

16.11 حرف کی تعریف:

حرف وہ لفظ ہے جس کے معنی کسی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں۔ یعنی حرف دو اسموں یا ایک اسم اور فعل کے درمیان ربط کا کام کرتا ہے اور اسی وقت اس کے معنی پوری طرح سمجھ میں آسکتے ہیں۔ جیسے مِنْ جس کے لفظی معنی "سے" ہیں۔ اگر ہم صرف مِنْ کہہ دیں تو ظاہر ہے کہ اس کا مفہوم پوری طرح واضح نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم اس کو ایک اسم سے جوڑ دیں اور یوں کہیں مِنَ البیتِ (گھر سے) اب اسکے معنی سمجھ میں آرہے ہیں۔ اور اگر اس کو ایک فعل اور اسم سے باہم مربوط کردیں اور یوں کہیں خَرَجتُ مِنَ البیتِ (میں گھر سے نکلا)۔ تب اس کا مفہوم پوری طرح واضح ہورہا ہے۔ اسی طرح ان حروف پر غور کیجیے جب تک کسی دوسرے لفظ سے نہ ملیں اپنے معنی ادا نہیں کرسکتے۔

إلی (تک، طرف، کو)

عَنْ (بارے میں، تعلق سے)

فِي (میں)

عَلٰی (پر، اوپر)

ذَهَبَ حامدٌ اِلی البیتِ.	(حامد گھر کی طرف گیا)
رجع رشید اِلی بِلادِه.	(رشید اپنے ملک کو واپس لوٹ گیا)
الولد یلعبُ فی البُسْتَانِ.	(لڑکا باغ میں کھیل رہا ہے)
الکتابُ عَلَی الطَّاوِلَةِ.	(کتاب میز پر ہے)

16.12 تمرین:

درج ذیل جملوں میں سے کلمہ کی اقسام (اسم ،فعل اور حرف) کو متعین کیجیے۔

الف. ذَهَبَ الْاَوْلَادُ اِلی الْمَدْرَسَةِ.

ب. رَجَعَ حامِدٌ مِنْ سَفَرِهِ.

ج. اَللّٰهُ اَنْزَلَ الْقُرْآنَ مِنَ السَّمَاءِ.

د. أَدْرُسُ فِی الْجَامِعَةِ.

ہ. نَامَ الطِّفْلُ عَلَی السَّرِیْرِ.

و. یَکْتُبُ الْأُسْتاذُ بِالْقَلَمِ.

16.13 خلاصہ:

عربی میں بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں اور اسکی تین قسمیں ہیں (1) اسم (2) فعل (3) حرف۔

یعنی ہم جو بھی بامعنی لفظ زبان سے ادا کرتے ہیں تو وہ ان تینوں میں سے کوئی ایک ہوگا، یعنی اسم،فعل یا حرف۔اسم وہ لفظ ہے جو کسی شخص، چیز، جگہ یا کیفیت کو بتائے اور اس میں زمانہ کا ذکر نہ ہو جیسے **الولد، الکتابُ، الھاتِف** وغیرہ۔اسم کی دو قسمیں ہیں (1) نکرہ (2) معرفہ۔

جو کسی غیر متعین وعام شخص یا شئے پر دلالت کرے وہ نکرہ ہے۔اور جو مخصوص ومتعین شئے پر دلالت کرے وہ معرفہ ہے، جیسے **مَدِیْنَۃٌ** اور **المدینۃُ** کہ پہلا نکرہ ہے اور دوسرا معرفہ ہے۔

اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

1. **اسمِ عَلَم** 2.**اسم ضمیر** 3.**اسمِ اشارہ** 4.**اسمِ موصول** 5.**اسمِ مُنادیٰ** 6.**مُعرَّف باللام** 7.**مُضاف اِلی الْمَعْرِفَۃ**.

اسم یا تو مذکر ہوگا یا مؤنث۔جس لفظ کے آخر میں مؤنث کی علامت نہ ہو وہ مذکر کہلاتا ہے جیسے **رَجُلٌ، قلمٌ، کرسیٌّ**۔

جس لفظ کے آخر میں مؤنث کی کوئی علامت ہو یا وہ مؤنث ہی کے لیے مخصوص ہو مؤنث کہلائے گا جیسے **طَاوِلَۃٌ، کُبْریٰ، صَحْرَاءُ، أُمٌّ، أُخْتٌ**۔

مؤنث کی علامتیں تین ہیں:

1. **تائے مربوطہ "ۃ"** 2. **الف مقصورہ "یٰ"** 3.**الف ممدودہ "آء"**۔جیسے **ساعۃٌ، صُغْریٰ، صَحْرآءُ**۔

عربی میں ایک کو واحد یا مفرد کہتے ہیں، دو کو تثنیہ یا مُثنّی کہتے ہیں، دو سے زیادہ یعنی تین اور اس سے آگے کو جمع کہتے ہیں۔

16.14 نمونے کے امتحانی سوالات:

1. اسم معرفہ کی تعریف کیجیے اور اسکے اقسام مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
2. فعل سے کیا مراد ہے؟ واضح کیجیے۔
3. مؤنث کسے کہتے ہیں؟ اس کی علامتیں کیا ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ وضاحت کیجیے۔
4. معرفہ ونکرہ کی تعریف بیان کیجیے اور معرفہ کے اقسام تحریر کیجیے۔
5. حرف کسے کہتے ہیں؟

16.15 فرہنگ:

لفظ		معنی
ارتباط	:	مربوط ہونا
دلالت کرنا	:	بتانا
صَحِیْفَۃٌ	:	اخبار
جَبَلٌ	:	پہاڑ
بَصِیْرَۃٌ	:	روشنی، واضح دلیل
السَّرِیْرُ	:	تخت، پلنگ
الْقِطَّۃُ	:	بلی
حَمْرَاءُ	:	لال
صَفْرَاءُ	:	پیلی

الْقَمَرُ	:	چاند
الْقَامُوْسُ	:	لغت
بُشْرىٰ	:	بشارت
ذِكْرىٰ	:	نصیحت
شَهْرٌ	:	مہینہ
حَدِيْقَةٌ	:	باغ
مَدِيْنَةٌ	:	شہر

16.16 سفارش کردہ کتابیں:

1. معلم الانشاء (حصہ اول)	:	عبدالماجد ندوی
2. عربی کا معلم (حصہ اول)	:	عبدالستار خاں
3. تحفۃ النحو	:	سراج الدین ندوی
4. تمرین النحو	:	محمد مصطفیٰ ندوی

بلاک-4　　　　اکائی۔17

17.1　مقصد

17.2　تمہید

17.3　اسم اشارہ کی تعریف

17.4　خلاصہ

17.5　نمونے کے امتحانی سوالات

17.6　فرہنگ

17.7　مطالعہ کے لیے معاون کتابیں

17.1 مقصد:

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ عربی زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مخصوص کلمات اوران کے استعمال کو جان لیں گے۔

17.2 تمہید:

ہمیں اکثر اوقات کسی خاص چیز کی طرف اشارہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، اس کے لیے اردو زبان میں ہم چند کلمات استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: یہ لڑکا ہے، وہ لڑکی ہے، وہ گھر ہے، اس کتاب میں، اس یونیورسٹی میں وغیرہ

عربی زبان میں ایسے کلمات جن کے ذریعہ کسی خاص چیز یا خاص شخص کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہواس کو اسما اشارہ کہا جاتا ہے۔ جیسے: **هذا ولدٌ، تلك بنتٌ**

جن الفاظ کے ذریعہ اشارہ کیا جاتا ہے ان کو اسما اشارہ کہتے ہیں، اور جن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے ان کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔

17.3 اسم اشارہ کی تعریف:

اسم شارہ وہ اسم ہے جس سے کسی مخصوص ومتعین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔

اسم اشارہ کی قسمیں:

مشارٌ الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں:

(1) مشارٌ الیہ جنس اور عدد کے لحاظ سے (2) مشارٌ الیہ قرب و بعد کے لحاظ سے

مشارٌ الیہ کے جنس اور عدد کے لحاظ سے اسم اشارہ کے پانچ اقسام ہوتے ہیں:

(1) مفرد مذکر کے لیے جیسے: ذَا

(2) مفرد مؤنث کے لیے جیسے: ذِہٖ، تِہٖ

(3) تثنیہ مذکر کے لیے جیسے: ذانِ (حالتِ رفعی میں)
ذَیْنِ (حالتِ نصبی وجری میں)

(4) تثنیہ مؤنث کے لیے جیسے: تَانِ (حالتِ رفعی میں)
تَیْنِ (حالتِ نصبی وجری میں)

(5) جمع کے لیے جیسے: أُوْلاء / أُوْلٰی

مشارٌ الیہ کے قرب و بعد کے لحاظ سے اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں:

(1) اسم اشارہ قریب (2) اسم اشارہ بعید

مشارٌ الیہ قریب کے لیے مذکورہ الفاظ کے شروع میں "ھا" (جو حرفِ تنبیہ ہے) اس کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اور مشارٌ الیہ بعید کے لیے مذکورہ الفاظ کے اخیر میں "کَ" اور کبھی "لکَ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جس کی وضاحت مندرجہ ذیل مثالوں سے ہو رہی ہے۔

اسمائے اشارہ قریب:

واحد مذکر ____________ هذا تاجرٌ أَمينٌ (یہ ایک امانتدار تاجر ہے)

تثنیہ مذکر ____________ هذان صديقان، رأيت هذَين الصّديقَين

جمع مذکر ____________ هؤلاء قومٌ جاهلون

واحد مؤنث ____________ هذِهِ، هذِیٰ، هَاتِهِ، هَاتِي امرأةٌ مسلمةٌ

تثنیہ مؤنث ____________ هاتانِ الْمَرْأتانِ مُسْلِمَتَانِ، رأيت هاتَيْنِ المرأتَيْنِ

جمع مؤنث ____________ هؤلاء نساءٌ مسلماتٌ

اسمائے اشارہ بعید:

واحد مذکر ____________ ذاک، ذلک المُعَلِّمُ محبوبٌ (وہ استاد محبوب ہے)

تثنیہ مذکر ____________ ذانِکَ الرجلان صالحان، رأيت ذَيْنِکَ الرجلين

جمع مذکر ____________ اولئک زعماءُ المُسلمين

واحد مؤنث ____________ تِیک، تلک امرأةٌ مسلمةٌ

تثنیہ مؤنث ____________ تانِکَ المرأتان مُسلمتان، رأيت تَينِکَ المرأتين

جمع مؤنث ____________ أولٰئِکَ، أولا لِکَ نِساءٌ مسلماتٌ

☆ اسی طرح ھُنا، ھَاھُنا قریب کے لیے اور ھناک، ھنالک بعید کے لیے آتے ہیں اور ظرفیت پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: ھهُنا تُبْذَلُ الأرواحُ لِلّٰهِ، هُنَالِکَ دَعَا زكريّا ربَّه.

☆ قریب و بعید دونوں میں مذکر و مؤنث کے تثنیہ کے صیغے معرب ہیں اور حالتِ نصبی و جری میں ان کو تثنیہ کا اعراب آتا ہے، بقیہ سبھی اسما اشارہ مبنی ہیں۔

17.4 خلاصہ:

1 اسم اشارہ وہ اسم ہے جس کے ذریعہ سے کسی متعین چیز یا شخص کی طرف اشارہ کیا جائے۔

1 کسی چیز یا شخص کی طرف اشارہ کرتے وقت ہمیں مندرجہ ذیل تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

(1) اس شخص یا چیز کا موقع یا محل وقوع کیا ہے، یعنی کیا وہ بہت قریب ہے یا بہت دور ہے۔

(2) جس شخص یا چیز کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے، وہ مذکر ہے یا مؤنث ہے۔

(3) مشارٌ الیہ مفرد ہے یا تثنیہ ہے یا جمع ہے۔

1 اگر مشارٌ الیہ ایک ہو (مفرد) مذکر ہو اور دور ہو تو اس کے لیے عربی زبان میں "ذلک" کا لفظ خاص ہے۔ جیسے:

ذٰلک الرجلُ تَاجِرٌ (وہ آدمی تاجر ہے)

ذٰلک البيتُ واسعٌ (وہ گھر کشادہ ہے)

1 اگر مشارٌ الیہ مؤنث ہو اور دور ہو تو اس کے لیے عربی زبان میں "تِلک" کا لفظ خاص ہے۔

جیسے: تلکَ السَّيَّارَة جميلةٌ (وہ کار خوبصورت ہے)

تلک الجامعةُ شهیرةٌ (وہ یونیورسٹی مشہور ہے)

1 اگر مشارٌ الیہ قریب ہو مفرد اور مذکر ہو، تو اس کے لیے "هٰذَا" اور اگر مؤنث ہو تو "هٰذِهٖ" استعمال کریں گے۔

جیسے: هٰذا مَبْنَى الادارةِ (یہ عمارتِ انتظامی ہے)

هٰذِهٖ قاعة البيتِ (یہ گھر کا ہال ہے)

تثنیہ مذکر قریب کے لیے اسم اشارہ:

هٰذانِ (حالتِ رفعی) اور هٰذيْنِ (حالتِ نصبی و جری میں)

تثنیہ مذکر بعید کے لیے:

ذانک (حالتِ رفعی میں) اور ذَيْنِکَ (حالتِ نصبی و جری میں)

تثنیہ مؤنث قریب کے لیے: هاتانِ، هاتَيْنِ

تثنیہ مؤنث بعید کے لیے: تانکَ، تينِکَ

جمع مذکر و مؤنث کے لیے اسم اشارہ قریب: هٰؤلاءِ آتا ہے۔

جمع مذکر و مؤنث کے لیے اسم اشارہ بعید: أولٰئک آتا ہے۔

17.5 نمونے کے امتحانی سوالات:

(1) اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

(2) اسم اشارہ قریب اور اسم اشارہ بعید کی وضاحت کرتے ہوئے چند مثالیں تحریر کیجیے۔

(3) خالی جگہوں کو مناسب اسم اشارہ سے پُر کیجیے۔

يذهب______الصانع إلى مصنعه، يجيد_______الطباخان الطبخ، حلقتُ_______الطائر تان فى الجوّ، ________ العالم عامل بعلمه، ______التلاميذ مُجِدّون، _________ القادمون هم إخوتک، _______ الأمهات يرضعن أبنائهن، _________المدينتان عظيمتان، _______ الأزهار جميلةٌ، أ تَسْمَع _______ التلاوة المُجَوَّدَة، تُعرف حماقة الرجل في______ الخصلتين كلامه فيما لا يعنيه وجوابه عما لا يُسأل عنه.

(4) نیچے لکھے الفاظ کو مشارٌ الیہ بنا کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

الكتابان، الأقلام، المسطرتين، البنت، الرجال، الأطباء، العينين، المروحتان، الممرضات.

17.6 فرہنگ:

صَانِع	کاریگر
حَلَقَ، يَحْلِقُ	منڈانا
المُجَوَّدَة	تجوید کے ساتھ
المُمَرِّضَات	نرسیں

الخَصْلَةُ	عادت
الْمِسْطَرَةُ	اسکیل
المُجِدُّ (ج)المُجِدُّوْنَ	محنتی
ممارست	مشق

17.7 مطالعہ کے لیے معاون کتابیں:

1) جامع الدروس العربیۃ	مصطفیٰ غلاییني
2) النحو الواضح (حصہ دوّم)	علی جارم، مصطفیٰ امین
3) مصباح الانشا	مولانا نفیس احمد مصباحی
4) فیض النحو	شیر افگن ندوی

بلاک۔4 اکائی۔18

(مرکب اضافی و مرکب وصفی)

اکائی کے اجزا

18.1 مقصد
18.2 تمہید
18.3 مرکب کی تعریف واقسام
18.4 مرکب اضافی (مضاف، مضاف الیہ)
18.5 تمارین
18.5.1 مرکب اضافی بہ حیثیت جزء جملہ
18.5.2 معلومات کی جانچ
18.6 مرکب وصفی (صفت موصوف)
18.7 صفت موصوف تثنیہ
18.8 صفت موصوف جمع
18.9 تمارین
معلومات کی جانچ
18.9.1 مرکب وصفی بہ حیثیت جزء جملہ
18.10 تمارین
18.11 خلاصہ
18.12 نمونے کے امتحانی سوالات
18.13 فرہنگ
18.14 سفارش کردہ کتابیں

18.1 مقصد:

اس اکائی میں آپ مرکبات کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔عربی زبان میں کس طرح دو یا دو سے زیادہ لفظوں کو باہم جوڑ کر مرکب بناتے ہیں۔خاص طور پر آپ مرکب اضافی اور مرکب وصفی کے بارے میں تفصیلات جان سکیں گے۔

18.2 تمہید:

دو یا دو سے زیادہ لفظوں کو آپس میں خاص انداز سے جوڑنے اور ترتیب دینے کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں:

1. مرکب تام 2. مرکب ناقص

مرکب تام وہ مرکب ہے جس میں کسی خبر یا حکم کا پتہ چلے یا کوئی خواہش معلوم ہو یعنی پوری بات سمجھ میں آجائے۔اس کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں۔جیسے **هٰذِهِ السَّاعَةُ جَدِيدَةٌ** (یہ گھڑی نئی ہے)، **اِنْقَطَعَ الْمَطَرُ** (بارش رک گئی)، **هَاتِ الْمَاءَ** (پانی لاؤ)، **أُرِيدُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى السُّوقِ** (میں بازار جانا چاہتا ہوں)

مرکب ناقص وہ مرکب ہے جس میں نہ کسی خبر یا حکم کا پتہ چلے اور نہ ہی کوئی خواہش معلوم ہو۔یعنی جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے بلکہ ادھوری رہ جائے۔جیسے **لَوْنُ الزَّهْرِ** (پھول کا رنگ)، **اَلْمَاءُ الصَّافِي** (صاف پانی)، **فِي الْبَيْتِ** (گھر میں)، **هٰذا الْكِتَابُ** (یہ کتاب)، **أَحَدَ عَشَرَ** (گیارہ)۔یہ سب مرکب ناقص ہیں۔یعنی یہ جملے کے اجزا ہیں جملہ نہیں ہیں۔ان کو جملے کی شکل دینے کے لیے ان کے آگے یا پیچھے کچھ الفاظ کا اضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بات مکمل ہو سکے۔جیسے **لونُ الزَّهرِ جميلٌ** (پھول کا رنگ خوبصورت ہے)۔**الماءُ الصَّافِي ثَمِينٌ جِدًّا** (صاف پانی بہت گراں ہے)

مرکب ناقص کے کئی اقسام ہیں۔جیسے مرکب اضافی، مرکب وصفی اور مرکب مزجی وغیرہ۔لیکن یہاں آپ صرف مرکب اضافی اور مرکب وصفی کے بارے میں پڑھیں گے۔

مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں ایک لفظ کی اضافت یا نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی جائے جس سے تخصیص یا تعیین کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، جیسے **كِتابُ الْوَلَدِ** (لڑکے کی کتاب)، **لونُ الزَّهْرِ** (پھول کا رنگ)۔

مرکب وصفی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دوسرا لفظ پہلے لفظ کی کوئی صفت یا کیفیت کو بتائے جیسے **اَلْقَلَمُ الْجَدِيدُ** (نیا قلم)، **اَلْمَاءُ الصَّافِي** (صاف پانی)۔

18.3 مُرَکَّب کی تعریف واقسام:

اگر تنہا لفظ ہو تو اس کو مُفْرَد کہتے ہیں۔اور جب دو یا دو سے زیادہ مفرد الفاظ آپس میں جوڑ دیے جائیں تو اس کو مُرَکَّب کہتے ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔(1) مرکبِ تام (2) مرکبِ ناقص

مرکبِ تام:

مرکب تام اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں کسی خبر، خواہش یا حکم کا پتہ چلتا ہے۔ اس کو جملہ بھی کہتے ہیں ، جیسے **الكتابُ عَلَى الطَّاوِلَةِ.** (کتاب میز پر ہے)۔ **أذْهَبُ إِلَى الْجَامِعَةِ.** (میں یونیورسٹی جاتا ہوں)۔

اِغْسِلْ یَدَیْکَ.   (اپنے ہاتھ دھولو)۔   اَلْجَوُّحَارٌّ (موسم گرم ہے)۔

مرکبِ ناقص:

وہ مرکب ہے جس میں بات پوری طرح واضح نہ ہو، مکمل مفہوم جاننے کے لیے مزید الفاظ درکار ہوں۔ دوسرے الفاظ میں مرکبِ ناقص جملہ نہیں ہوتا ہے بلکہ جملہ کا ایک جزء ہوتا ہے۔ جیسے **اسمُ الولدِ** (لڑکے کا نام)، **الھَاتِفُ الْجَدِیْدُ** (نیا فون)۔

مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں۔ جن میں دو قسمیں کثیر الاستعمال ہیں۔

(1) مرکب اضافی   (2) مرکب وصفی

ہم پہلے مرکب اضافی کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے پھر مرکب وصفی کے بارے میں پڑھیں گے۔

18.4 مُرَکَّبِ اِضافی (مُضاف، مُضاف الیہ):

مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دو لفظ ایک خاص ترتیب کے ساتھ آپس میں جوڑ دیے جاتے ہیں جس سے تخصیص یا تعیین کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح دو لفظوں کو آپس میں ترتیب دینے کے عمل کو اِضافت کہتے ہیں۔ نیچے دی گئی مثالوں پر غور کیجیے۔

اِسْمُ الْوَلَدِ   (لڑکے کا نام)

لَوْنُ الْوَرْدَةِ   (گلاب کا رنگ)

سِعْرُ الْکِتَابِ   (کتاب کی قیمت)

ان مثالوں میں پہلے لفظ کی اضافت یا نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی گئی۔ یعنی ''اسم'' کی اضافت ''الولد'' کی طرف۔ اور اسی طرح دیگر مثالوں میں بھی پہلے لفظ کی اضافت دوسرے لفظ کی طرف کی گئی ہے۔ یہ تمام مرکب اضافی کی مثالیں ہیں۔ مرکب اضافی کے پہلے لفظ کو مضاف کہتے ہیں۔ اور دوسرے لفظ کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

پہلی مثال **اسمُ الولدِ** میں **اسمُ** مضاف کہلاتا ہے اور **الولدِ** کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

اس طرح **لونُ الوردةِ** میں **لون** مضاف ہے اور **الوردة** مضاف الیہ ہے۔ اور **سعرُ الکتابِ** میں **سعر** مضاف واقع ہے اور **الکتابِ** مضاف الیہ۔

مرکب اضافی کو مضاف، مضاف الیہ بھی کہتے ہیں۔

اضافت سے ایک طرح تخصیص اور تعیین کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

مثلاً جب ہم **سِعْرُ الْکِتَابِ** کہیں گے تو مراد کتاب کی قیمت ہوگی، کسی اور چیز کی نہیں۔ اسی طرح **لَوْنُ الْوَرْدَةِ** میں رنگ کی خصوصیت گلاب کے ساتھ ہوگی۔ یعنی گلاب کا رنگ، کسی اور چیز کا نہیں۔

یعنی صرف **سِعْر** کہا جائے گا تو کسی بھی چیز کی قیمت مراد ہو سکتی ہے، میز کی، قلم کی، بیاگ کی۔ لیکن جب ہم نے **الکتاب** کہہ کر سعر کی اضافت اس کی طرف کر دی تب یہ بات متعین ہوگئی کہ کتاب کی قیمت مراد ہے کسی اور چیز کی نہیں۔ اور اسی طرح جب ہم صرف **لون** کہیں گے تو کس چیز کا رنگ مراد ہے متعین نہیں ہوگا۔ لیکن جب اس کے آگے **الوردة** ذکر کر دیا گیا تو اب متعین ہوگیا کہ گلاب کا رنگ۔ اس اضافت یا نسبت کو اردو میں عام طور پر ''کا'' ''کی'' یا ''کے'' جیسے الفاظ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

اوپر دی ہوئی مثالوں پر غور کرنے سے ایک اور بات سمجھ میں آتی ہے۔ مرکب اضافی کے پہلے لفظ یعنی مضاف پر کہیں بھی ''ال'' نہیں ہے اور

دوسرے لفظ یعنی مضاف الیہ کے آخری حرف پر تمام مثالوں میں کسرہ (ــِــ) یعنی زیر کی علامت ہے۔

اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضاف پر 'ال' نہیں آتا اور نہ ہی اس پر تنوین ــٌ ــٍ ــً آتی۔ بلکہ اس پر صرف ــَـ، ــِـ یا ــُـ آئے گا۔ اور اگر مضاف تثنیہ یا جمع کا صیغہ ہو تو اس کے آخر سے ''ن'' حذف ہو جائے گا، جیسے

بَابَا الْبَیْتِ (گھر کے دو دروازے)۔

عقربا الساعةِ (گھڑی کی دو سوئیاں)

بابا اصل میں بابان تھا جو بَابٌ کا تثنیہ ہے، اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔ دوسری مثال میں بھی عقربان تثنیہ سے نون حذف ہو گیا۔

مُسْلِمُو الْهِنْدِ (ہندوستان کے مسلمان)۔

سائقو القطارِ (ٹرین کے ڈرائیور)

مسلمو اصل میں مسلمون تھا جو مسلم کی جمع ہے۔ اضافت کی وجہ سے ''ن'' حذف ہو گیا۔

مضاف الیہ کے آخر حرف پر کسرہ ہوگا۔ یعنی مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا۔ دوسری مثال میں سائقون جمع کے صیغے سے نون حذف ہو گیا۔

مضاف الیہ کے آخر حرف پر کسرہ ہوگا یعنی مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا۔

البتہ مضاف کے آخر پر عامل کے اعتبار سے ضمہ (ــُـ) فتحہ (ــَـ) اور کسرہ (ــِـ) آئے گا۔ اور اگر اس سے پہلے اگر فتحہ (ــَـ) یا کسرہ (ــِـ) دینے والا کوئی عامل (سبب) نہ ہو تو مضاف الیہ کے آخر میں ضمہ (ــُـ) ہی آئے گا۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔ یہ سب مضاف، مضاف الیہ کی مثالیں ہیں۔

عُطْلَةُ الصَّیْفِ	گرما کی چھٹی	بَیْتُ اللّٰهِ	اللہ کا گھر
یَوْمُ الْجُمُعَةِ	جمعہ کا دن	بابُ الجَامِعَةِ	یونیورسٹی کا دروازہ
فَصْلُ الشِّتاءِ	سرما کا موسم	سِنُّ الطَّالِبِ	طالب علم کی عمر
لاعبو البلادِ	ملک کے کھلاڑی	منارتا المسجدِ	مسجد کے دو منار
کتابا حامدٍ	حامد کی دو کتابیں	مهندسو اليابان	جاپان کے انجینیر

18.5 تمارین:

1۔ درج ذیل الفاظ سے پہلے مناسب مضاف لگائیے۔

1. .... المُعَلِّمِ
2. ....القَلَمِ
3. .... الکتاب
4. .... الشَّجَرَةِ
5. .... اَلْاِمْتِحانِ
6. .... الصیفِ
7. .... اللهِ
8. .... حامدٍ
9. .... الغُرُفَةِ
10. .... اليَدِ

2۔ درج ذیل الفاظ کے آگے مناسب مضاف الیہ لگائیے۔

1. بابُ ....
2. کتابُ ....

3. هاتِفُ .... 4. اِسْمُ ....

5. لونُ .... 6. قلبُ ....

7. نُورُ .... 8. طَعْمُ ....

9. سَيَّارَةُ .... 10. غُرْفَةُ ....

3۔ دیے گئے لفظوں کو باہم اس طور پر جوڑیے کہ وہ مرکب اضافی بن جائیں۔

درس	سيارة	الامتحان	الهاتف	رقم
المدير	الكتاب	عطلة	نتيجة	الصيف

4۔ اردو میں ترجمہ کیجیے۔

1. مَبْنَى الْجَامِعة 2. طُولُ الْغُرْفَةِ

3. جَوُّ الْمَدينةِ 4. سَاعَةُ الْيَدِ

5. دَرْسُ الْكِتابِ 6. حَقِيبَةُ الطَّبِيبِ

7. سَيَّارَةُ الْمُهَنْدِسِ 8. زَعِيمُ الْهِنْدِ

9. حَرْبُ الْاِسْتِقْلالِ 10. مَوْعِدُ الْقِطَارِ

5۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. گرمی کا موسم 2. ٹیلیفون کی قیمت

3. حامد کی گھڑی 4. پرنسپل کی کار

5. لڑکی کا بیاگ 6. معلم کی کرسی

7. دروازہ کا رنگ 8. تخت کی لمبائی

9. یونیورسٹی کی عمارت 10. اللہ کی کتاب

6۔ درج ذیل الفاظ کو اضافی ترکیب میں تبدیل کیجیے۔

السيارتان الجامعة.	المعلمون المدرسة
شفتان البنت	سائقون السيارة
الرسالتان الوالد	لاعبون الهند

7۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. دوست کے دو خط 2. لڑکے کے دو ہاتھ

3. یونیورسٹی کے ملازمین 4. گھڑی کی دونوں سوئیاں

5. علم دوست افراد 6. عربی کے معلمین

18.5.1 مرکب اضافی بہ حیثیت جزء جملہ:

مضاف، مضاف الیہ جملہ نہیں ہوتے بلکہ جملہ کا جزء ہوتے ہیں۔ یہ بطور مبتدا اور خبر اور مفعول بہ وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔

مضاف، مضاف الیہ بطور مبتدا:

حقيبة الطبيب كبيرةٌ	ڈاکٹر کا بیاگ بڑا ہے۔
سَيَّارَةُ الْمُدِيرِ واقِفَةٌ.	پرنسپل کی کار کھڑی ہے۔
رَقْمُ الْهاتِفِ جديدٌ.	ٹیلیفون کا نمبر نیا ہے۔
مَبْنَى الْجامِعَةِ فَخْمٌ.	یونیورسٹی کی عمارت شاندار ہے۔
دَرَّاجَةُ خالِدٍ قَدِيمَةٌ.	خالد کی سائیکل پرانی ہے۔

ان مثالوں میں مرکب اضافی یعنی مضاف، مضاف الیہ مبتدا واقع ہے۔ اوران کے بعد آنے والا لفظ ان کی خبر واقع ہو رہا ہے۔

مضاف، مضاف الیہ بطور خبر:

هذا قلُم الحبرِ	یہ فونٹن پن ہے۔
محمد رسول الله	محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
أنا ابنُ المدرسِ	میں مدرس کا لڑکا ہوں۔
القرآن كتاب الله	قرآن اللہ کی کتاب ہے۔
هذه سيارةُ المدير	یہ پرنسپل کی کار ہے۔
نحن طلاب العربية	ہم عربی کے طلبا ہیں۔
هوسائق السيارةِ	وہ کار کا ڈرائیور ہے۔
العلماء ورثة الأنبياءِ	علما انبیا کے جانشین ہیں۔

ان مثالوں میں مرکب اضافی خبر واقع ہے، اور ان سے پہلے والا لفظ ان کا مبتدا واقع ہو رہا ہے۔

مضاف، مضاف الیہ بطور مفعول بہ:

رأيتُ هلالَ العيد	(میں نے عید کا چاند دیکھا)
اشترى سعيدٌ قلمَ الحبر	(سعید نے فونٹین پن خریدا)
تسلّمَ راشدٌ رسالةَ الوالدِ	(راشد کو اپنے والد کا خط ملا)
هل سمعتَ أذانَ الفجرِ	(کیا آپ نے فجر کی اذان سنی)
أسمع نصيحةَ الأستاذِ	(میں استاد کی نصیحت کو سنتا ہوں)
سألتُ رقمَ الهاتفِ	(میں نے فون نمبر دریافت کیا)

18.5.2 معلومات کی جانچ:

1. مرکب کسے کہتے ہیں؟

2. مرکب ناقص سے کیا مراد ہے؟
3. مضاف کس کو کہتے ہیں؟
4. مضاف الیہ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

18.6 مرکب وصفی (صفت موصوف):

آپ نے پچھلے صفحات میں مرکب ناقص کے بارے میں پڑھا۔ اور یہ بھی پڑھا ہے کہ مرکب وصفی بھی مرکب ناقص کی ایک قسم ہے۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے لفظ کی کوئی صفت بتائے وہ مرکب وصفی ہے۔ مرکب وصفی کو صفت۔ موصوف بھی کہتے ہیں۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔

1. كتابٌ مُفيدٌ	ایک مفید کتاب	7. الكتابُ المفيدُ	مفید کتاب
2. مَيْدَانٌ فَسِيْحٌ	ایک وسیع میدان	8. الميدان الفسيحُ	وسیع میدان
3. قَلَمٌ جَديدٌ	ایک نیا قلم	9. القلمُ الجديدُ	نیا قلم
4. وَرْدَةٌ جَمِيلَةٌ	ایک خوبصورت گلاب	10. الوردةُ الجميلةُ	خوبصورت گلاب
5. تُفَّاحَةٌ حُلْوَةٌ	ایک میٹھا سیب	11. التفاحةُ الحلوة	میٹھا سیب
6. حَدِيقَةٌ نَظِيفَةٌ	ایک صاف ستھرا باغ	12. الحديقةُ النظيفةُ	صاف ستھرا باغ

ان مثالوں پر غور کرنے سے ہمیں کچھ ضروری باتوں کا پتہ چلتا ہے۔

1. عربی میں موصوف یعنی وہ اسم جس کی کوئی صفت بیان کی جا رہی ہو پہلے آتا ہے اور صفت اس کے بعد آتی ہے۔ جیسے ''کتابٌ'' موصوف ہے اور ''مفیدٌ'' اس کی صفت ہے۔ اسی طرح میدانٌ موصوف ہے اور فسیحٌ اس کی صفت ہے۔
موصوف کو منعوت اور صفت کو نعت بھی کہتے ہیں۔

2. صفت ہر حال میں اپنے موصوف کی تابع ہوتی ہے۔ جیسا موصوف ہوگا ویسی ہی صفت بھی ہوگی۔ دوسرے الفاظ میں صفت اعراب میں، تذکیر و تانیث میں، تعریف و تنکیر میں، واحد تثنیہ اور جمع میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی موصوف مذکر ہو تو صفت بھی مذکر ہوگی، موصوف مؤنث ہو تو صفت بھی مؤنث ہوگی۔ موصوف معرفہ ہو تو صفت بھی معرفہ ہوگی، موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی۔ موصوف واحد ہو تو صفت بھی واحد، موصوف تثنیہ ہو تو صفت بھی تثنیہ، موصوف جمع ہو تو صفت بھی جمع ہوگی۔

پہلی مثال کتابٌ مفیدٌ میں چونکہ موصوف کتابٌ مذکر ہے اس لیے اس کی صفت مفیدٌ بھی مذکر ہے۔ کتابٌ واحد ہے اس لیے مفیدٌ بھی واحد کا صیغہ ہے۔ کتابٌ نکرہ ہے۔ اس لیے مفیدٌ بھی نکرہ ہے۔

وردةٌ جميلةٌ میں وردةٌ موصوف چونکہ مؤنث ہے اس لیے اسکی صفت جميلةٌ بھی مؤنث ہے، موصوف واحد ہے اس لیے صفت بھی واحد ہے، موصوف نکرہ ہے اس لیے اس کی صفت بھی نکرہ ہے اور وردةٌ کے آخر میں ضمتین (ـٌـ) ہے اسی لیے جميلةٌ کے آخر میں بھی ضمتین (ـٌـ) ہے۔ اس کے برخلاف الكتابُ المفيدُ میں موصوف الكتابُ معرفہ ہے۔ چونکہ اس سے پہلے ''ال'' موجود ہے، اس لیے اس کی صفت پر بھی ''ال'' لگا کر اسے معرفہ بنالیا گیا ہے۔ چونکہ الكتابُ کے آخر میں ضمہ ـُـ ہے لہذا المفيدُ کے آخر میں بھی ضمہ ـُـ ہے۔ اسی طرح ساری مثالوں پر غور کیجیے۔

18.7 صفت موصوف تثنیہ:

1 . وَلَدَانِ نَشِيطَان		5. اَلْوَلَدَانِ النَّشِيطَانِ
2. قَلَمَانِ جَمِيلان		6. اَلْقَلَمانِ الْجَمِيلانِ
3. بِنْتَانِ نَشِيطَتَان		7. اَلْبِنْتَانِ النَّشِيطَتَانِ
4. حَدِيْقَتَانِ كَبِيْرَتَانِ		8. اَلْحَدِيْقَتَانِ الْكَبِيْرَتَانِ

ان مثالوں میں موصوف ولدان، قلمان وغیرہ تثنیہ ہیں لہذا ان کی صفت کو بھی آخر میں ''انِ'' لگا کر تثنیہ بنا دیا گیا ہے۔اور جہاں موصوف پر ''ال'' ہے اس کی صفت پر بھی ''ال'' لگا دیا گیا ہے تا کہ صفت اور موصوف کے درمیان پوری مطابقت پائی جائے۔

18.8 صفت موصوف جمع:

1. الطُّلَّابُ الْمُجْتَهِدُوْنَ		محنتی طلبہ
2. الْمُعَلِّمُوْنَ الْمَاهِرُوْنَ		ماہر اساتذہ
3. الْمُهَنْدِسُوْنَ الْكِبَارُ		بڑے انجینیر
4. اَلاعْضَاءُ الْجُدُدُ		نئے ارکان
5. البَنَاتُ الْمُسْلِمَاتُ		مسلم لڑکیاں
6. الْأُمَّهاتُ الْمُشْفِقَاتُ		شفیق مائیں
7. طَالِباتٌ ذَكِيَّاتٌ		ذہین طالبات

ان مثالوں میں موصوف جمع کا صیغہ ہے جیسے الطلابُ جو طالبٌ کی جمع ہے اور وہ مذکر ہے۔اس کی صفت المجتهدون بھی جمع کا صیغہ ہے جو المجتهد کی جمع ہے۔ الأعضاء موصوف عُضوٌ کی جمع ہے۔لہذا اس کی صفت جُدُدٌ بھی جمع ہے،جس کا واحد جدیدٌ ہے۔اسی طرح ساری مثالیں ہیں۔چونکہ یہاں موصوف مذکر ہے لہذا صفت بھی مذکر ہے۔

موصوف البناتُ جمع مؤنث کا صیغہ ہے جس کا واحد البنتُ ہے۔اس کی صفت المسلماتُ بھی جمع ہے،جس کا واحد المسلمة ہے۔ چونکہ البنات معرفہ ہے لہذا المسلمات بھی معرفہ ہے۔طالباتٌ موصوف جمع مؤنث ہے اور نکرہ ہے لہذا اس کی صفت ذكياتٌ بھی جمع مؤنث اور نکرہ ہے۔

جب موصوف تثنیہ یا جمع ہو تو اس کی صفت بھی تثنیہ یا جمع ہوگی ،البتہ اگر موصوف غیر ذوی العقول کی جمع ہو جو غیر عاقل ہو،یعنی جن میں عقل و شعور نہیں ہے تو ان کی صفت عموماً واحد مؤنث آتی ہے۔جیسے:

الأقلامُ الجديدة		نئے قلم		الحَدَائِقُ الْفَسِيحَةُ		وسیع باغات
الكُتُبُ الْمُفِيدَةُ		مفید کتابیں		التَّمَارِينُ السَّهْلَةُ		آسان مشقیں
البقراتُ السمِيْنَةُ		موٹی گائیں		الجبال الراسية		مضبوط جمے ہوئے پہاڑ

یہاں چونکہ موصوف الأقلام (قلم کی جمع)، الكتُبُ (كتاب کی جمع)، الحدائق (الحديقة کی جمع) ،التمارين (تمرين کی جمع) البقرات (البقرة کی جمع)،اور الجبال (الجبل کی جمع) ایسے اسماء ہیں جو غیر ذوی العقول پر دلالت کرتے ہیں۔لہذا ان کی صفت واحد مؤنث لائی گئی

ہے جیسے: الجديدة، المفيدة، الفسيحة، السهلة، السمينة اور الراسية۔البتہ تاکید کی خاطر کبھی ان کی صفت جمع مؤنث بھی لائی جاتی ہے۔جیسے:البقراتُ السِّمَانُ اور الجبالُ الراسياتُ۔

18.9 تمارین:

1۔ درج ذیل اسماء کے آگے مناسب صفات لگا کر ان کو مرکب وصفی بنائیں

1. هاتفٌ 2. طالبٌ

3. كتابٌ 4. بنتٌ

5. طاولةٌ 6. الحديقةُ

7. الولد 8. المسجد

9. الوردة 10. الساعة

11. الجامعة 12. المعلم

2۔ درج ذیل صفات سے پہلے مناسب موصوف ذکر کریں۔

1. .... جميلةٌ 2. .... المفيدُ

3. .... الجديدُ 4. .... الماهرُ

5. .... القديمة 6. .... المفتوح

7. .... ذَكِيٌّ 8. .... فسيحةٌ

9. .... سَهْلٌ 10. .... الكبير

3۔مندرجہ ذیل موصوف کے لیے مناسب صفت تجویز کریں۔

1. الرجالُ .... 2. الأُمَّهاتُ ....

3. البنتان .... 4. الطُّلَّابُ ....

5. طالبات .... 6. كتابان ....

7. حديقتان .... 8. البابان ....

9. الأَقْلامُ .... 10. سَاعَاتٌ ....

11. تَمارِيْنُ .... 12. طَاوِلَاتٌ ....

13. الأَطِبَّاءُ .... 14. السَّمَاءُ ....

15. المَسَاجِدُ .... 16. الجَامِعَاتُ ....

4۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. نئی کتاب 2. محنتی طالب علم

3. خوبصورت قلم　　4. کھِلا ہوا گلاب
5. خوبصورت باغیچہ　　6. ٹھنڈا پانی
7. تازہ ہوا　　8. وسیع میدان
9. پرانی میز　　10. میٹھا سیب

5۔ اردو میں ترجمہ کیجیے۔

1. الأزْهَارُ المُفَتَّحةُ　　2. الدُّرُوسُ الْمُفِيدَةُ
3. المَسَاجِدُ القَدِيمَةُ　　4. الحَرُّالشَّدِيْدُ
5. السَّماءُ الصَّافِيَةُ　　6. كُرْسيٌّ مُرِيحٌ
7. مِصْبَاحٌ كَهْرَبَائِيٌّ　　8. الحُجْرَةَ الضَّيِّقَةُ
9. المَاءُ الْعَذْبُ　　10. الهَوَاءُ الطَّلْقُ

6۔ عربی میں ترجمہ کیجیے:

1. وسیع مساجد　　2. ماہراطبا
3. مفید کتابیں　　4. سستے قلم
5. کھلے ہوئے پھول　　6. آسان اسباق
7. تیز رفتار کاریں　　8. روشن ستارے

18.9.1 مرکب وصفی بہ حیثیت جزء جملہ

جس طرح مرکب اضافی جملہ کا جز ہوتا ہے اسی طرح مرکب وصفی بھی جملے کا جز ہوتا ہے جملہ نہیں ہوتا ہے۔ اسی لیے ان کو مرکب ناقص کہتے ہیں۔

1. هذا كتابٌ مفيدٌ.　　یہ ایک مفید کتاب ہے۔
2. تلك حديقةٌ فسيحةٌ.　　وہ ایک وسیع باغ ہے۔
3. ذهبتُ اِلى الجامعةِ المفتوحةِ.　　میں اوپن یونیورسٹی کو گیا۔
4. أخَذْتُ قلماً جديدًا.　　میں نے ایک نیا قلم لیا۔
5. الطالبُ المُجْتَهِدُ ناجحٌ.　　محنتی طالب علم کامیاب ہوتا ہے۔
6. الوردة الجميلة مُفَتَّحَةٌ.　　خوبصورت گلاب کھلا ہوا ہے۔

پہلی مثال میں مرکب وصفی كتابٌ مفيدٌ جملے کا جزء یعنی خبر ہے۔

دوسری مثال میں حديقةٌ فسيحةٌ مرکب وصفی ہے اور وہ بھی خبر واقع ہے۔

تیسری مثال میں الجامعة المفتوحة مرکب وصفی مجرور واقع ہوا کیونکہ اس پر حرف جر ''اِلى'' داخل ہوا۔ اس لیے موصوف اور صفت مجرور ہیں یعنی دونوں کے آخر میں کسرہ (ـِـ) ہے۔

چوتھی مثال میں قلماً جديدًا مرکب وصفی مفعول بہ واقع ہے۔ چونکہ اس سے پہلے أخذتُ فعل بافاعل موجود ہے۔ اسی لیے قلماً منصوب ہے

اسی طرح اس کی صفت جدیداً بھی منصوب ہے۔

پانچویں مثال میں الطالبُ المجتهدُ مرکب وصفی مبتدا واقع ہے اور نَاجِحٌ اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مذکر ہیں۔

چھٹی مثال میں الوردةُ الجميلةُ مرکب وصفی مبتدا واقع ہے اور مُفَتَّحةٌ اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مؤنث ہیں۔

واضح رہے کہ ان تمام مثالوں میں مرکب وصفی جملہ کا ایک جز ہے۔ خواہ وہ مبتدا یا خبر کی شکل میں ہو خواہ مفعول یا مجرور کی شکل میں ہو۔

18.10 تمارین:

1۔ موصوف اور صفت کی نشاندہی کیجیے۔

ذهب خليل الى الحديقة العامة مع صديق حميم له، فوصلا هناك في الساعة الخامسة مساءً، رأيا هناك رجلا مسكينا يمدّ يدَه الى الناسِ فدفع له خليل خمسين روبية. دعا ذلك المسكينُ له وشكر شكرا جزيلا.

2۔ مناسب خبر کے ذریعہ جملہ مکمل کیجیے۔

1. الطالب المجتهدُ.................
2. الساعةُ اليَابَانِيّةُ...............
3. النّجم الصغيرُ...................
4. القُرآنُ الكريمُ..................
5. الأشجار الطويلةُ..............
6. الحدائقُ الفسيحةُ............
7. البناتُ المؤدباتُ..............
8. المعلمونَ المشفقونَ.......
9. الصُحف اليومية.............
10. الفواكه الطازجة.........

3۔ خالی جگہوں کو مناسب لفظ کے ذریعہ پُر کیجیے:

1. .... بلدةٌ مباركةٌ
2. .... كتابا جديدا
3. .... رسالة قصيرة
4. ....مهندس كبيرٌ
5. ....ولد زكي
6. .... بالخطِّ الجميلِ
7. ....سيّارة جديدة
8. ....في بيت قديم
9. .... تفّاحةً حلوةً
10. ....هاتف ذكيٌّ

معلومات کی جانچ:

1. مرکب وصفی کی تعریف کیجیے؟
2. موصوف کسے کہتے ہیں؟
3. غیر ذوی العقول سے کیا مراد ہے؟

18.11 خلاصہ:

آپ کو یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہوگا کہ مرکب اضافی اور مرکب وصفی دراصل مرکب ناقص کی قسمیں ہیں۔ مرکب اضافی اور مرکب وصفی دونوں جملے کا جز ہوتے ہیں پورا جملہ نہیں ہوتے۔ انہیں جملہ کی شکل دینے کے لیے مزید ایک یا کچھ اجزا درکار ہوتے ہیں۔

مرکب اضافی مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنتا ہے، مرکب اضافی میں پہلے لفظ کی اضافت دوسرے لفظ کی طرف کی جاتی ہے، جس سے ایک طرح کی تخصیص یا تعیین پیدا ہوتی ہے۔ مضاف پر ''ال'' اور تنوین نہیں آتی جبکہ مضاف الیہ کے آخر میں کسرہ ہوتا ہے۔ اس پر ضرورت ہوتو ''ال'' داخل کیا جاتا ہے۔ ہاں اگر وہ اسمِ علم ہو یا اسے نکرہ استعمال کرنا مقصود ہوتو اس پر ''ال'' داخل نہیں کیا جائے گا۔

مرکب وصفی موصوف اور صفت سے مل کر بنتا ہے۔ موصوف کو منعوت اور صفت کو نعت بھی کہتے ہیں۔ عربی میں پہلے موصوف ہوگا پھر صفت آئیگی جبکہ اردو میں عموماً پہلے صفت کا ذکر ہوتا ہے اس کے بعد موصوف ذکر کیا جاتا ہے۔

صفت ہر معاملہ میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے، یعنی اگر موصوف مذکر ہوتو صفت بھی مذکر ہوگی، موصوف مؤنث ہوتو صفت بھی مؤنث ہوگی، موصوف واحد یا تثنیہ کا صیغہ ہوتو صفت بھی اسی طرح کا صیغہ ہوگی۔ موصوف اگر جمع ہوتو صفت بھی جمع ہوگی، تاہم اگر موصوف غیر ذوی العقول اسم کی جمع ہوتو عموماً صفت واحد مؤنث ہوگی۔ اسی طرح صفت اعراب میں بھی موصوف کے مطابق ہوگی۔

18.12 نمونے کے امتحانی سوالات:

1. مرکب وصفی کی مثالوں کے ذریعہ تشریح کیجیے۔
2. مرکب اضافی سے کیا مراد ہے وضاحت کیجیے۔
3. صفت کن امور میں موصوف کے تابع ہوتی ہے؟ بیان کیجیے۔
4. مرکب وصفی پر مشتمل پانچ جملے بنائیے۔
5. پانچ جملے اس طرح بنائیے کہ مضاف مضاف الیہ ان میں مبتدا واقع ہوں۔
6. مضاف الیہ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کیجیے۔

18.13 فرہنگ:

لفظ	=	معنی
اليَدُ	=	ہاتھ
الغُرْفَةُ	=	کمرہ
قَلْبٌ	=	دل
الهَاتِف	=	فون
طَعْمٌ	=	مزہ، ذائقہ
سَيَّارَةٌ	=	کار
رَقْمٌ	=	نمبر
اَلْمُدِيْرُ	=	پرنسپل، منیجر
مَبْنَى	=	عمارت
جَوٌّ	=	آب و ہوا
حَرْبٌ	=	جنگ

اَلْاِسْتِقْلَال	=	آزادی
مَوْعِدٌ	=	وقت
اَلْقِطَارُ	=	ریل گاڑی
زَعِيْمٌ	=	لیڈر
نشيطٌ	=	چاق وچوبند
الطازجةُ	=	تازہ
شَفَةٌ	=	ہونٹ
اَلْمُنْتَخَبُ	=	ٹیم
الهاتف الذكي	=	اسمارٹ فون
مُجْتَهِدٌ	=	محنتی
تَمْرِيْنٌ	=	مشق

18.14 سفارش کردہ کتابیں:

1. تمرین النحو محمد مصطفیٰ ندوی
2. عربی کا معلم عبدالستار خان
3. تحفۃ النحو سراج الدین ندوی
4. منہاج العربیۃ سید نبی حیدرآبادی

بلاک۔5 اکائی نمبر۔19

(جملہ اسمیہ، خبر کے اقسام)

اکائی کے اجزا

19.1 مقصد

19.2 تمہید

19.3 جملہ اسمیہ کی تعریف

19.4 مبتدا خبر کا تعلق

19.5 مبتدا اور خبر کے احکام

19.6 مبتدا معرفہ کی مثال

19.7 مبتدا بہ شکل نکرہ

19.8 مبتدا کا مقدم ہونا

19.9 خبر کی شکلیں

19.10 خبر جار مجرور کی شکل میں

19.11 خبر ظرف کی شکل میں

19.12 خبر جملہ کی شکل میں

19.13 مبتدا کی ایک سے زیادہ خبر
معلومات کی جانچ

19.14 خلاصہ

19.15 نمونے کے امتحانی سوالات

19.16 فرہنگ

19.17 سفارش کردہ کتابیں

19.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ کو جملۂ اسمیہ کی حقیقت سے واقفیت حاصل ہو جائے گی۔ اس کے ذریعہ طلبہ کو جملہ اسمیہ کی مختلف شکلیں بتائی جائیں گی، مبتدا خبر کے احکام بتائے جائیں گے، اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ جملہ اسمیہ کو اچھی طرح سمجھ جائیں گے اور اسکے صحیح استعمال پر قادر ہوسکیں گے۔

19.2 تمہید:

عربی میں جملہ کم از کم دو بامعنی کلموں سے مل کر بنتا ہے۔ جس جملہ کی ابتدا اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے اور جو جملہ فعل سے شروع ہو اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ کے دو جزء ہوتے ہیں، مبتدا و خبر۔

19.3 جملۂ اسمیہ کی تعریف:

جملہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کی ابتدا اسم سے ہو۔ جملہ فعلیہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کی ابتدا فعل سے ہو۔ جملہ فعلیہ کے بارے میں آپ آئندہ تفصیل سے پڑھیں گے۔ یہاں ہم آپ کو جملہ اسمیہ کے بارے میں بتائیں گے، جملہ اسمیہ چونکہ اسم سے شروع ہوتا ہے اس لیے اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ جیسے: **الطالب مجتهدٌ** (طالب علم محنتی ہے) اس جملہ میں الطالب اسم ہے۔ جملہ اسمیہ کے دو جز ہوتے ہیں: ۱) مبتدا ۲) خبر، جیسے: **زیدٌ کاتبٌ** (زید لکھنے والا ہے)۔ اس میں زید مبتدا ہے اور **کاتبٌ** اس کی خبر ہے۔ مبتدا اس اسم کو کہتے ہیں جس کے بارے میں کوئی خبر دی جاتی ہو یا کوئی بات بتائی جاتی ہو، اور خبر اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ بات پوری ہو۔ مبتدا کو مسند الیہ بھی کہتے ہیں اور خبر کو مسند کہتے ہیں۔ کیونکہ کاتب کی اسناد یعنی نسبت زید کی طرف کی جارہی ہے، یعنی یہ بات بتائی جارہی ہے یا خبر دی جارہی ہے کہ لکھنے والا زید ہے، نہ کہ کوئی اور۔

19.4 مبتدا و خبر کا تعلق:

مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خبر نہ ہو تو بات معلوم نہیں ہوسکتی۔ مثلاً کسی نے کہا **زیدٌ** تو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ شخص کہنا کیا چاہتا ہے۔ جب **کاتبٌ** کہا گیا تو بات واضح ہوگئی کہ زید کی لکھنے کی صلاحیت بتانا مقصود ہے۔ چنانچہ بات سمجھ میں آگئی کہ زید لکھتا ہے یا لکھنے والا ہے۔

اسی طرح **السماءُ ممطرةٌ** کے بجائے اگر کسی نے صرف **السماءُ** کہا تو سننے والے کو بات سمجھ میں نہیں آئے گی کہ **السماءُ** سے کیا بتانا مقصود ہے۔ اب اگر ساتھ میں خبر لگائی جاتی ہے جیسے **ممطرةٌ** تو بات سمجھ میں آگئی کہ کہنے والا بتانا چاہتا ہے کہ آسمان برس رہا ہے یا بارش ہو رہی ہے۔

لہٰذا یہ ذہن نشیں کرلیں کہ مبتدا اور خبر کا تعلق لازم وملزوم کا ہے، یعنی ایک دوسرے کے لیے ضروری ہے۔ مبتدا کے لیے خبر کا ہونا اور خبر کے لیے مبتدا کا ہونا ضروری ہے۔ دوسرے الفاظ میں مسند الیہ کے لیے مسند کا اور مسند کے لیے مسند الیہ کا ہونا ضروری ہے۔ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہیں کیونکہ ان دونوں کی اعرابی حالت رفع ہے۔ مثلاً

الحديقةُ جميلةٌ	(باغ خوبصورت ہے)،	**الأرض مدوَّرة۔**	(زمین گول ہے)
زیدٌ کاتبٌ	(زید لکھنے والا ہے)	**السماءُ ممطرةٌ**	(آسمان برس رہا ہے)
السحابُ أسودُ	(بادل سیاہ ہے)	**الحياةُ فانيةٌ**	(زندگی فانی ہے)

19.5 مبتدا اور خبر کے احکام:

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ جیسے: **حامد مهندسٌ** (حامد انجینئر ہے)، **الطبيب ماهرٌ** (ڈاکٹر ماہر ہے)، لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مبتدا شکل

کے اعتبار سے نکرہ ہوتا ہے تو اس حالت میں تخصیص کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کیونکہ نکرہ تنہا مبتدا نہیں ہوگا۔مثالیں تفصیل کے ساتھ آگے بیان کی جارہی ہے۔خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔اور کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے مثلاً: **محمد**ﷺ **رسول اللّٰہ، الخلق عیالُ اللّٰہ۔**

19.6 مبتدا معرفہ کی مثال:

ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

محمد رسولُ اللّٰہِ۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)

الصدّیق خلیفة الرسول۔ (صدیق اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں)

عمر أمیرٌ للمؤمنین۔ (عمر فاروق مسلمانوں کے امیر ہیں)

ھو رجلٌ صالحٌ۔ (وہ ایک بھلا آدمی ہے)

ھُمْ أتقیاءُ۔ (وہ لوگ پرہیزگار ہیں)

19.7 مبتدا کے نکرہ ہونے کی صورتیں:

جیسا کہ آپ جان چکے ہیں کہ مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے لیکن مبتدا کبھی کبھی نکرہ بھی ہوسکتا ہے، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ مبتدا سے تخصیص یا تعمیم کا فائدہ ہو، یعنی اس کی شکل ایسی ہو کہ اس میں ایک طرح کی خصوصیت یا عموم پیدا ہوجائے۔مبتدا کی تخصیص اس وقت ہوگی جبکہ:

1۔ **مبتدا موصوف ہو اور اسکے بعد اس کی صفت آئے، اس صورت میں اس کو نکرہ کی شکل میں لانا جائز ہے، چونکہ مبتدا صفت کی وجہ سے خاص ہوجائے گا مثلاً:**

وردةٌ حمراء تتفتح۔ (سرخ گلاب کھل رہا ہے)

ولعبدٌ مؤمنٌ خیرٌ من مشرکٍ۔ (مومن بندہ شرک کرنے والے (آزاد) سے بہتر ہے)

مذکورہ بالا دونوں مثالوں پر غور کریں۔پہلی مثال میں **وردةٌ** نکرہ ہے جو گلاب کے معنی میں ہے۔اسکے ساتھ **حمراءُ** صفت لائی گئی جس کا معنی سرخ ہے۔ چنانچہ اس صفت کے ذریعہ گلاب کی تخصیص ہوگئی کہ کہنے والا سرخ گلاب کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہے۔اب وہ کہنا کیا چاہتا ہے یہ اسکی خبر سے معلوم ہوجائے گا۔کہ **تتفتح** یعنی کھل رہا ہے۔پورے جملہ کا معنی ہوا سرخ گلاب کھل رہا ہے۔اسی طرح دوسری مثال میں غور کریں جو قرآن شریف کی آیت ہے کہ **عبدٌ** نکرہ ہے جو بندہ یا غلام کے معنی میں ہے۔اس کی صفت لائی جارہی ہے **مومنٌ** یعنی ایمان رکھنے والا۔ چنانچہ اس صفت کے ذریعہ **عبدٌ** کی تخصیص کردی گئی کہ ایمان رکھنے والا بندہ یا غلام۔اس طرح موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا ہوگیا۔ چونکہ کہنے والا اس مخصوص بندہ کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہے۔اس لیے وہ بات اب مبتدا کی خبر میں سامنے آئے گی کہ **خیرٌ من مشرکٍ** یعنی شرک کرنے والے سے بہتر ہے۔اس طرح مبتدا اور خبر کے ذریعہ پورے جملہ کا معنی سامنے آگیا کہ ایمان رکھنے والا غلام یا بندہ شرک کرنے والے آزاد سے بہتر ہے۔

2۔ **مبتدا کسی نکرہ کی طرف مضاف ہو، اس صورت میں اسم نکرہ کا مبتدا بننا درست ہوجائے گا جیسے:**

تاجر ثوبٍ مسلمٌ (کپڑوں کی تجارت کرنے والا مسلمان ہے)۔

طالب احسان واقف (احسان کا طلب گار کھڑا ہوا ہے)

تاجرٌ نکرہ ہے اور **ثوبٍ** جو کہ خود نکرہ ہے اس کی طرف تاجر کی اضافت ہے۔اس اضافت کی بنیاد پر نکرہ کی تخصیص ہوگئی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست

ہوگیا۔اس کے بعد خبر آ رہی ہے جس کے ذریعہ کہنے والا جملہ کا مقصود بتا رہا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔

دوسری مثال میں طالب نکرہ ہے اور اس کی اضافت احسان کی طرف کی گئی جو خود نکرہ ہے، اس اضافت کی وجہ سے ایک طرح کی تخصیص پیدا ہوگئی، اسی لیے یہاں مبتدا نکرہ واقع ہوسکتا ہے۔

3۔ جب مبتدا سے پہلے حرف استفہام آئے تو نکرہ لانا ممکن ہے جیسے:

هل كريمٌ يبخلُ بماله (کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے)

یہاں **كريمٌ** نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام **هل** آ گیا ہے اس لیے اس نکرہ کو تخصیص کے حکم میں لیں گے۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا ممکن ہوگیا، لہذا اس کا معنی ہوگا، کیا کوئی سخی۔ چونکہ مبتدا بذات خود کوئی بات واضح نہیں کرتا اس لیے خبر کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے آگے خبر آ رہی ہے۔ **يبخلُ بماله** یعنی اپنے مال میں بخل کرتا ہے۔اس طرح بات کرنے والا سوالیہ انداز میں پوچھ رہا ہے' کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے'۔

أرجلٌ دخل البيت أم امرأةٌ (کیا گھر میں کوئی مرد داخل ہوا یا عورت)

رجلٌ نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام آیا ہے اس لیے **رجلٌ** کو تخصیص کے حکم میں لے لیا گیا۔اس طرح **رجلٌ** کا مبتدا بننا ممکن ہوگیا۔آگے خبر آ رہی ہے جس میں جملہ سے جو بات دریافت کرنا مقصود ہے اس کا ذکر ہے۔

4۔ مبتدا اپنی خبر سے مؤخر ہو اور اس کی خبر جار مجرور یا ظرف کی شکل میں ہو اور وہ مبتدا پر مقدم ہو۔یعنی مبتدا بعد میں آئے اور خبر پہلے آجائے اور وہ خبر جار مجرور یا ظرف ہو تو اس حال میں نکرہ کی تخصیص ہوجائے گی، چنانچہ مبتدا نکرہ واقع ہوگا، جیسے:

في الدار رجلٌ (گھر میں ایک آدمی ہے) **فيك شَجاعةٌ** (تمہارے اندر بہادری ہے)

عندي كتابٌ (میرے پاس ایک کتاب ہے) **عندك سيارة** (تمہارے پاس کار ہے)

رجلٌ مبتدا نکرہ ہے اور وہ مؤخر ہے اس سے قبل اس کی خبر **في الدار** آ گئی جو جار مجرور ہے، جس کے سبب **رجلٌ** کی تخصیص ہوگئی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہوگیا۔

شجاعةٌ نکرہ ہے۔لیکن اس سے قبل **فيك** آ رہا ہے جسکی طرف شجاعت منسوب ہے۔ چنانچہ اس نسبت کے ذریعہ **شجاعةٌ** کی تخصیص ہوگئی۔

كتابٌ مبتدا نکرہ ہے اور وہ اپنی خبر سے مقدم ہے۔اس کی خبر **عندي** ہے جو ظرف ہے یہاں بھی ایک طرح کی تخصیص پیدا ہوگئی۔ چنانچہ نکرہ اسم کا مبتدا بننا درست ہوگیا۔

اسی طرح سيارة مبتدا نکرہ ہے جو مؤخر ہے اور عندک خبر ظرف ہے جو مقدم ہے۔ یہاں بھی مبتدا میں ایک طرح کی تخصیص پیدا ہوگئی اور نکرہ کا مبتدا بننا درست ہوسکا۔

5۔ نکرہ مبتدا دعائے خیر کے لیے ہو یا شر کے لیے ہو تو ایسے نکرہ کا مبتدا بننا درست ہوگا۔جیسے:

سلامٌ عليكم (تم پر سلامتی ہو) نکرہ مبتدا ''سلام'' دعا کے لیے ہے لہذا نکرہ کا مبتدا بننا درست ہوگیا۔

ويلٌ للخائنين (بربادی ہو خیانت کرنے والوں کی)، نکرہ مبتدا ''ویل'' بددعا کے لیے ہے لہذا اس کا مبتدا بننا درست ہے۔مبتدا کی تعمیم اس وقت ہوگی یعنی مبتدا میں عموم اس وقت پیدا ہوگا جب کہ:

1۔ مبتدا سے پہلے حرف استفہام آئے تو اس صورت میں عموم پیدا ہوجاتا ہے، اور نکرہ کا مبتدا لانا ممکن ہوجاتا ہے۔جیسے:

هل كريم يبخل بماله (کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے)

أ رجلٌ دخل البيتَ أم امرأةٌ (کیا گھر میں کوئی مرد داخل ہوا یا عورت)

یہاں کـریم نکرہ ہےلیکن اس سے قبل حرف استفہام ''ھـل '' آ گیا ہے، اس لیے اسکو عموم کے حکم میں لیں گے، یعنی کوئی بھی سخی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہوگیا۔اس کی خبر یبخل بمالہ ہے، اس طرح بات کرنے والا سوالیہ انداز میں پوچھ رہا ہے: کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر کوئی بھی سخی اپنے مال میں بخل نہیں کرسکتا۔

دوسری مثال میں رجل نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام آیا ہے جس کی وجہ سے رجل میں عموم ہوگیا۔اس طرح رجل کا مبتدا بننا ممکن ہوگیا۔آ گے خبر آرہی ہے جس میں جملہ سے جو بات دریافت کرنا مقصود ہے اسکا ذکر ہے۔

2۔ مبتدا اسم نکرہ ہو اور اس سے قبل کوئی حرف نفی ہو جیسے:

ما أحدٌ حاضرٌ۔ (کوئی بھی موجود نہیں ہے) أحدٌ نکرہ ہے۔اس سے قبل حرف نفی مَا آیا ہے۔اس طرح نکرہ کی تعمیم ہوگئی۔ اور اس کا مبتدا بننا درست ہوگیا۔

مامجتهدٌ غائبٌ (کوئی بھی محنتی غائب نہیں ہے) مجتھد نکرہ ہے اس سے پہلے ما نافیہ ہے جس کی وجہ سے اس میں عموم پیدا ہوگیا اور اسکا مبتدا واقع ہونا جائز ہوگیا۔

یہ وہ شرائط ہیں جن کے ساتھ نکرہ کا مبتدا بننا درست ہوجائے گا۔ کیونکہ ان کی وجہ سے نکرہ کی تخصیص یا تعمیم ہو جاتی ہے۔ ورنہ ان شرائط کی عدم موجودگی میں نکرہ کے بجائے مبتدا کو معرفہ ہی لانا ہوگا۔

19.8 مبتدا کا مقدم ہونا:

مبتدا اور خبر کی عمومی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مبتدا ہوگا اس کے بعد خبر آئے گی۔لیکن یہاں ہم ان صورتوں کا تذکرہ کررہے ہیں جہاں مبتدا کو وجوباً (لازمی طور پر) مقدم رکھنا ہے۔اس طرح کی چار صورتیں ہیں۔

1۔ مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہو جیسے مَـنْ أبوک؟ (تمہارے والد کون ہیں)۔ یہاں مَن کلمہ استفہام ہے جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے۔اور یہ مبتدا ہے۔

مافي یدِک؟ (تمہارے ہاتھ میں کیا ہے)۔

یہاں مَا کلمہ استفہام ہے جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے اور یہ مبتدا ہے۔

2۔ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہوگا۔ جیسے:

زیدٌ أخوک۔ (زید تمہارا بھائی ہے)۔

یہاں زیـدٌ ایک شخص کا نام ہے۔اسے معرفہ تسلیم کریں گے کیونکہ یہ اسم علم ہے یعنی کسی متعین شخص کا نام ہے، اور یہ مبتدا ہے۔ أخـوک خبر ہے۔ أخو + ک ان دونوں کے درمیان مضاف ومضاف الیہ کا تعلق ہے۔اضافت کی بنیاد پر یہ معرفہ ہوجائے گا۔اب چونکہ مبتدا بھی معرفہ ہے اور خبر بھی معرفہ ہے اس لیے لازماً ترتیب باقی رکھی جائے گی یعنی مبتدا پہلے ہوگا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

اسی طرح ایک دوسری مثال لے لیں۔

ابراهیم خلیلُ اللّٰه۔ (ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہیں)۔

ابراہیم چونکہ ایک متعین فرد کا نام ہے اس لیے معرفہ ہوگا۔اور یہ مبتدا ہے۔خـلیـلُ الـلّٰـه میں خـلیل مضاف ہے اور الـلّٰـه مضاف الیہ۔اس

اضافت کی بنیاد پر خبر بھی معرفہ ہوگئی۔ اب چونکہ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہیں اس لیے لازمی طور پر ترتیب باقی رکھی جائے گی۔ یعنی مبتدا پہلے آئے گا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

3۔ مبتدا اور خبر تخصیص میں برابر ہوں تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہوگا۔ جیسے

أفضلُ مني أفضل منک۔ (جو مجھ سے بہتر ہے وہ تم سے بھی بہتر ہے)۔

یہاں بتایا جارہا ہے کہ درجہ کے اعتبار سے دونوں یکساں ہیں اور فضیلت کسی تیسرے کو حاصل ہے۔ اس لیے چونکہ مبتدا اور خبر اپنے مقام پر یکساں درجہ کے حامل ہیں (یعنی دونوں کے مقابلہ میں کوئی تیسرا زیادہ فضیلت والا ہے)۔ اس لیے مبتدا اور خبر کی ترتیب باقی رکھی جائے گی۔ یعنی مبتدا پہلے آئے گا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

4۔ مبتدا کی خبر فعل ہو تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہوگا۔ جیسے:

زیدٌ ذھب۔ (زید چلا گیا)۔ **سعیدةُ تتعلّمُ** (سعیدہ علم حاصل کر رہی ہے)

چونکہ مبتدا خبر سے جملہ اسمیہ تشکیل پاتا ہے، اور جملہ اسمیہ اسم سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں ایک اسم ہے اور ایک فعل ہے، اس کو جملہ اسمیہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ وہ جملہ اسم سے شروع ہو، لہذا یہاں مبتدا کو خبر سے پہلے لانا لازمی ہے۔ اس لیے کہ اگر ہم اس کو الٹ دیں اور ذھب زیدٌ یا تتعلم سعیدةُ کہیں تو لفظ ''زید'' اور ''سعیدہ'' لازمی طور پر فعل کا فاعل بن جائے گا۔ اور یہ جملہ فعلیہ بن جائے گا۔ چنانچہ مبتدا اور خبر کی پہچان باقی رکھنے کے لیے مبتدا کا فعل سے پہلے ہی آنا لازمی ہے، اس طرح وہ فعل مبتدا کی خبر ہو جائے گا، لہذا یہ ذہن نشیں کر لیا جائے کہ مبتدا کی خبر اگر فعل ہے تو مبتدا لازمی طور پر فعل سے مقدم ہوگا۔

19.9 خبر کی شکلیں:

ابھی تک مبتدا کے متعلق بحث ہوئی۔ اب خبر کے متعلق گفتگو شروع کرتے ہیں۔ خبر کی کئی شکلیں ہوتی ہیں۔ کبھی وہ مفرد ہوتی ہے کبھی شبہ جملہ یعنی جار مجرور اور ظرف اور کبھی جملہ کی شکل میں آتی ہے۔

خبر مفرد کی مثال:

المجتهد محبوب (محنتی پسندیدہ ہوتا ہے) **الکسلان مذموم** (سست ناپسندیدہ ہوتا ہے)

خبر شبہ جملہ کی مثال:

النجاحُ فی العلمِ (علم میں کامیابی ہے)

الطفلُ فوق السطحِ (بچہ چھت پر ہے)

خبر جملہ کی مثال:

الطلاب یذْهَبُوْنَ الَی الجامعةِ (طلبہ یونیورسٹی جا رہے ہیں)

زید أبوه طیّارٌ (زید کے والد پائلٹ ہیں)

خبر کے متعلق یہ واضح رہے کہ جب وہ اسم مشتق ہو یا منسوب ہو تو مذکر یا مؤنث ہونے کے اعتبار سے یا واحد، تثنیہ، جمع، ہونے کے اعتبار سے مبتدا کے موافق ہوگی۔ اس کے لیے ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

واحد مذکر کے لیے خبر کی مثال:

البستان جميلٌ۔ (باغ خوبصورت ہے)

الرجل طویلٌ۔ (آدمی لمبا ہے)

زیدٌ طالبٌ۔ (زید طالب علم ہے)

بکریکتب الرسالۃَ۔ (بکر خط لکھ رہا ہے)

واحد مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

البنت مھذبۃٌ۔ (لڑکی تہذیب یافتہ ہے)

الزھرۃ بھیجۃٌ۔ (پھول دلکش ہے)

زینب حضرتِ الدرسَ۔ (زینب درس میں حاضر ہوئی)

عائشۃُ صدّیقۃٌ۔ (عائشہ بہت سچی ہے)

تثنیہ مذکر کے لیے خبر کی مثال:

عامرٌو عثمانُ یتحدّثان۔ (عامر اور عثمان بات کر رہے ہیں)۔

سلمی و سلیم أکلا الطعامَ۔ (سلمی اور سلیم نے کھانا کھایا)۔

تثنیہ مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

أمیمۃ و صبیحۃ معلمتانِ۔ (امیمہ اور صبیحہ معلّمہ ہیں)۔

صغری و ثمینہ تنامانِ۔ (صغری اور ثمینہ سو رہی ہیں)۔

سعاد و سعدیۃ طبختا اللحمَ۔ (سعاد اور سعدیہ نے گوشت پکایا)۔

جمع مذکر کے لیے خبر کی مثال:

اللاعبون قائمون فی الصف۔ (کھلاڑی قطار میں کھڑے ہیں)۔

الرجال قوامون علی النساء۔ (مرد عورتوں کا خیال رکھنے کے ذمہ دار ہیں)۔

عامر و خالد و ھشام أصدقاء۔ (عامر خالد اور ہشام دوست ہیں)۔

الأ ساتذۃ یدخلون المدرسۃ۔ (اساتذہ مدرسہ میں داخل ہو رہے ہیں)۔

جمع مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

نساء الحي جمیلات۔ (قبیلہ کی عورتیں خوبصورت ہیں)۔

التلمیذات یجتھدن فی الدراسۃ۔ (طالبات پڑھائی میں محنت کرتی ہیں)۔

اٰمنۃ و رقیۃ و صفیۃ وصلنَ بالقطار۔ (آمنہ، رقیہ اور صفیہ ریل گاڑی کے ذریعہ پہونچیں)

19.10 خبر جار مجرور کی شکل میں:

خبر کبھی جار مجرور کی شکل میں بھی آتی ہے، جیسے:

الکتابُ في الصندوقِ۔ (کتاب صندوق میں ہے)۔

القطارُ علی الرصیفِ۔ (ریل گاڑی پلیٹ فارم پر ہے)۔

پہلی مثال میں الکتاب مبتدا ہے، في حرف جار ہے اور الصندوق مجرور ہے۔ جار اور مجرور دونوں مل کر متعلق بن رہے ہیں شبہ فعل کا، یہ شبہ فعل محذوف ہے یعنی موجودٌ، ایسی حالت میں پوری عبارت اسطرح مانی جائے گی۔

الکتاب موجودٌ في الصندوقِ۔ (کتاب صندوق میں ہے۔ یا کتاب صندوق میں موجود ہے)

اسی طرح دوسری مثال میں القطار مبتدا ہے۔علی حرف جار ہے اور الرصیف مجرور ہے۔ جار اور مجرور دونوں مل کر شبہ فعل کا متعلق بن رہے ہیں۔ یہ شبہ فعل محذوف ہے یعنی واقفٌ، ایسی حالت میں پوری عبارت اس طرح مانی جائے گی۔

القطار واقف علی الرصیفِ۔ (ریل گاڑی پلیٹ فارم پر کھڑی ہے)۔

خیال رہے کہ جہاں بھی جار مجرور خبر بن رہے ہوں تو وہاں کوئی فعل یا شبہ فعل ضرور محذوف یعنی پوشیدہ مانا جائے گا۔

فعل کے پوشیدہ ہونے کی مثال ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

زید فی الدار۔ (زید گھر میں ہے)۔

یہاں زید مبتدا ہے۔ فی الدار جار اور مجرور ہیں جو خبر کی ضرورت پوری کر رہے ہیں۔ دراصل یہ جار اور مجرور مل کر متعلق بن رہے ہیں ایک فعل کا اور وہ ہے استقرَّ جو محذوف ہے۔ پوری عبارت اس طرح مانی جائے گی۔

زیدٌ استقرَّ فی الدارِ۔ (زید گھر میں موجود ہے)

19.11 خبر ظرف کی شکل میں:

خبر کبھی ظرف کی شکل میں بھی آتی ہے۔ یہاں بھی وہی صورتحال پائی جائے گی جو ابھی جار مجرور کے سلسلہ میں زیر بحث آئی۔ یعنی کوئی فعل یا شبہ فعل خبر سے پہلے محذوف (پوشیدہ) مانا جائے گا، جیسے:

السفینة فوق الماءِ۔ (کشتی پانی پر ہے)۔

یہاں السفینة مبتدا ہے۔ فوق ظرف کے لیے آیا ہے جو جگہ بتا رہا ہے یعنی اوپر، الماءِ کی طرف فوق کی اضافت ہو رہی ہے۔ مضاف الیہ سے مل کر جگہ کا تعین کر رہا ہے یعنی 'پانی کے اوپر' اس لیے اسے ظرف کہیں گے۔ یہ ظرف اپنے مبتدا کی خبر کے طور پر استعمال ہو رہا ہے اس لیے یہاں ایک فعل یا شبہ فعل محذوف مانیں گے یعنی استقرت یا مستقرةٌ اور پوری عبارت اس طرح تسلیم کی جائے گی۔ السفینة استقرت فوق الماء (کشتی پانی کے اوپر ہے)

اسی طرح ایک دوسری مثال پر غور کریں۔

الحیة داخلَ الجُحر۔ (سانپ بل میں ہے)۔

یہاں الحیة مبتدا ہے۔ داخل ظرف کے لیے آیا ہے جو جگہ بتا رہا ہے یعنی اندر کی جانب۔ جُحر کی طرف داخل کی اضافت ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا کے متعلق خبر کی ضرورت پوری کر رہا ہے۔ اسی لیے جملہ کا صحیح مفہوم حاصل کرنے کے لیے ایک فعل یا شبہ فعل یہاں محذوف مانا جائے گا۔ اور پوری عبارت اس طرح تسلیم کی جائے گی۔

الحیة تُوجَدُ داخل الجُحر یا

الحیة موجودةٌ داخل الجُحر۔ (سانپ بل میں موجود ہے)۔

19.12 خبر جملہ کی شکل میں:

خبر کبھی جملہ کی شکل میں بھی آتی ہے۔اس صورت میں ایک ضمیر اس جملہ میں پائی جائے گی جو خبر بن رہا ہے۔اور اس ضمیر کا مرجع مبتدا ہوگا یعنی وہ ضمیر مبتدا کی طرف اشارہ کر رہی ہوگی۔ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

خالدٌ یقرأُ۔ (خالد پڑھ رہا ہے)۔

یہاں خالدٌ مبتدا ہے اور یقرأ اسکی خبر ہے۔ یقرأ بذات خود ایک جملہ ہے جس میں فعل کے ساتھ ساتھ ایک فاعل پوشیدہ ہے اور وہ ہے ضمیر 'ھو'۔اس طرح فعل اپنے فاعل سے مل کر مبتدا کی خبر ہوا۔مبتدا سے اس فعل کا تعلق کیسے معلوم ہوا؟ تو وہ اس طرح کہ ضمیر 'ھو' کا اشارہ خالد کی طرف ہے۔چنانچہ اس جملہ کا ربط مبتدا سے قائم ہو گیا اور جملہ اسکی خبر بن گیا۔مذکورہ مثال تو جملہ فعلیہ کی تھی جو خبر بن رہا تھا۔

آیئے ایک مثال جملہ اسمیہ کی لیتے ہیں جبکہ وہ خبر بن رہا ہو۔

زیدٌ ابوہُ قائمٌ ۔ (زید کے والد کھڑے ہیں)۔

یہاں زیدٌ مبتدا ہے۔أبوہٗ قائم (اس کے والد کھڑے ہیں)، یہ پورا جملہ زیدٌ کی خبر ہے۔چونکہ خبر بھی جملہ ہے اور وہ جملہ اسمیہ ہے اس لیے یقینی طور پر اس میں بھی مبتدا خبر کی ترکیب ہوگی۔لہذا أبوہٗ مضاف ومضاف الیہ کی ترکیب کے ذریعہ مبتدا ہے اور قائمٌ خبر۔اس طرح یہ جملہ مکمل ہو کر زیدٌ کی خبر بن رہا ہے۔اس بات کو معلوم کرنے کے لیے کہ یہ کیسے زیدٌ کی خبر بن رہا ہے۔بتایا جائے گا کہ أبوہٗ کی ضمیر کا اشارہ زیدٌ کی طرف ہے۔اس لیے اس جملہ کو زید کی خبر مانیں گے۔

اس ضمن میں ایک اور مثال پر غور کریں۔

الکتابُ أوراقُه جمیلةٌ۔ (کتاب کے اوراق خوبصورت ہیں)۔

الکتاب بذات خود مبتدا ہے۔ أوراقُه جمیلة پورا جملہ الکتاب کی خبر ہے۔چونکہ خبر جملہ کی شکل میں ہے اور یہ جملۂ اسمیہ ہے اس لیے لازمی طور پر اس میں بھی مبتدا خبر کی ترکیب ہوگی۔اس لیے أوراقُہٗ مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدا ہے جمیلةٌ اس کی خبر ہے۔یہ دونوں مل کر جملہ اسمیہ بنے اور پھر یہ جملہ مبتدا الکتاب کی خبر بنا۔اسکو سمجھنے کے لیے کہ الکتاب کا اس جملہ سے تعلق کیسے قائم ہوا، بتایا جائے گا کہ أوراقه میں جو 'ہٗ' کی ضمیر ہے اس کا اشارہ الکتاب کی طرف ہے۔چنانچہ اس جملہ کا الکتاب سے ربط قائم ہو گیا۔اور اس جملہ کا خبر بننا درست ہو گیا۔

یہاں مزید کچھ مثالیں پیش کی جا رہی ہیں جن میں مبتدا کی خبر جملہ کی شکل میں آ رہی ہے۔

زینب تأکلُ الطعامَ ۔	(زینب کھانا کھا رہی ہے)
حامد یذھب الی المسجد۔	(حامد مسجد کو جا رہا ہے)
الطیر یطیر فی الھواء۔	(پرندہ ہوا میں اڑ رہا ہے)
المروحةُ تدور بالطاقةِ الکھربائیةِ۔	(پنکھا بجلی سے چلتا ہے)
السیارة تجري علی الشارع۔	(گاڑی سڑک پر چل رہی ہے)
المبنی جدرانُه زاھیةٌ۔	(عمارت کی دیواریں دلکش ہیں)
البطاقة لونُها جیدٌ۔	(کارڈ کا رنگ اچھا ہے)

الكأس سعرها غالٍ (گلاس کی قیمت بہت زیادہ ہے)

الميدان أعشابُه ناعمةٌ (میدان کی گھاس نرم ہے)

الخطيب مواعظُه نافعةٌ (خطیب کی باتیں سودمند ہیں)

اوپر کی مثالوں میں غور کریں۔شروع کی پانچ مثالوں میں جملہ فعلیہ اپنے مبتدا کی خبر بن رہا ہے جبکہ آخر کی پانچ مثالوں میں جملہ اسمیہ اپنے مبتدا کی خبر بن رہا ہے۔

19.13 مبتدا کی ایک سے زیادہ خبر:

کبھی ایک مبتدا کی خبر ایک سے زیادہ بھی آتی ہے۔ جیسے:

فهدعالم فاضل۔ (فہدعالم فاضل ہے)۔

یہاں فہد مبتدا ہے۔ 'عالم' خبر اول ہے اور 'فاضل' خبر دوم ہے، اس طرح یہ دونوں مبتدا کی خبر ہیں۔

اسی طرح ایک دوسری مثال پر غور کریں:

المروحةُ لامعةٌ خلابةٌ۔ (پنکھا چمکدار اور دلکش ہے)۔

المروحةُ مبتدا ہے۔ **لامعةٌ** خبر ہے، اور **خلابةٌ** بھی خبر ہے۔ یہ دونوں **المروحةُ** کی خبر ہیں۔

معلومات کی جانچ:

1۔ جملہ اسمیہ کی پہچان کیا ہے؟ اسکے کتنے اجزا ہوتے ہیں؟

2۔ مبتدا کن حالتوں میں نکرہ ہوگا؟ مثال کے ساتھ واضح کریں۔

3۔ مبتدا کی خبر کن کن شکلوں میں آتی ہے؟

4۔ ظرف اور جار مجرور کی شکلوں میں خبر کی مثالیں پیش کیجیے۔

5۔ کیا خبر جملہ کی شکل میں بھی آتی ہے؟ مع امثلہ بتائیے۔

19.14 خلاصہ:

جملہ اسمیہ کا پہلا جز مبتدا کہلاتا ہے اور دوسرا جز خبر ہوتی ہے۔ مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ کبھی نکرہ کی شکل میں بھی آتا ہے۔ اس حالت میں اسکی تخصیص یا تعمیم کی جاتی ہے۔

خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ کبھی معرفہ بھی آجاتی ہے۔ یوں تو عام حالات میں مبتدا اور خبر میں ایک کو دوسرے پر مقدم کرنا درست ہے، لیکن کچھ حالتوں میں مبتدا کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

خبر کبھی جملہ کی شکل میں آتی ہے اور کبھی شبہ جملہ بھی ہوتی ہے ایک مبتدا کی خبر کبھی ایک سے زیادہ بھی آجاتی ہے۔ جس طرح خبر ظرف کی شکل میں آتی ہے اسی طرح جار مجرور کی شکل میں بھی آتی ہے۔

19.15 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ مبتدا اور خبر کی پہچان مع امثلہ بتائیے۔

2۔ کیا مبتدا سے پہلے حرف استفہام کا لانا ممکن ہے۔اسکی کیا صورت ہوگی مثالوں کے ساتھ بحث کیجیے۔

3۔ مبتدا کی خبر فعل ہوتو مبتدا کو کہاں رکھنا لازم ہوگا؟ وضاحت کیجیے۔

4۔ خبر جب جار مجرور کی شکل میں ہوتو کیا محذوف مانیں گے؟

5۔ اگر خبر جملہ کی شکل میں ہوتو کیسے معلوم ہوگا کہ اس کا تعلق مبتدا سے ہے؟

19.16 فرہنگ:

لفظ		معنی
جزء	:	حصہ
السماء	:	آسمان
ممطرةٌ	:	برسنے والا

19.17 سفارش کردہ کتابیں:

.1	معلم الانشاء	عبدالماجد ندوی
.2	کتاب النحو	عبدالرحمٰن امرتسری
.3	تمرین النحو	محمد مصطفیٰ ندوی

بلاک۔5 اکائی نمبر۔20

(حروف جارہ)

اکائی کے اجزا

20.1 مقصد

20.2 تمہید

20.3 حروف جارہ کی تعریف

20.4 حروف جارہ کی مجموعی تعداد

20.5 خلاصہ

20.6 نمونے کے امتحانی سوالات

20.7 سفارش کردہ کتابیں

20.1 مقصد:

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو عربی زبان میں استعمال ہونے والے ایک خاص قسم کے حروف کے بارے میں بتایا جائے یعنی حروف جارہ۔ تا کہ آپ ان کے صحیح استعمال کے قابل ہو جائیں اور غلطیوں سے بچیں۔

20.2 تمہید:

عربی زبان میں حروف کی کئی قسمیں ہیں۔ان میں سے بعض حروف عاملہ ہیں،یعنی وہ اپنے بعد آنے والے اسما وافعال پر اثر انداز ہوتے ہیں جیسے حروف جارہ اور حروف ناصبہ وغیرہ ،ان میں سے حروف جارہ کے بارے میں آپ کو یہاں تفصیل کے ساتھ بتایا جارہا ہے۔اس کے برخلاف بعض حروف ایسے ہوتے ہیں جو غیر عاملہ کہلاتے ہیں، یعنی جو اپنے بعد آنے والے اسما پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ یا دوسرے الفاظ میں ان میں کوئی لفظی تغیر پیدا نہیں کرتے، جیسے حروف استفہام ''هل'' اور ''أ'' معنی کیا۔

20.3 حروف جارہ کی تعریف:

حرف کی جمع حروف ہے۔حرف اس مفرد لفظ کو کہتے ہیں جو تنہا اپنے معنی نہیں رکھتا ہے بلکہ اپنے معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے۔جیسے مِنْ(سے)، اِلیٰ(تک)، أنْ(کہ)، اِذَنْ(تب تو)وغیرہ۔ان حروف کے معنی اس وقت تک واضح نہیں ہوتے جب تک کہ یہ کسی دوسرے لفظ سے نہ ملیں، جیسے:مِنَ البیتِ (گھر سے)، اِلی المطارِ (ہوائی اڈہ تک).

حروف جارہ ان حروف کو کہتے ہیں جو اپنے بعد آنے والے اسم کو جر یعنی (کسرہ ــِــ) دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسم جس سے پہلے حرف جر آئے مجرور کہلاتا ہے۔ چونکہ یہ حروف جر دیتے ہیں اس لیے انہیں حروف جارہ کہتے ہیں۔مثلاً مِنْ (سے)، اِلیٰ(تک،طرف)۔

حروف جارہ جب کسی لفظ کے ساتھ مل کر آئیں تب ہی انکے معنی سمجھ میں آتے ہیں، مثال کے طور پر اگر کسی سے صرف لفظ مِنْ کہا جائے تو بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔لیکن اگر اس کے ساتھ کوئی اسم جوڑ دیا جائے جیسے مِن السوقِ اس کا معنی ہوا 'بازار سے' ۔مِن + السماءِ = مِن السماءِ اس کا معنی ہوا 'آسمان سے' تو اب بات سمجھ میں آتی ہے۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔

مِن السماءِ الی الارضِ	(آسمان سے زمین تک)
مِن البیتِ الی السوقِ	(گھر سے بازار تک)

مِن حرف جار ہے اور السـمـاء اسم مجرور ہے. اسی طرح الی حرف جار ہے اور الارضِ اسم مجرور ہے۔دوسری مثال میں البیت اور السـوق مجرور ہیں۔حروف جارہ کی وجہ سے ان کے بعد آنے والے اسم کے اعراب میں تبدیلی واقع ہوئی،یعنی وہ اسم پہلے مرفوع تھا،اسکے آخر حرف پر ضمہ تھا حرف جر کی وجہ سے وہ اسم مجرور ہو گیا یعنی اسکے آخر حرف پر کسرہ آ گیا۔

20.4 حروف جارہ کی تعداد:

حروف جارہ سترہ ہیں جو یہاں درج کیے جارہے ہیں۔

ب، ت، ک، ل، و، مُذْ، مُنْذُ، خلا، رُبَّ، حَاشَا، مِن، عَدا، فِی، عَن، عَلیٰ، حَتّیٰ، اِلیٰ۔انہیں یاد کرنے کے لیے ایک شعر میں نظم کیا گیا ہے۔

باو تاو کاف و لام و واو و مذ و منذ خلا

رب حاشا مِن عدا فی عن علی حتی الی

آیئے اب حروف جارہ کو مثالوں کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

بِ: یہ حرف معیت (سے یا ساتھ) کے معنی بتانے کے لیے آتا ہے۔

بسمِ اللهِ (اللہ کے نام سے)۔ **بسمِ** کے م پر کسرہ (زیر) آیا ہے کیونکہ اس سے پہلے ب ہے جو حرف جار ہے۔

أكلتُ التمر بالزبدِ (میں نے مسکہ کے ساتھ کھجور کھایا)۔**الزبدِ** کے آخر میں کسرہ آیا ہے کیونکہ اس سے پہلے ب ہے۔

كتبت بالقلمِ (میں نے قلم سے لکھا)۔ **القلم** کے آخر میں کسرہ آیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ب ہے۔

تَ: یہ قسم کے لیے آتا ہے۔

تَاللّٰهِ لَأَنْصُرَنَّک (اللہ کی قسم میں تمہاری ضرور مدد کروں گا) ت آنے کی وجہ سے لفظ اللہ کے آخر میں کسرہ آیا ہے۔

تاللّٰهِ لأفتحنَّ الباب (اللہ کی قسم میں ضرور دروازہ کھولوں گا)

تاللّٰهِ لأهدينَّكم (اللہ کی قسم میں ضرور تمہیں راستہ دکھاؤں گا)

کَ: مثل یا مانند کا معنی دیتا ہے۔

الشمسُ كا لقُرصِ (سورج ٹکیہ کے مانند ہے)

القرصِ کے آخر میں کسرہ آیا ہے کیونکہ اس پر ک داخل ہوا ہے۔

وجهُهٗ کا لقمرِ (اس کا چہرہ چاند کے مثل ہے)

الماءُ کا لثلجِ (پانی برف کی طرح ہے)

لِ: 'کے لیے' کا معنی دیتا ہے۔ یعنی ملکیت کو بتاتا ہے۔

المُلکُ لِلّٰهِ (حکومت اللہ کی ہے)

اللهِ کے آخر میں کسرہ ہے کیونکہ اس پر ل داخل ہوا ہے۔

القرطاسُ لخالدٍ (کاغذ خالد کا ہے)

السيارة لسعيدٍ (گاڑی سعید کی ہے)

وَ: قسم کے لیے آتا ہے۔

و اللهِ لأسافرنَّ صباحاً۔ (اللہ کی قسم میں صبح کو ضرور سفر کروں گا)

اللّٰه کے آخر میں کسرہ ہے کیونکہ اس پر "و" داخل ہوا ہے۔

و اللّٰهِ انه لغنيّ. (اللہ کی قسم وہ مالدار ہے)

واللّٰه انّ الاسلام دين خالد۔ (اللہ کی قسم اسلام ایک پائیدار دین ہے)

مُنْذُ: اس کے معنی "سے" ہیں۔ یہ ماضی میں شروع ہونے والے عمل کے عرصہ کو بتاتا ہے۔

ما أكلتُ شيئا منذ البارحةِ (کل رات سے میں نے کچھ بھی نہیں کھایا)

البارحة پر کسرہ آیا ہے کیونکہ اس پر منذ داخل ہوا ہے۔

أنتظرک منذ یومِ الأحد۔ (میں اتوار سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں)

نحن نقرأ منذ ساعةٍ۔ (ہم لوگ ایک گھنٹہ سے پڑھ رہے ہیں)

مُذْ: اس کے معنی ''سے'' ہیں۔ یہ بھی ماضی میں شروع ہونے والے عمل کے عرصہ کو بتاتا ہے۔

نحن نسافر مذ یومِ الخمیس (ہم لوگ جمعرات سے سفر کر رہے ہیں)

مذ آنے کی وجہ سے یومِ، پر کسرہ آیا ہے۔

استیقظ اللاعبون مذ الرابعة فجراً (کھلاڑی صبح چار بجے سے بیدار ہیں)

ینزل المطرمذ أواخر الصیف (گرما کے اواخر سے بارش ہو رہی ہے)

خَلا: اس کے معنی ''سوائے'' ہیں۔

جاء القوم خلا حامدٍ (حامد کے سوائے سبھی لوگ آ گئے)

حامدٍ پر کسرہ ہے کیونکہ اس سے پہلے خلا آیا ہے۔

ذقت الأثمار خلا تفاحةٍ (میں نے سیب کے سوائے تمام پھل چکھ لیا)

رُبَّ: بہت سے، کتنے ہی۔

رُبَّ طالبٍ ذکيٍّ یسهر اللیالی (کتنے ہی ذہین طلبہ راتوں کو جاگتے ہیں)

ربَّ رجلٍ غنيٍّ ساذجٌ (کتنے ہی مالدار سادگی پسند ہیں)

ربَّ بهیمةٍ وفیةٌ (کتنے ہی جانور وفادار ہوتے ہیں)

رُبَّ آنے کی وجہ سے بعد کے اسم پر کسرہ آیا ہے۔

حاشا: علاوہ، سوائے

حضر القومُ حاشا راشدٍ (راشد کے علاوہ سبھی لوگ آ گئے)

حاشا آنے کی وجے سے راشدٍ کو کسرہ آیا ہے۔

صاح الناس حاشا محمودٍ (محمود کے سوائے سبھی لوگ چیخ پڑے)

لعب اللاعبون حاشا بکرٍ (بکر کے علاوہ سبھی کھلاڑیوں نے کھیلا)

مِنْ: اس کے معنی 'سے' آتے ہیں، یہ کسی عمل کی ابتدا کو بتاتا ہے۔

تطلعُ الشمسُ مِن الشرقِ (سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے)

مِن آنے کی وجہ سے الشرقِ پر کسرہ آیا ہے۔

سافرتُ مِن العراقِ الی القاهرةِ (میں نے عراق سے قاہرہ تک سفر کیا)

المطرینزل مِن السماءِ (بارش آسمان سے ہوتی ہے)

عدا: علاوہ، سوائے

فرَّ الناسُ عدا زیدٍ۔ (زید کے علاوہ تمام لوگ بھاگ گئے)

عدا آنے کی وجہ سے زیدٍ کوکسرہ آیا ہے

قرأت الکتاب عدا الفصل الأخیر (میں نے سوائے آخری فصل کے ساری کتاب پڑھ لی)

في: ظرفیت کو بتاتا ہے، اس کے معنی ''میں'' کے آتے ہیں۔

فِي الصندوقِ کتابٌ. (صندوق میں کتاب ہے)

نحن فِی الدارِ. (ہم لوگ گھر میں ہیں)

في کی وجہ سے الدار کے آخرحرف پر کسرہ آیا ہے۔

عن: اس کے معنی 'سے' 'کے بارے میں' آتے ہیں۔

رمیتُ السهمَ عن القوسِ۔ (میں نے کمان سے تیر چلایا)

عن آنے کی وجہ سے القوسِ پر کسرہ آیا ہے۔

سألني الأستاذ عن الدرسِ. (استاد نے سبق کے بارے میں دریافت کیا)

سَأَلَنِي الْأُسْتاذُ عَنِ الدَّرْسِ. (استاد نے مجھ سے سبق کے بارے میں دریافت کیا)

علی: پر، اوپر

السفینة تجري علی الماءِ. (کشتی پانی پر چلتی ہے)

علی کی وجہ سے الماءِ پر کسرہ آیا ہے۔

القطة علی الکرسي. (بلی کرسی پر ہے)

توکّلتُ علی اللّٰہ۔ (میں نے اللہ پر بھروسہ کیا)

حَتّٰی: تک، یہاں تک۔ کسی چیز کی غایت وانتہا کو بتاتا ہے۔

نِمتُ البارحةَ حتی الصباحِ (کل رات مَیں صبح تک سوتا رہا)

حتی آنے کی وجہ سے الصباحِ پر کسرہ آیا ہے۔

سقتُ السیارة حتی الغابةِ۔ (میں نے جنگل تک گاڑی چلائی)

بلغ الماءُ حتی الرأسِ. (پانی سر تک چڑھ آیا)

إلی: تک، طرف، کو۔ یہ بھی غایت وانتہا کو بتاتا ہے۔

أذهب إلی البیتِ۔ (میں گھر کی طرف جارہا ہوں)

إلی آنے کی وجہ سے البیتِ پر کسرہ آیا ہے۔

لاتنظر إلی الشمسِ (سورج کی طرف مت دیکھو)

هذا الشارع یُؤَدِّي الی حدیقة الحیوانات (یہ راستہ چڑیا گھر کو جاتا ہے)

فائدہ: عدا اور خلا سے پہلے اگر لفظ ما آجائے تو اس کے بعد کے اسم کو نصب دیا جائے گا۔ مثلاً

أکل القومُ ماعدا زیداً (زید کے علاوہ سبھی لوگوں نے کھانا کھالیا)

نامتِ القافلةُ ماخلا حامداً (حامد کے علاوہ پورا قافلہ سوگیا)

رکب المسافرون ماعدا خالداً (خالد کے علاوہ سبھی مسافر سوار ہوگئے)

نزل الضیوف ماخلا بکراً (بکر کے علاوہ سبھی مہمان آگئے)

معلومات کی جانچ:

1. مندرجہ ذیل جملوں میں حروف جارہ پہچانیے۔

أشار بالید و خرج من البیت (اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور گھر سے نکل گیا)

قام علی المنبرو خطب أمام الناس (وہ منبر پر کھڑا ہوا اور لوگوں کے سامنے تقریر کی)

ذھب الی المدینة علی الدرّاجة (وہ موٹر سائیکل پر شہر کو گیا)

تالله رأیت الطیر فی السماء (اللہ کی قسم میں نے پرندہ آسمان میں دیکھا)

والله غربت الشمس فی الأفق (اللہ کی قسم سورج افق میں غروب ہوگیا)

أنا راکب علی السیارة منذ الصباح (میں گاڑی پر صبح سے سوار ہوں)

رُبَّ طالب یقرأ حتی الفجر (کتنے طالب علم صبح تک پڑھتے ہیں)

رُبَّ غنّی یکرم المسکین (کتنے مالدار مسکینوں کی عزت کرتے ہیں)

یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر (وہ لوگ اچھی باتوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں)

ماذا تعرف عن اللغة العربیة (آپ عربی زبان کے متعلق کیا جانتے ہیں)

دعا الأصدقاءَ حاشا ھشام (اس نے دوستوں کو بلایا سوائے ہشام کے)

لاقیت الرفقاءَ خلا خلیل (میں نے دوستوں سے ملاقات کی سوائے خلیل کے)

جمعتُ الأحباب عدا حامد (میں نے دوستوں کو جمع کیا سوائے حامد کے)

ولکم فی حیاة الرسول أسوة حسنة (تمہارے لیے نبی کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے)

أتموا الصیام حتی غروب الشمس (غروب آفتاب تک تم لوگ روزہ رکھو)

أولئک فی الجنة مکرمون (وہ لوگ جنت میں باعزت رہیں گے)

2. حروف جارہ کس وجہ سے جانے جاتے ہیں۔

3. یہ اپنے بعد آنے والے اسم کو کیا اعراب دیتے ہیں۔

4. نیچے دیے گئے جملوں پر اسکی مشق کیجیے۔

أنا فی الغرفة	ھو یذھب الی المدرسة
نحن علی المبنی	ھو ینام من الصباح حتی اللیل
ماذا تقرأون فی الصلاة	أنت کالقمر
ھذا لخالد و ذلک لبکر	تالله لأ خدمنّکم

نأكل بإذن الله رب عاقل يخطئ

نزل المسافرون عدا فريد

حضر الطلبة خلا محمود

نحن نذهب على العطلة منذ غد

هل تعرف شيئا عن جارك

و الله إنه لصادق

5. مذکورہ بالا جملوں میں اسم کو پہچانئے۔
6. اسم اور حرف میں کیا فرق ہے بتایئے۔
7. کیا حرف اپنا معنی بذات خود قابل فہم طریقہ پر ادا کر سکتا ہے؟
8. آپ اپنی طرف سے دس جملے ایسے بنائیں جن میں جار و مجرور کا استعمال ہو۔
9. مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب حرف جار کے ذریعہ مکمل کریں۔

الطير............ الشجرة

السيارة............ الشارع

أذهب............ السمجد

اشتريت............ السوق

هو غائب............أسبوع

جاء القوم............زيد

لا أعرف............ الجامعة

............طفل ذكي

............جاهل أمين

20.5 خلاصہ:

حرف اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنا معنی خود نہ بتائیں بلکہ اس کا معنی اسم یا فعل سے ملنے کے بعد ظاہر ہو۔عربی زبان میں حروف کی بہت ساری قسمیں ہیں جن میں ایک اہم قسم حروف جار کی ہے، یہ دو اسموں یا اسم اور فعل کے درمیان ربط پیدا کرنے کا کام کرتے ہیں۔ یہ اسم پر داخل ہوتے ہیں، جس اسم پر یہ داخل ہوتے ہیں انہیں مجرور کہا جاتا ہے اور اس پر کسرہ یا زیر آتا ہے۔ان حروف جر کی کل تعداد سترہ ۱۷ ہے۔

20.6 سفارش کردہ کتابیں:

1. معلم الانشاء (حصہ اول) عبد الماجد ندوی
2. تمرین النحو محمد مصطفیٰ ندوی
3. کتاب النحو عبد الرحمٰن امرتسری

بلاک۔5　　　　اکائی نمبر۔21

(ادوات استفہام)

اکائی کے اجزا

21.1　مقصد

21.2　تمہید

21.3　ادوات استفہام

21.4　استفہامِ انکاری

21.5　خلاصہ

21.6　نمونے کے امتحانی سوالات

21.7　سفارش کردہ کتابیں

21.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ کے لیے ادوات استفہام کا پہچاننا آسان ہو جائے گا۔ان حروف کا عربی زبان میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ لہذا ان کے بارے میں تفصیلی معلومات بہم پہنچانا اور مثالوں کے ذریعہ واضح کرنا اس اکائی کا مقصد ہے۔

21.2 تمہید:

کسی بھی زبان میں ادوات استفہام کا اہم کردار ہوتا ہے، نہ صرف ان کے ذریعہ کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے بلکہ حیرت وتعجب کے اظہار کے لیے بھی ان کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ جملے پر داخل ہوتے ہیں اور ان میں کئی قسم کی معنوی تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں۔

21.3 ادوات استفہام:

ادوات استفہام ان الفاظ کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے، یہ ہمیشہ جملے کے شروع میں آتے ہیں۔کثرت سے استعمال ہونے والے ادوات استفہام حسب ذیل ہیں:

أ (ہمزہ)، هَلْ، مَنْ، مَا، متىٰ، أَيْنَ، كَيْفَ، كَمْ، أيّ۔

مذکورہ بالا ادوات میں أ(همزہ) اور هَل کے متعلق کچھ وضاحت کی جاتی ہے کیونکہ ان دونوں کے استعمال میں تھوڑا سا فرق ہے۔

أ(ہمزہ) کے ذریعہ سوال کرنے میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے درمیان تعین کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے:

أراكباً جئتَ أم ماشياً؟ (کیا تم سواری سے آئے یا پیدل)۔

یہ واضح ہے کہ اس سوال کے جواب میں صرف ہاں یا نہ کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ سوال کرنے والے کو بتانا ہوگا کہ جئتُ راكباً (میں سواری سے آیا)۔یا اگر پیدل آیا ہے تو کہنا ہوگا جئتُ ماشياً (میں پیدل آیا)۔

اسی طرح اگر سوال کیا جائے۔

أأكلتَ تفاحةً أم تيناً؟ (کیا تم نے سیب کھایا یا انجیر)۔

اس کے جواب میں نعم (ہاں) یا لاَ (نہیں) کہنا کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ تعین کے ساتھ یہ بتانا ہوگا کہ أكلتُ تفاحةً (میں نے سیب کھایا)۔یا اگر انجیر کھایا ہو تو کہنا ہوگا أكلتُ تيناً (میں نے انجیر کھایا)

یہ ذہن نشین کرلیا جائے کہ اگر کسی چیز کے تعین کے متعلق سوال ہوگا تو اَ (ہمزہ) کے ذریعہ ہی ہوگا اور اگر تعین مقصود نہیں ہے صرف معلومات حاصل کرنا ہے یا کچھ دریافت کرنا ہے تو اس میں اَ (ہمزہ) کا بھی استعمال ہوسکتا ہے اور هل کا بھی۔ ذیل کی مثالوں میں غور کیجیے۔

أطلعت الشمسُ؟ هل طلعتِ الشمسُ؟ (کیا سورج طلوع ہوگیا؟)

أعاد الرسولُ ؟ هل عاد الرسولُ؟ (کیا قاصد لوٹ آیا؟)

أيذوب الحديد فى النار؟ هل يذوب الحديد فى النار؟ (کیا آگ میں لوہا پگھل جاتا ہے؟)

ان سوالات کے جواب میں ہاں یا نہ کہنا کافی ہوجائے گا۔

لہٰذا اگر اثبات کی صورت میں جواب دینا ہے یعنی 'ہاں' کہنا ہے تو نَعَمْ، جَيْرِ یا أَجَلْ استعمال کریں گے۔

اگر نفی میں جواب دینا ہے یعنی 'نہیں' کہنا ہے تو 'لا' کے ذریعہ جواب دیں گے۔

اُ(ھمزہ)اور ھل کے علاوہ جو بقیہ ادوات استفہام ہیں ان کا جواب تعین اور وضاحت کے ساتھ دینا ضروری ہے۔آیئے ان پر گفتگو کرتے ہیں۔

مَن (کون): یہ ذوی العقول کے لیے آتا ہے، جیسے:

مَن ھذا؟ (یہ کون ہے؟) اس کے جواب میں نعم (ہاں) یا لا (نہیں) کہنا کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ بتانا پڑے گا ھذا محمود (یہ محمود ہے)، ھذا طالبٌ (یہ طالب علم ہے)۔ھذا مھندسٌ (یہ انجینئر ہے) وغیرہ۔مَن أنتَ؟ (تم کون ہو؟) اس کا جواب نعم یا لا سے کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ بتانا پڑے گا أنا أخوک (میں تمہارا بھائی ہوں)، أنا صدیقُه' (میں اس کا دوست ہوں) أنا جارُک (میں آپ کا پڑوسی ہوں) وغیرہ۔

ما (کیا چیز): یہ غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے۔جیسے:

ماھذا؟ (یہ کیا چیز ہے) اسکے جواب میں نعم (ہاں) یا لا (نہیں) کہنا کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ بتانا پڑے گا ھذا مندیلٌ (یہ رومال ہے) ھذا ثوبٌ (یہ کپڑا ہے)۔ھذا قمیص (یہ قمیص ہے) وغیرہ۔

ماذا رأیتَ (تم نے کیا دیکھا؟) اس کے جواب میں صرف نعم یا لا کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ بتانا پڑے گا رأیتُ الأ سدَ (میں نے شیر دیکھا) رأیتُ الحدائق (میں نے پارک دیکھے) رایتُ الطیورَ (میں نے پرندے دیکھے) وغیرہ۔ما کے بعد ذا کا اضافہ اس لیے کیا گیا ہے کہ فعل ماضی پر مانفی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

متی (کب): یہ زمانہ یا وقت کے تعین کے لیے آتا ہے، جیسے:

متی جئتَ؟ (تم کب آئے؟) جواب میں نعم یا لا کہنا کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ بتانا پڑے گا جئتُ صباحاً (میں صبح کے وقت آیا) جئتُ البارحةَ (میں کل رات آیا) جئتُ اللیلةَ (میں آج رات آیا) وغیرہ۔

أین (کہاں): یہ مکان یا جگہ کے تعین کے لیے آتا ہے، جیسے:

أین تذھب؟ (تم کہاں جارہے ہو؟) جواب میں نعم یا لا کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ بتانا پڑے گا أذھب الی المدرسة (میں مدرسہ جارہا ہوں)۔ أذھب الی السوقِ (میں بازار جارہا ہوں)، أذھب الی المسجدِ (میں مسجد جارہا ہوں) وغیرہ۔أین قلمُک؟ (تمہارا قلم کہاں ہے؟) جواب میں وضاحت کے ساتھ بتانا پڑے گا قلمي فی الجیب (میرا قلم جیب میں ہے)۔ قلمي فی الکتابِ (میرا قلم کتاب میں ہے)، قلمی فی الدولاب (میرا قلم الماری میں ہے) وغیرہ۔

کیف (کیسا، کس طرح): حالت اور کیفیت بتانے کے لیے آتا ہے جیسے:

کیف أنتَ؟ (تم کیسے ہو) جواب میں نعم یا لا کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ بتانا پڑے گا أنا طیبٌ (میں اچھا ہوں)، أنا سقیمٌ (میں بیمار ہوں)، أنا سمینٌ (میں موٹا ہوں) وغیرہ۔

کیف أکلتَ الطعامَ؟ (تم نے کھانا کیسے/کس طرح کھایا)

جواب میں نعم یا لا کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ بتانا پڑے گا أکلتُ جالساً (میں نے بیٹھ کر کھانا کھایا) أکلتُ بالیدِ (میں نے ہاتھ سے کھانا کھایا) أکلتُ بالملعقةِ (میں نے چمچہ سے کھانا کھایا) وغیرہ۔

کم (کتنا): یہ عدد کی وضاحت کے لیے آتا ہے، جیسے:

کم أخاً لک؟ (تمہارے کتنے بھائی ہیں؟) جواب میں وضاحت کے ساتھ بتانا پڑے گا ثلاثةٌ (تین)، أربعةٌ (چار) اثنان (دو) وغیرہ۔

کم مرةً زُرتَ الحدیقةَ؟ (باغ میں کتنی مرتبہ آپ کا جانا ہوا؟) جواب میں بتانا پڑے گا۔

مرةً یا مرة واحدة (ایک مرتبہ) **مرتَین** (دو مرتبہ) یا **ثلاث مراتٍ** (تین مرتبہ) وغیرہ۔

أي (کون، کونسا، کونسی، کس): افراد اور اشیا وغیرہ میں متعین ومراد جاننے کے لیے آتا ہے، جیسے:

أیهما أکبر؟ (ان دونوں میں کون بڑا ہے؟) جواب میں وضاحت کے ساتھ بتانا پڑے گا کہ **حسن أکبر** (حسن بڑا ہے) یا **بکر أصغرُ مِن حسن** (بکر حسن سے چھوٹا ہے)۔

أيُّ الفریقین أعلی (دونوں میں کون فریق بلند مرتبہ ہے) جواب میں وضاحت کرنی ہوگی مثلاً **فریق الصحابة أعلی من التابعین** (صحابہ کی جماعت تابعین کے مقابلہ زیادہ بلند مرتبہ ہے)۔

أيُّ صحابيّ یدخل الجنةَ أولاً؟ (کون صحابی ہیں جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے)۔

جواب میں وضاحت کرنی ہوگی کہ

أبوبکر الصدیقؓ أول صحابي یدخل الجنةَ.

(ابوبکر صدیقؓ سب سے پہلے صحابی ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے)۔

أیهُم صاحبُ الثروةِ؟ (ان میں کون مالدار ہے؟) جواب میں وضاحت کردیں۔

عثمان صاحب الثروة۔ (عثمان مالدار ہیں)۔

أيُّ مکانٍ تذهب اِ لیه؟ (آپ کس جگہ جارہے ہیں؟)

جواب میں کہیں گے

أذهب الی الحدیقة یا الی البیتِ یا الی المکتب

أيُّ غرفةٍ تنام فیها؟ (آپ کس کمرہ میں سوتے ہیں؟)

جواب میں کہیں گے

فی غرفتي یا في غرفة أبي یا فی غرفة أخي۔

أیّ ہمیشہ مضاف کی حالت میں ہی آئے گا اور اس کے بعد کا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں یعنی مجرور ہوگا۔

مثلاً **أيّ کتابٍ، أيّ قلمٍ، أيّ شخصٍ، أي سیارةٍ وغیرہ۔**

لِمَ (کیوں، کیونکر): یہ ما پر ل داخل کرکے بنایا گیا ہے۔ لِم کی طرح اور دوسرے حروف پر بھی حرف جار داخل کرتے ہیں اور اس کے کچھ مختلف معانی پیدا کرلیے جاتے ہیں۔ جیسے:

لِمنَ: (کس کا، کس کے لیے)، **مِن أین** (کہاں سے، کدھر سے)، **الی أین** (کدھر، کس طرف، کہاں)، **حتی متی** (کب تک)

ملاحظہ: **کم** استفہامیہ کے بعد لفظ عموماً مفرد (واحد) اور منصوب ہوتا ہے۔ جیسے **کم روبیةً، کم کتاباً، کم قصةً، کم شخصاً وغیرہ۔**

لیکن **کم** پر جب حرف جار داخل ہوجائے تو آنے والا اسم مجرور بھی ہوسکتا ہے اور منصوب بھی یعنی دونوں حالتوں میں پڑھنا درست ہے، جیسے:

فی کم دقیقةً تُکمِلُ صلاتَک؟ (آپ اپنی نماز کتنے منٹ میں مکمل کرتے ہیں)

بِکم روبیةً اشتریتَ الدراجة؟ (یہ سائیکل آپ نے کتنے روپیے میں خریدی)

اوپر کی دونوں مثالوں میں غور کریں حرف جر آنے کے باوجود بعد کے اسم کو منصوب پڑھا گیا ہے۔ اسی طرح اس کو حرف جر کی وجہ سے مجرور بھی

پڑھ سکتے ہیں مثلاً في كم دقيقةٍ، بكم روبيةٍ۔ یہ دونوں حالتیں درست ہیں۔

21.4 استفہامِ انکاری:

اوپر کی بحثیں مثبت استفہام پر مشتمل تھیں۔ یہاں منفی استفہام کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔اس میں استفہامی کلمہ کے ساتھ کلمہ نفی بھی آتا ہے جس کا مقصد تاکید ہوتا ہے جسے استفہام انکاری کہتے ہیں۔ جیسے:

ألم تر كيف فعل ربُّک ؟ (کیا آپ نے نہیں دیکھا آپ کے رب نے کیسا سلوک کیا)۔

أمارأيتَ حديقتناَ؟ (کیا آپ نے ہمارا باغ نہیں دیکھا)۔

ألاتحبّ الا قامةَ فی القرُی؟ (کیا آپ گاؤں میں رہنا پسند نہیں کرتے)۔

أليس اللّٰهُ بقادرٍ علیٰ اُن يحيیَ الموتی؟ (کیا اللہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے)

أليست الطائرةُ تهبط علی الارضِ؟ (کیا جہاز زمین پر نہیں اتر رہا ہے)۔

استفہامیہ منفیہ کا جواب حالت اثبات میں **بلیٰ** سے دیں گے۔اور حالت نفی میں **نعم** سے دیں گے۔یعنی اگر پہلی اور دوسری مثال کے جواب میں یہ کہنا ہو کہ ہاں میں نے دیکھا تو **بلیٰ** استعمال کریں گے۔اور اگر یہ کہنا ہو کہ نہیں، میں نے نہیں دیکھا تو **نعم** استعمال کریں گے۔

تیسری مثال میں غور کریں اگر آپ گاؤں میں رہنا پسند کرتے ہیں تو یہ مثبت جواب ہوگا اس کے لیے **بلیٰ** کہیں گے۔اگر آپ گاؤں میں رہنا پسند نہیں کرتے ہیں تو یہ منفی جواب ہوگا۔اس کے لیے **نعم** کہیں گے۔

معلومات کی جانچ:

1۔ حروف استفہام کسے کہتے ہیں؟

2۔ ''من'' کا کیسے استعمال ہوتا ہے؟

3۔ استفہام انکاری کسے کہتے ہیں؟

4۔ تعیین کے لیے کونسا حرف استفہام استعمال ہوتا ہے۔

21.5 خلاصہ:

ادوات استفہام کسی چیز کی تحقیق کے لیے یا دریافت کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ان میں **ھل** اور ہمزہ کچھ فرق کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ھل کے جواب میں **نعم** یا **لا** کہنا کافی ہوجائے گا لیکن ہمزہ کے ذریعہ سوال میں کسی چیز کی تعیین مقصود ہوتی ہے۔لہذا جواب میں مطلوبہ چیز کو واضح طور پر بتانا ہوگا۔بعض ادوات استفہام سے ذوی العقول کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے،بعض سے غیر ذوی العقول کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔کچھ زمان ومکان وکیفیت وغیرہ جاننے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

استفہامیہ منفیہ میں کلمۂ استفہام کے ساتھ کلمۂ نفی بھی آتا ہے۔اس میں معلوم کرنے والا کلمۂ نفی کے ساتھ سوال کرتا ہے مثلاً کیا تم نے نہیں دیکھا،کیا یہ سچ نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔اس طرح کے سوال کے جواب میں اگر مثبت پہلو ہوتو **بلی** کہیں گے اور اگر منفی میں جواب دینا ہے تو **نعم** کہیں گے۔

21.6 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ ادوات استفہام سے کیا مراد ہے؟ ان ادوات کا کیسے استعمال ہوتا ہے؟

2۔ استفہام انکاری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے جواب کی کیا صورت ہوگی؟

3۔ ادوات استفہام میں سے أيّ کے استعمال پر روشنی ڈالیے اور مناسب مثالیں پیش کیجیے۔

4۔ ھل اور ھمزہ کا فرق بتلایئے۔ جواب دینے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

21.7 فرہنگ:

قرى جمع قرية	:	گاؤں
طائرة	:	ہوائی جہاز
تَهْبِطُ	:	اترنا
دقيقة	:	منٹ

21.8 سفارش کردہ کتابیں:

1.	معلم الانشاء	عبدالماجد ندوی
2.	کتاب النحو	عبدالرحمٰن امرتسری
3.	تمرین النحو	محمد مصطفیٰ ندوی

بلاک۔5 اکائی۔22

(ضمائر)

اکائی کے اجزا

22.1 مقصد
22.2 تمہید
22.3 ضمیر کی تعریف اور اس کے اقسام
22.4 خلاصہ
22.5 نمونے کے امتحانی سوالات
22.6 فرہنگ
22.7 مطالعہ کے لیے معاون کتابیں

22.1 مقصد:

اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلبا:

(1) عربی زبان میں ضمیر کی تعریف اور اس کے انواع سے واقف ہوں گے۔

(2) ضمیر کی مختلف حالتوں میں اعراب کی کیا صورت ہوگی اس سے بھی آگاہ ہوں گے۔

22.2 تمہید:

بات کے دوران جب کسی چیز کے لیے اس کا اسم استعمال ہو جائے اور دوبارہ اس کا ذکر آئے تو اسم کے بجائے اس کی ضمیر استعمال کرتے ہیں، یہ بات کہنے کا بہتر انداز ہے اور دنیا کی تقریباً ہر زبان میں یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے، مثلاً: اگر دو جملے اس طرح ہوں: کیا بغداد، ایک نیا شہر ہے، جی نہیں بلکہ بغداد ایک قدیم شہر ہے، اسی بات کو کہنے کا بہتر انداز یہ ہوگا، کیا بغداد ایک نیا شہر ہے، جی نہیں بلکہ وہ ایک قدیم شہر ہے۔ آپ نے غور کیا ہوگا کہ لفظ بغداد کی تکرار طبیعت پر گراں گزر رہی تھی، جب دوسرے جملے میں بغداد کی جگہ لفظ ''وہ'' آ گیا تو بات میں روانی پیدا ہوگئی۔ اسی طرح عربی میں بھی بات میں روانی کی غرض سے ضمائر کا استعمال ہوتا ہے۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جب کسی اسم کے متعلق کوئی بات ہوتی ہے تو تین امکانات ہوتے ہیں:

1 پہلا یہ کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ غائب ہو یعنی یا تو وہ غیر حاضر ہو، یا اس کو غیر حاضر فرض کر کے غائب کے صیغے میں بات کی جائے۔

1 دوسرا امکان یہ ہے کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ آپ کا مخاطب ہو یعنی حاضر ہو۔

1 تیسرا امکان یہ ہے کہ متکلم خود اپنے متعلق بات کر رہا ہو۔

آئندہ صفحات میں آپ مذکورہ بالا تینوں قسموں کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

22.3 ضمیر کی تعریف اور اس کے اقسام:

ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہو۔ جیسے: أَنَا (میں)، نَحْنُ (ہم)، أَنْتَ (تو مفرد مذکر)، أَنْتُمْ (تم جمع مذکر)، هُوَ (وہ ایک مذکر) هِيَ (وہ مفرد مؤنث) وغیرہ۔

ضمیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) متّصل (۲) منفصل

22.3.1 ضمیر متّصل

اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے ملے بغیر استعمال نہ ہوتی ہو۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ جو کلام کے ابتدا میں نہ آ سکے اور نہ إِلّا کے بعد استعمال ہو سکے۔ جیسے: أَكْرَمْتُكَ میں ''تُ'' اور ''كَ'' یہ دونوں ضمیر متصل ہیں لہٰذا مَا أَكْرَمْتُ إِلَّاكَ کہنا صحیح نہیں۔

22.3.2 ضمیر منفصل

اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے الگ ہو کر استعمال ہوتی ہو۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ جو کلام کے ابتدا میں آ سکے اور جس کا ''إِلَّا'' کے بعد آنا بھی صحیح ہو۔ جیسے: أَنَا مُجْتَهِدٌ، مَا اجْتَهَدَ إِلَّا أَنَا. ان دونوں مثالوں میں لفظ ''أَنَا'' ضمیر منفصل ہے۔

پہلی مثال میں وہ کلام کی ابتدا میں ہے اور دوسری مثال میں ''إِلَّا'' کے بعد ہے۔

ضمیر متّصل کی تین قسمیں ہیں:

(1) مرفوع متّصل (2) منصوب متّصل (3) مجرور متّصل

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں:

(1) مرفوع منفصل (2) منصوب منفصل

مجرور منفصل کا استعمال اہل زبان سے نہیں سنا گیا۔ اس لیے ضمیر مجرور منفصل نہیں ہوتی۔

مرفوع متّصل: وہ ضمیر ہے جو حالت رفع میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہو۔ یہ عام طور پر فاعل یا نائب فاعل بنتی ہے۔

مرفوع منفصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ رفع میں ہو اور اپنے عامل سے علیحدہ استعمال ہوتی ہو۔ یہ عموماً مبتدا یا خبر بنتی ہے۔

ضمیر مرفوع منفصل کو نیچے کے نقشہ سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

مرفوع منفصل

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنَا	نَحْنُ
مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ	أَنَا	نَحْنُ

یہ کل بارہ ضمیریں ہیں۔ ان میں "هُمَا" تثنیہ مذکر غائب اور تثنیہ مؤنث غائب دو صیغوں کے لیے آتی ہے۔ اور "أَنْتُمَا" بھی دو صیغوں (تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر) کے لیے آتی ہے جب کہ "أَنَا" واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم کے لیے ہے اور "نَحْنُ" تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

مرفوع متّصل مرفوع منفصل

	واحد	تثنیہ	جمع
المذکر	دَرَسَ وہ پڑھا (ایک مرد)	دَرَسَا وہ پڑھے (دو مرد)	دَرَسُوْا وہ پڑھے (سب مرد)
المؤنث	دَرَسَتْ وہ پڑھی (ایک عورت)	دَرَسَتَا وہ پڑھیں (دو عورتیں)	دَرَسْنَ وہ پڑھیں (سب عورتیں)
المذکر	دَرَستَ تو پڑھا (ایک مرد)	دَرَسْتُمَا تم پڑھے (دو مرد)	دَرَسْتُمْ تم پڑھے (سب مرد)
المؤنث	دَرَسْتِ تو پڑھی (ایک عورت)	دَرَسْتُمَا تم پڑھیں (دو عورتیں)	دَرَسْتُنَّ تم پڑھیں (سب عورتیں)
المذکر المؤنث	دَرَسْتُ میں پڑھا/ پڑھی		دَرَسْنَا ہم سب پڑھے

اس میں پوشیدہ صیغوں کی وہی تفصیل ہے جو ضمیر منفصل میں گزر چکی۔

ضمیر منصوب متّصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہو۔ یہ درج ذیل ہیں:

ضمیر منصوب متّصل

	واحد	تثنیہ	جمع
المذکر	ضَرَبْتُهٗ میں نے اسکو مارا	ضَرَبْتُهُمَا میں نے ان دونوں کو مارا	ضَرَبْتُهُمْ میں نے ان سب کو مارا
المؤنث	ضَرَبْتُهَا میں نے اس کو مارا	ضَرَبْتُهُمَا میں نے ان دونوں کو مارا	ضَرَبْتُهُنَّ میں نے ان سب کو مارا
المذکر	ضَرَبْتُکَ میں نے تجھ کو مارا	ضَرَبْتُکُمَا میں نے تم دونوں کو مارا	ضَرَبْتُکُمْ میں نے تم سب کو مارا
المؤنث	ضَرَبْتُکِ میں نے تجھ کو مارا	ضَرَبْتُکُمَا میں نے تم دونوں کو مارا	ضَرَبْتُکُنَّ میں نے تم سب کو مارا
المذکر المؤنث	ضَرَبْتَنِيْ تو نے مجھے مارا		ضَرَبْتَنَا تو نے ہم سب کو مارا

ان میں "ضَرَبْتُ" کے بعد جو ضمیر لگی ہوئی ہے وہی ضمیر منصوب متّصل ہے۔ یہ مفعول بہ بنتی ہے۔ اسی لیے اس کو "ضمیر مفعولی" بھی کہتے ہیں۔

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں ہو اور اپنے عامل سے علیحدہ استعمال ہوتی ہو۔ یہ بھی مفعول بہ بنتی ہے۔ یہ درج ذیل ہیں:

ضمیر منصوب منفصل

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	إِیَّاهُ	إِیَّاهُمَا	إِیَّاهُمْ	إِیَّاکَ	إِیَّاکُمَا	إِیَّاکُمْ	إِیَّايَ	إِیَّانَا
مؤنث	إِیَّاهَا	إِیَّاهُمَا	إِیَّاهُنَّ	إِیَّاکِ	إِیَّاکُمَا	إِیَّاکُنَّ	إِیَّايَ	إِیَّانَا

ضمیر مجرور متّصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ جر میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر ہی استعمال ہوتی ہو۔ جیسے: لَهٗ. یا جو اسم مضاف کے بعد آتی ہے اور مضاف الیہ بنتی ہے۔ جیسے: غُلَامُهٗ اس کی دونوں صورتیں درج ذیل ہیں:

ضمیر مجرور متصل

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَکَ	لَکُمَا	لَکُمْ	لِيْ	لَنَا

مؤنث	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ	لَکِ	لَکُمَا	لَکُنَّ	لِيْ	لَنَا

ضمیر مجرور متصل

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	دَرسُهٗ	درسُهُمَا	درسُهُمْ	دَرسُکَ	درسُکُمَا	درسُکُمْ	درسِيْ	درسُنَا
مؤنث	دَرسُهَا	درسُهُمَا	درسُهُنَّ	دَرسُکَ	درسُکُمَا	درسُکُنَّ	درسِيْ	درسُنَا

22.4 خلاصہ:

گزشتہ سبق میں ہم نے جانا کہ وہ الفاظ جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیے جائیں وہ ضمیر کہلاتے ہیں، ضمیر کے استعمال سے کلام میں اسم کی تکرار سے بچا جاتا ہے، اور کلام دلکش معلوم ہوتا ہے۔ ضمیر اسم معرفہ کی ایک قسم ہے۔ ضمیر کو تین اہم قسموں میں بانٹا جاسکتا ہے:

ضمیر غائب

ضمیر حاضر

ضمیر متکلم

ضمیر کے استعمال اور کلمے کے ساتھ اس کے جڑنے کے اعتبار سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں:

ضمیر متصل

ضمیر منفصل

اسم ضمیر اور اس کی مختلف صورتوں کا علم عربی قواعد کے علم کا ایک اہم جز ہے۔ اس کی مشق اور ممارست طالب علم کو اچھی طرح کلام کو سمجھنے اور اچھی زبان کے انتخاب میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

22.5 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ ضمیر کی تعریف کیجیے، اور اس کی اقسام کو مثالوں سے واضح کیجیے۔

2۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں ضمائر منفصلہ اور متصلہ کی نشاندہی کیجیے۔

أ) **وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج**

ب) **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۝**

2۔ نیچے لکھے جملوں میں ضمیروں کو بقیہ تمام صیغوں میں بدلیے اور جملے میں مناسب تبدیلی کیجیے۔

هو يقول الحق، هو يعرف صديقهٗ

3۔ آیتِ کریمہ میں ''نا'' ضمیر کی مختلف حالتیں بتائیے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ أَنۡزَلۡتَ وَاتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ۝

22.6 فرہنگ:

1) درس	اس نے پڑھا
2) ضرب	اس نے مارا
3) اُذْکر	یاد کرو
4) أعداء	دشمن
5) کلُوْا	تم سب کھاؤ
6) طَیِّبات	پاکیزہ (اشیا)

22.7 مطالعے کے لیے معاون کتابیں:

1) جامع الدروس العربیة	مصطفٰی غلاییني
2) النحو الواضح (حصہ دوّم)	علی جارم، مصطفٰی امین
3) مصباح الانشاء	مولانا نفیس احمد مصباحی
4) فیض النحو	شیر افگن ندوی

بلاک۔6　　　　اکائی نمبر۔23

(اعضاء الجسد)

اکائی کے اجزا

23.1　مقصد

23.2　متن

23.3　متن کا ترجمہ

23.4　**أَعْضَاءُ الجِسْم**

23.5　ہر عضو کا نام مناسب جگہ لکھیے

23.6　اعضائے جسم

23.7　معلومات کی جانچ

23.8　عربی گنتی

23.9　وصفی یا ترتیبی اعداد (مذکر)

23.10　وصفی یا ترتیبی اعداد (مؤنث)

23.11　دنوں اور مہینوں کے نام

23.12　نمونے کے امتحانی سوالات

23.1 مقصد:

جسم انسانی کے اندر سر سے لیکر پاؤں تک بے شمار اعضا ہیں، جن کے ناموں سے واقفیت ضروری ہے، اسی مناسبت سے یہ اکائی ''اعضائے جسم'' کے عنوان سے تیار کی گئی ہے تاکہ طلبہ اہم اعضائے جسم کو عربی زبان میں اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس اکائی میں گنتی، ہفتہ کے دنوں کے نام اور مہینوں کے ناموں کی بھی مشق کرائی گئی ہے کیونکہ ہمیں ان چیزوں کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرنے کی عموماً ضرورت پیش آتی ہے۔

23.2 متن

الأستاذ : صباحَ الخير أيها التلاميذ

التلاميذ : صباحَ النور يا أستاذ.

الأستاذ : ما موضوعُ درسِنا اليومَ؟

التلاميذ : موضوعُ درسِنا اليوم أعضاءُ الْجِسْم يا أستاذُ.

الأستاذ : حسناً! ماذا يكسُو الرأسَ؟

التلاميذ : يَكْسُوْ الرأسَ الشَّعْرُ.

الأستاذ : ما الذي يَحْمِيْ الْعَيْنَ مِنَ الْغُبَارِ؟

التلاميذ : يحميْ العينَ من الغبار الأهدَابُ.

الأستاذ : وما فائدةُ الْحَاجِبَيْنِ؟

التلاميذ : يَمْنَعَانِ وُصُوْلَ الْعَرَقِ إِلَى الْعَيْنِ.

الأستاذ : وكيف نشُمُّ الرَّوَائِحَ؟

التلاميذ : بواسطة الأنفِ.

الأستاذ : ما فائدةُ اللِّسَانِ والأسنان واللُّعابِ؟

التلاميذ : من أَجْلِ مَضْغِ الطَّعامِ.

الأستاذ : كيف تُمَيِّزُوْنَ بَيْنَ صَوْتِ الْحِصَانِ وصوتِ الْهِرِّ؟

التلاميذ : بِوَاسِطَةِ الْأُذُنِ.

الأستاذ : ماذا تَسْتَخْدِمُوْنَ فِيْ لُعْبَةِ كُرَةِ السَّلَةِ

التلاميذ : نَسْتَخْدِمُ اليدَ.

الأستاذ : وبماذا تَلْعَبُوْنَ كُرَةَ القدَمِ؟

التلاميذ : نلعبُ كرة القدمِ بواسطةِ القدمِ.

الأستاذ : وأينَ يُوجدُ القلبُ والرِّئَتَانِ؟

التلاميذ : يوجد القلب والرئتانِ فى الصَّدْرِ.

الأستاذ : وماذا يوجد فى البطْنِ؟

التلاميذ : يوجد فى البطنِ الْـمَعِدَةُ، والأمعاء ُوالكبِدُ والكِلْيَتانِ.

الأستاذ : وأين يوجد العَمُوْدُ الْفَقْرِيُّ إذنْ.

التلاميذ : يوجد فى الظَّهْرِ.

الأستاذ : شكرًا لكم أيها الطّلابُ الْأَذْكِيَاءُ.

ماخوذ از

(المحادثة العربية المعاصرة للناطقين بالإنجليزية)

23.3 متن کا ترجمہ:

استاد : بچّو! صبح بخیر

طلبہ : استاد محترم صبح بخیر

استاد : آج ہمارے سبق کا کیا عنوان ہے؟

طلبہ : استاد محترم! آج ہمارے سبق کا عنوان اعضائے جسم ہے۔

استاد : ٹھیک ہے! (اچھا یہ بتاؤ کہ) سر پر کیا ہوتا ہے؟

طلبہ : سر پر بال ہوتے ہیں۔

استاد : آنکھوں کو گرد وغبار سے کیا چیز بچاتی ہے؟

طلبہ : پلکیں آنکھوں کو گرد وغبار سے بچاتی ہیں۔

استاد : (اچھا تو پھر) ابروؤں کا کیا فائدہ ہے؟

طلبہ : وہ پسینہ کو آنکھوں میں جانے سے روکتی ہیں۔

استاد : ہم خوشبو کو کیسے سونگھتے ہیں؟

طلبہ : ناک کے ذریعہ۔

استاد : زبان، دانت اور لعاب کا کیا فائدہ ہے؟

طلبہ : کھانے کو چبانے کے لیے (ان کا استعمال ہوتا ہے)

استاد : تم لوگ گھوڑے اور بلی کی آواز میں کیسے فرق کرتے ہو؟

طلبہ : کان کے ذریعہ (سن کر)

استاد : والی بال آپ لوگ کیسے کھیلتے ہو؟

طلبہ : ہم ہاتھ کا استعمال کرتے ہیں۔

استاد : اور فٹبال کیسے کھیلتے ہو؟

طلبہ : ہم پیروں سے فٹبال کھیلتے ہیں۔

استاد : دل اور پھیپھڑے کہاں ہوتے ہیں؟

طلبہ	:	دل اور پھیپھڑے سینے میں ہوتے ہیں۔
استاد	:	پیٹ میں کیا پایا جاتا ہے؟
طلبہ	:	پیٹ میں معدہ، آنتیں، جگر اور دو گردے ہوتے ہیں ۔
استاد	:	اور ریڑھ کی ہڈی کہاں پائی جاتی ہے؟
طلبہ	:	وہ پیٹھ میں پائی جاتی ہے۔
استاد	:	بچّو! آپ تمام کا شکریہ

23.4 أَعْضَاءُ الجِسْمِ:

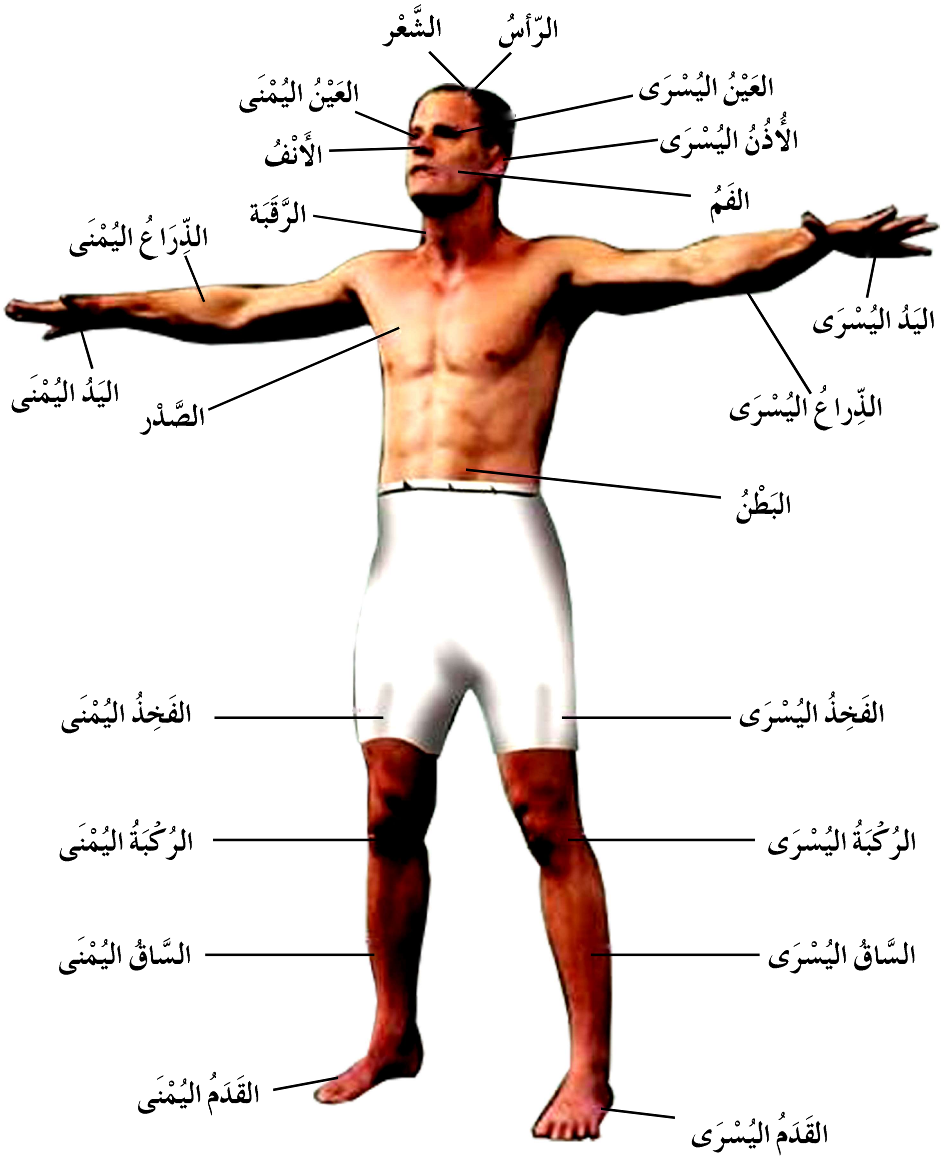

23.5 ہر عضو کا نام مناسب جگہ پر لکھیے:

(الرَّأْس – الصَّدْر – البَطْن – اليَد – القَدَم – الرَّقَبة – الرُّكْبَة اَليُسْرَى – السَّاق اليُمْنَى – اَلعَيْن – الأَنْف)

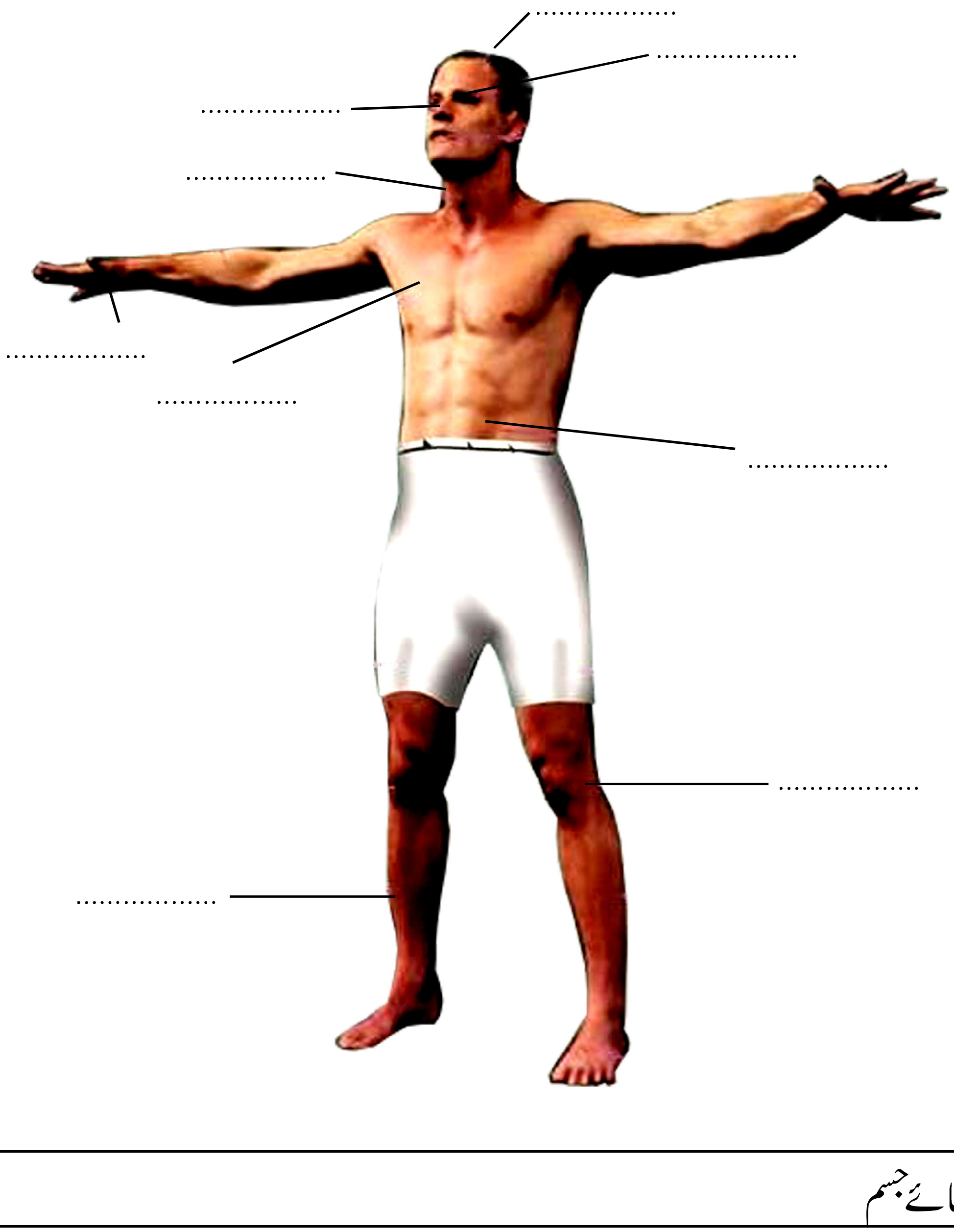

23.6 اعضائے جسم

1	الرَّأْسُ	سر
2	الْجَبْهَةُ	پیشانی
3	الشَّعْرُ	بال

4	الأُذُنُ	کان
5	الْعَيْنُ	آنکھ
6	الْـحَاجِبُ	ابرو
7	الأَنْفُ	ناک
8	الْفَمُ	منہ
9	الشَّفَةُ	ہونٹ
10	اللِّسَانُ	زبان
11	الفکّ العَلَوِیّ/ السُّفُلِیّ	جبڑا
12	الذَّقَنُ	ٹھوڑی
13	الْـخَدُّ	رخسار
14	الأسنان	دانت
15	العُنُقُ	گردن
16	الكَتِفُ	کاندھا
17	العَمُوْدُ الْفَقْرِیّ	ریڑھ کی ہڈی
18	العَضُدُ	بازو
19	الظُّفُرُ (ج) أظفار	ناخن
20	الساعد	پنڈلی
21	اليد	ہاتھ
22	الإصبع (ج) الأصابع	انگلی
23	الصدر	سینہ
24	القلب	دل
25	الرِّئَةُ	پھیپھڑا
26	البَطَن	پیٹھ
27	الفَخِذُ	ران
28	الرُّكْبَةُ	گھٹنا
29	القَدَمُ	پیر

23.7 معلومات کی جانچ:

(1) سر- پیشانی- پیٹ- ران- گھٹنا- انگلی- گردن

ان کو عربی میں لکھیے۔

(2) ریڑھ کی ہڈی کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

(3) والی بال اور فٹ بال کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

23.8 عربی گنتی

1	واحِدٌ	2	اِثْنَانِ
3	ثَلاثَة	4	أربعة
5	خَمْسَةٌ	6	سِتَّةٌ
7	سبْعَة	8	ثَمانِيةٌ
9	تِسْعَةٌ	10	عَشَرَةٌ
11	أَحَدَ عَشَرَ	12	اِثْنَا عَشَرَ
13	ثلاثَةَ عشَرَ	14	أَرْبَعَةَ عشَرَ
15	خَمْسَةَ عَشَرَ	16	سِتَّةَ عَشَرَ
17	سَبْعَةَ عَشَرَ	18	ثمانِيَةَ عَشَرَ
19	تِسْعَةَ عَشَرَ	20	عِشْرُون
30	ثلاثون	40	أَرْبَعُونَ
50	خَمْسُوْنَ	60	سِتُّوْنَ
70	سَبْعُوْنَ	80	ثَمانُوْن
90	تِسْعُوْن	100	مِائَةٌ
101	مِائَةٌ وَّ واحِد	110	مائَةٌ وعَشَرَةَ
115	مِائَةٌ وَّ خمْسَةَ عَشَرَ	120	مِائَةٌ وَّعِشْرُوْن
121	مِائَةٌ وَّ واحِدٌ وَّ عشْرون	200	مِائَتَانِ
300	ثَلاثُ مِائَةٍ	400	أربعُ مِائَةٍ
500	خَمْسُ مِائَةٍ	600	ستُّ مِائَةٍ
700	سبْعُ مِائَةٍ	800	ثَمَانُ مِائَةٍ
900	تِسْعُ مِائَةٍ	1000	أَلْفٌ
1001	أَلْفٌ وَّ وَاحِدٌ	1100	أَلْفٌ وَّ مِائَةٌ
1150	أَلْفٌ وَّ مِائَةٌ وَّ خَمْسُوْن	2000	أَلْفَان
3000	ثلاثَةُ آلافٍ	4000	أَرْبَعَةُ آلافٍ
5000	خَمْسَةُ آلافٍ	6000	ستَّةُ آلافٍ

7000 سَبْعَةُ آلافٍ
8000 ثَمَانِيَةُ آلافٍ
9000 تِسْعَةُ آلافٍ
10000 عَشَرَةُ آلافٍ
11000 أَحَدَ عَشَرَ أَلْفًا
12000 اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا
100000 مِائَةُ أَلْفٍ
200000 مِائَتَا أَلْفٍ
400000 أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ
500000 خمسُمِائَةِ أَلْفٍ
1000000 مِلْيُون

23.8.1 ذیل میں دیئے گئے نمبرات کو غور سے پڑھیں۔

🗐🗐🗐🗐🗐	🗐🗐🗐🗐	🗐🗐🗐	🗐🗐	🗐
5	4	3	2	1
خَمْسَة	أرْبَعَة	ثَلاثَة	اثنان	واحد
☎☎☎☎☎ ☎☎☎☎☎	☎☎☎☎☎ ☎☎☎☎	☎☎☎☎ ☎☎☎☎	☎☎☎☎ ☎☎☎	☎☎☎ ☎☎☎
10	9	8	7	6
عَشْرَة	تِسْعَة	ثَمَانِيَة	سَبْعَة	سِتَّة

23.8.2 تصویر کی مناسبت سے نمبر عربی میں لکھیں۔

☺☺ ☺	☺ ☺	☺☺ ☺☺	☺☺☺ ☺☺	☺
4	5	1	3	2
↙↙↙↙↙ ↙↙↙↙	↙↙↙ ↙↙↙	↙↙↙↙↙ ↙↙↙↙↙	↙↙↙↙ ↙↙↙↙	↙↙↙↙ ↙↙↙
8	10	7	6	9

23.8.3 نمبرات کو ترتیب وار لکھیں۔

4	5	2	1	3
8	6	9	7	10
13	11	14	12	15
17	19	16	18	20

23.9 وصفی یا ترتیبی اعداد (مذکر):

☺ 1	☺ 2	☺ 3	☺ 4	☺ 5	☺ 6	☺ 7	☺ 8	☺ 9	☺ 10
الأَوَّل	الثَّاني	الثَّالِث	الرَّابِع	الخامِس	السَّادس	السَّابِع	الثَّامِن	التَّاسِع	العاشِر
پہلا	دوسرا	تیسرا	چوتھا	پانچواں	چھٹواں	ساتواں	آٹھواں	نواں	دسواں

23.9.1 نمبرات کو ترتیب وار لکھیں۔

التَّاسِع	العاشِر	السَّابِع	السَّادِس	الثّامِن
السَّادِس				

23.9.2 نمبرات کو خانہ میں دیئے گئے لفظ کے مطابق لکھیے۔

السَّابِع	التّاسِع	السّادِس	العاشِر	الثّامِن
8	10	7	9	6

23.9.3 خانوں میں دیئے تصویر کی مناسبت سے اس کا عربی لفظ لکھیے۔

☺ 7	☺ 9	☺ 6	☺ 1	☺ 8
الثَّامِن	العاشِر	السَّابِع	التَّاسِع	السَّادِس

23.10 وصفی یا ترتیبی اعداد (مؤنث)

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
الأولى	الثّانِيَة	الثَّالِثَة	الرَّابِعَة	الخامِسَة	السَّادسَة	السَّابِعَة	الثَّامِنَة	التَّاسِعَة	العاشِرَة

23.10.1 نمبرات کو ترتیب وار لکھیں۔

التَّاسِعَة	العاشِرَة	السَّابِعَة	السَّادِسَة	الثّامِنَة
السَّادِسَة				

23.10.2 نمبرات کو خانہ میں دیئے گئے لفظ کے مطابق لکھیے۔

السَّابِعَة	التّاسِعَة	السّادِسَة	العاشِرَة	الثّامِنَة
8	10	7	9	6

23.10.3 معلومات کی جانچ۔

(۱) 20،40،60،80 ان کی عربی لکھیے۔

(۲) 1150 کو عربی میں کیسے لکھیں گے؟

(۳) 4000 کی عربی بنائیے؟

(۴) 500000 اور 1000000 کی عربی لکھیے۔

23.11 دنوں اور مہینوں کے نام:

23.11.1 ہفتہ کے ایام

یوم السبت	ہفتہ	یوم الأحد	اتوار
یوم الاثنین	پیر	یوم الثُلاثاء	منگل
یومُ الأَرْبِعاءِ	چہارشنبہ	یومُ الخَمِیْسِ	جمعرات
یومُ الجُمُعَةِ	جمعہ		

23.11.2 شمسی مہینوں کے نام

يَنَايِر. (كانون الثاني)	فَبْرَايِر. (شُباط)	مارس. (آذار)	ابريل. (نِيسان)
مايو. (أيّار)	يُونِيُو. (حُزيران)	يوليو. (تَمُّوز)	أغسطس. (آب)
سبتمبر. (أَيْلُول)	أكتوبر. (تشرين الأول)	نوفمبر. (تشرين الثانى)	ديسمبر. (كانون الأول)

23.11.3 قمری مہینوں کے نام

1) مُحَرّم	2) صَفَر	3) ربيع الأول	4) ربيع الثانى
5) جُمادى الأولى	6) جُمادى الثانية	7) رجب	8) شَعْبَان
9) رَمَضَان	10) شَوّال	11) ذُوْ القَعْدَةِ	12) ذُوْ الحِجَّةِ

23.11.4 عربی میں ہفتہ کے دنوں کے نام لکھیے۔

السَّبْت						

23.11.5 ہفتہ کے ناموں کو ترتیب وار لکھیے۔

الخَميس	السَّبْت	الإِثْنَيْن	الأَرْبِعاء	الأَحَد	الجُمُعَة	الثَّلاثاء

23.11.6 شمسی مہینوں کے نام ترتیب وار لکھیے۔

يَنَايِر. (كانون الأول)					

23.11.7 قمری مہینوں کے نام ترتیب وار لکھیے۔

۱) مُحَرّم					

23.12 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔ سبق میں مذکور متن کا ترجمہ اپنے الفاظ میں کیجیے۔

2۔ شمسی اور قمری مہینوں کے عربی نام لکھیے۔

3۔ ایک سے لے کر بیس (20) تک کے اعداد لکھیے۔

4۔ مندرجہ ذیل کلمات کا اردو ترجمہ کیجیے۔

1) اللسان   **2) الرئة**   **3) القلب**   **۴) الرأس**   **5) الذقن**

6) الصدر   **7) المعدة**   **8) الأمعاء**   **9) الساق**   **10) الركبة**

بلاک۔6　　　اکائی۔24

(اسماء الفواکه)

اکائی کے اجزا

24.1　مقصد
24.2　اصل متن
24.3　متن کا ترجمہ
24.4　اصل متن پر مبنی مشقیں
24.5　متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
24.6　نمونے کے امتحانی سوالات
24.7　فرہنگ

24.1 مقصد:

میوے اور پھل ہمارے روزمرہ کی زندگی میں استعمال کی جانے والی اہم ترین اشیا میں سے ہیں، اور ہر روز ہمیں اس کی ضرورت پیش آتی ہے، لہذا عربی زبان کے طالب علم کے لیے ان کے ناموں سے واقفیت ضروری ہے۔ اس اکائی میں میوے اور پھلوں کے متعلق ایک مکالمہ پیش کیا گیا ہے، جسے پڑھنے کے بعد طلبہ ان میووں کے ناموں سے واقف ہوں گے اور اس کے استعمال کو عربی زبان میں سیکھیں گے۔

24.2 اصل متن:

هـاشمٌ و حامدٌ صديقانِ حميمَانِ، و هما طالبَانِ في مدْرَسَةٍ ثانويةٍ، و يوْمًا كانت عطلةٌ في المدْرسة، فخرجَا مِنَ الْبيتِ فِي الساعةِ العاشرةِ صباحًا، و أرادَا الذّهابَ إلَى السُّوْقِ، وَفِيْ الطَّرِيْقِ قابَلَهُمَا رشيدٌ و مجيدٌ، فذهبُوْا جميعًا إلى سُوْقِ الْخَضْرَوَات.

وعـنـدمـا وَصَـلُـوْا هناک رأَوْا دكانينَ كثيرةً ومحلّاتِ الفواكهِ والخضرواتِ، ذهَبَ هاشمٌ و رشيدٌ إلى محلِّ الفواكهِ، وكان كلُّ نوعٍ من الفواكهِ موجودًا فيه؛ مثل التفاح ، والبرتقال، و البطيخ، والأناناس، والرُّمّان، والمانجو، والعنب، والفَرَاوِلَةُ وغيرها.

رشيد	:	**هل تُحِبُّ الْجَوَّافَةَ والبَابَايَا يا هاشمُ؟**
هاشم	:	**نعم، أُحِبُّ الجوافةَ يا أخي لكنْ لا أحب البابايا.**
رشيد	:	**أنظرْ يا هاشم! هذه فاكهةٌ جديدةٌ.**
هاشم	:	**نعم، هذه جديدة و مفيدة جدًا، اسمها كيوي.**
هاشم	:	**هل تحبُّ توتٌ أسود يا رشيد؟**
رشيد	:	**نعم، أحبّهُ كثيرًا.**
رشيد	:	**أنظر هناک ، ما هُوَ؟**
هاشم	:	**هو قِنْوُالمَوْزِ، وهو مُعَلَّقٌ،وفيه موز أصفر، و موز أحمر أيضًا**
رشيد	:	**أهو رخيصٌ؟**
هاشم	:	**لا، بل الموزُ الأصفر رخيصٌ، والموزالأحمرُ غالٍ جدًّا.**

بيْنَمَا هُمَا كذلک إذْ جَاءَ حامدٌ ومجيدٌ إليهما، فقال هاشمٌ:أين ذهبتما يا حامد ويا مجيد؟ نحن ذهبنا إلى تـلـک الْـقِـرْطَـاسِيّةِ، واشتـريْنَا من هناک أدواتٍ مدرسيةً ومكتبيةً مِثلَ أقلامٍ و دفاترَ، و شاهدنَا هُناک كتبًا كثيرةً نافعةً.

مجيد	:	**لماذا جئتما إلى السوقِ يا أخواني.**
هاشم	:	**جئنا لنَشْتَرِيَ بعْضَ الفواكهِ.**
حامد و هاشم	:	**أين ذهبَ رشيدٌ؟**
هاشم	:	**أَعْتَقِدُ أنَّهُ يَشْتَرِيْ الْفَوَاكِهَ مِنْ ذلک المحلِّ، هَيَّأ بِنَا نذْهبُ إليه!**

بعدما وصلوا هناک.

حامد : ماذا اشتريتَ يا رشيدُ؟

رشيد : اشتريتُ فواكهَ مختلفةً، مثْلَ: رمّانٍ و عنبٍ و تفاحٍ و موزٍ و تينٍ و برتقالٍ.

مجيد : هل الرّمانُ مفيدٌ لنا يا أصدقائي؟

حامد : نعم! هو مفيدٌ جدًا في فصل الصّيفِ و البرتقالُ أيضًا مفيدٌ فيه.

رشيد : أيها الأصدقاء! هل تعْرِفُوْنَ ما هي سَلْطَةُ الفواكه؟

هاشم وحامد ومجيد : لا، لا نعرف ما هي؟

رشيد : إنّهـا تُجهَّز بالفواكِه المختلفة، واليومَ سنأكلها إن شاء الله بعد العودة إلى البيت. لقد تَعِبْنَا اليومَ، هَيَّأْ بنا نعود.

الجميع : نعم! هيَّأْ بِنَا.

24.3 متن کا ترجمہ:

ہاشم اور حامد دونوں آپس میں گہرے دوست ہیں، اور وہ دونوں سکنڈری اسکول کے طالب علم ہیں، ایک دن ان دونوں کو چھٹّی تھی، وہ دونوں صبح دس بجے بازار جانے کے ارادے سے گھر سے نکلے، راستے میں ان سے رشید اور مجید ملے، تو وہ سب مل کر سبزی منڈی گئے۔

جب وہ سب وہاں پہنچے تو بہت سے پھلوں اور ترکاریوں کی دکانوں کو دیکھا، ہاشم اور رشید میوہ والے کی دکان پر گئے، جس میں ہر قسم کے پھل موجود تھے۔ مثلاً: سیب، سنترہ، تربوز، اناناس، انار، آم، انگور، اور اسٹرابری وغیرہ۔

رشید : ہاشم! کیا تمہیں جام/امرود پسند ہے یا پپیتا؟

ہاشم : ہاں، مجھے جام/امرود پسند ہے، لیکن پپیتا پسند نہیں ہے۔

رشید ہاشم! دیکھو یہ نیا پھل ہے۔

ہاشم : ہاں! یہ نیا اور بہت فائدہ مند پھل ہے، اس کا نام ''کیوی'' ہے۔

ہاشم : رشید! کیا تمہیں شہتوت پسند ہے؟

رشید : ہاں! وہ مجھے بہت پسند ہے۔

رشید : اُدھر دیکھو، وہ کیا ہے؟

ہاشم : وہ کیلا کی پھنی ہے اور وہ لٹکی ہوئی ہے، اس میں پیلے کیلےہیں اور لال بھی ہیں۔

رشید : کیا وہ سستے ہیں؟

ہاشم : نہیں! بلکہ پیلےپیلے سستے ہیں اور لال بہت مہنگے ہیں۔

اسی دوران حامد اور مجید ان دونوں کے پاس آئے۔

ہاشم نے کہا: حامد اور مجید! تم دنوں کہاں گئے تھے؟

حامد : ہم اس اسٹیشنری کی دوکان پر گئے، اور ہم نے وہاں سے اسکول اور آفس سے متعلق ضروری اشیا خریدی، جیسے: قلم، نوٹ بک، اور ہم نے وہاں بہت ساری نفع بخش کتابیں دیکھی۔

مجید : بھائیو! تم دونوں بازار کیوں آئے ہو؟

ہاشم : ہم کچھ میوے خریدنے کے لیے آئے ہیں۔

حامد : ہاشم! رشید کہاں گیا؟

ہاشم : میرا خیال ہے کہ وہ اس دکان سے پھل خرید رہا ہے، چلو ہم بھی اس کے پاس چلتے ہیں۔

جب وہ سب وہاں پہنچے تو حامد نے کہا: رشید! تم نے کیا خریدا؟

رشید : میں نے کچھ پھل خریدے ہیں، مثلاً: انار، انگور، سیب، کیلا، انجیر اور سنترہ۔

مجید : دوستو! کیا انار ہمارے لیے فائدہ مند ہے؟

حامد : ہاں! وہ گرما کے موسم میں انتہائی فائدہ مند ہے اور سنترہ بھی اس میں مفید ہے۔

رشید : دوستو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ''فروٹ سلاڈ'' کیا ہے؟

ہاشم، حامد اور مجید نہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کیا ہے۔

رشید : وہ مختلف پھلوں سے تیار کیا جاتا ہے، آج گھر لوٹنے کے بعد ان شاء اللہ ہم اسے کھائیں گے، ہم اب بہت تھک چکے ہیں، لہٰذا ہمیں گھر لوٹنا چاہیے۔

سب نے کہا : ہاں! چلو چلتے ہیں۔

24.4 اصل متن پر مبنی مشقیں:

1۔ درج ذیل سوالات کے جوابات عربی میں دیں۔

1. أين خرج حامد و هاشم؟
2. كم نوعا من الفاكهة موجودة في محل الفواكه؟
3. ما هو اسم الفاكهة الجديدة؟
4. لماذا ذهبوا إلى السوق؟
5. هل اشترى رشيد الفواكه؟
6. كيف تجهّز سلطة الفواكة؟

2۔ درست جملوں کے آگے (✓) اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیں۔

1. (ا) هاشم و رشيد مدرّسان في مدرسة ثانوية ( )

(ب) هاشم و رشيد طالبان في مدرسة ثانوية ( )

2. (ا) هاشم و رشيد أخوان شقيقان ( )

(ب) هاشم و رشيد صديقان حميمان ( )

3. (ا) إنّهما خرجا إلى المسجد صباحًا ( )

(ب) إنّهما خرجا إلى السوق في الساعة العاشرة صباحًا. ( )

4. (ا) إنهما ذهبا لشراء الخضراوات ( )

(ب) إنهما ذهبا لشراء الفواكه ( )

5. (ا) سلطة الفواكه تجهز بالخضراوات ( )

(ب) سلطة الفواكه تجُهَّز بالفواكه ( )

3۔ پانچ ایسے پھلوں کے نام لکھیں جنہیں آپ پسند کرتے ہیں، اور پانچ اُن پھلوں کے نام لکھیں جو آپ کو پسند نہیں ہے۔

4۔ آنے والے جملوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کریں۔

1. لون التفاح ______________

2. ______________ لونها أصفر.

3. ______________ مفيد في فصل الصيف.

4. الفاكهة الجديدة اسمها ______________

5. خرج هاشم و حامد إلى ______________

6. كل نوع من الفاكهة كانت موجودة في______________

7. قيمة العنب ______________

8. البرتقال ______________ جدًا.

9. يحب رشيد ______________ ولا يحب ______________

10. قِنْوُ الموز ______________

11. الموز الأحمر ______________ جدًا

12. اشترى رشيد ______________

13. لون المانجو ______________

5. درج ذیل پھلوں کے اوصاف اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

الموز	التفاح	العنب
الرمان	البرتقال	الفراولة

6۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1. هل تشرب عصير التفاح؟
2. أ فاكهاني أبوك؟
3. هل ذهب زيد إلى السوق؟
4. هل تاكل الموز كل يوم صباحًا؟
5. هل شاهدت شجرة المانجو؟
6. لماذا ما اشتريت العنب من السوق؟
7. هل هذه البنت تشرب عصير الرمان؟
8. أيّ فاكهة لا تحب؟
9. أيّ فاكهة تحب؟
10. هل اشترى والده الفواكه أم الخضرات؟

7۔ درج ذیل اسما کو جملوں میں استعمال کریں۔

الفاكهاني	التفاح	الرمان	السوق
سلطة الفواكه	عصير		

24.5 متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

ج:1

1. خرج حامد و هاشم إلى السوق.
2. كل نوع من الفاكهة موجودة فى محل الفواكه.
3. اسم الفاكهة الجديدة "كيوى"
4. ذهبا إلى السوق لشراء الفواكه.
5. نعم، اشترى رشيد بعض الفواكه، منها رمان و عنب و تفاح و موز و تين و برتقال.
6. إنّها تُجَهَّزُ بالفواكه.

ج:2

1. (ا) (×) غير صحيح
(ب) (✓) صحيح

2. (ا) (×) غير صحيح
(ب) (✓) صحيح

3. (ا) (×) غير صحيح
(ب) (✓) صحيح

4. (ا) (×) غير صحيح
(ب) (✓) صحيح

5. (ا) (×) غير صحيح
(ب) (✓) صحيح

ج:3

(1) 1.مانجو 2.برتقال 3.توت أسود
4.بِطِّيخٌ أَحْمَرُ 5.شَمَّامٌ

(2) 1.سَفَرْجَلٌ هِنْدِيٌّ 2.جوّافة 3.الببايا
4.البطاطا الحُلْوَةُ 5.إجَّاصٌ

ج:4

1. لون التفاح أحمر
2. فاكهة المانجو لونها أصفر
3. الرمان مفيد في فصل الصيف.
4. الفاكهة الجديدة اسمها "كيوى"
5. خرج هاشم و حامد إلى السوق
6. كل نوع من الفواكه كانت موجودة في محل الفواكه
7. قيمة العنب غالية
8. البرتقال حامض جدًا
9. يحب رشيد الجوافة ولا يحب البابايا

10. قنو الموز معلق

11. الموز الأحمر غالٍ جدًا

12. اشترى رشيد بعض الفواكه

13. لون المانجو أصفر

ج:5

الموز:

1 هذه فاكهة مفيدة جدًّا، لونها أصفروحجمها طويل، فيها فوائد كثيرة للصغاروللكبار أيضًا، ويوجد فيها كثير من البروتين ومن فوائدها، أنه من يأكلها كل يوم صباحًا فانها تصونه من أمراض كثيرة.

التفاح:

1 هذه فاكهة مفيدة ولذيذة جدًّا، حجمها صغير مثل الكرة، ولونها أحمر، و بعض من التفاح لونه أخضر، و أشجارها توجد كثيرًا في الأماكن الباردة و خاصة في كشمير.

العنب:

1 العنب هو فاكهة من الفواكه المفيدة لونها أخضر وأسود أيضًاحجمها صغير جدًّا مثل العيون، عصيرها لذيذ جدًّا، يشربه الناس لتقوية الجسم، يوجد فيه البروتين بأكثر كمية.

الرمان:

1 هذه فاكهة لذيذة، لونها أحمر، و فيها حبوب كثيرة جدًّا، حجمها صغير مثل التفاح، يأكلها الناس برغبة و شوق.و فيها فوائد كثيرة، توجد أشجارها كثيرًا في الهند. بعض الناس يشربون عصيرها، حيث أنها مفيدة للصحة، وهي تزيد في الدم.

البرتقال:

1 هو أيضًا فاكهة لذيذة، قشرها ثخين جدًا. ولبّها لذيذٌ، ربما تكون حلوًا و ربما حامض جدًا، و عصيرها أيضا لذيذ يستخدمه الناس فى فصل الصيف، وهو يقوّي الجسم.

الفراولة:

1 إن الثمار والفواكه من نعم الله تعالىٰ، وهى مفيدة جدًّا للصحة.بعضها يفيد جدًّا في فصل الصيف و بعضها يفيد في فصل الشتاء.الفواكه التى توجد فِيْ فَصْلَ الصيف منها الفراولة، حجمها أصغر جدًّا.لونها أحمر، يوجد فيها كثير من البروتين.

ج:6

1. نعم، أشرب عصير التفاح.
2. لا، ماذهب زيد إلى السوق.

3. **نعم، آكل الموز كل يوم صباحًا.**

4. **نعم، شاهدت شجرة المانجو.**

5. **لأنه ليس بجيّد.**

6. **لا، بل هذه البنت تشرب الحليب.**

7. **لا أحب البابايا.**

8. **أحب التمر.**

9. **اشترى والده الفواكه.**

ج:7

1. **جلس الفاكهاني في الدكان.**

2. **التفاح حلو جدًّا.**

3. **الرمان حامض.**

4. **ذهبت إلى السوق.**

5. **سلطة الفواكه تجهّز بالفواكه المختلفة.**

6. **هذا عصير العنب.**

24.6 نمونے کے امتحانی سوالات:

1۔عربی میں کچھ پھلوں کے نام لکھیے ۔

2۔مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کریں

1) الفاكهة على --------------

2)فاكهة ------------- مفيدة فى فصل الصيف

3)---------- معلق فى محل الفواكه

4) عصير ----------- مفيد للصحة

24.7 فرہنگ:

حميم	:	گہرا،مخلص
قابل، يقابل، مقابلة	:	ملنا،آمنا سامنا ہونا
التفاح	:	سیب
البرتقال	:	موسمبی،سنترہ

البِطِّيخُ	:	تربوز
الأناناس	:	اناناس
الرُمّان	:	انار
المانجو	:	آم
العِنَب	:	انگور
الفَرَاوِلَة	:	اسٹرابری
الجَوّافَة	:	جام/امرود
البابايا	:	پاپائی/پپیتا
قِنوُ الْمَوْزِ	:	کیلے کی پھنی
مُعَلَّقٌ	:	لٹکا ہوا ہونا
أصْفَرُ (م) صفراء	:	پیلا، زرد
أحْمَرُ (م) حمراء	:	لال/سرخ
غالٍ	:	مہنگا
دَفْتَرٌ (ج) دفاتر	:	نوٹ بک، کاپی
مِسْطَرَةٌ،(ج) مساطر	:	اسکیل
وصلَ، يَصِل، وصولا	:	پہنچنا
التِّين	:	انجیر
سَلْطَةُ الْفَوَاكِهِ	:	فروٹ سلاد
تَعِبَ، يَتْعَبُ، تعبًا	:	تھکنا
رجعَ، يرْجِعُ، رجوعًا	:	لوٹنا/واپس ہونا
أُسْرَةٌ	:	خاندان/کنبہ
جَهَّزَ، يُجهّز، تجهيزًا	:	تیار کرنا
نوعٌ (ج) أنواعُ	:	قسم/نوع
فصْلُ الصَّيْفِ	:	موسم گرما
حَجْمٌ	:	سائز
العَصِيْر	:	جوس، شربت

شَاهَدَ، يُشَاهِدُ، مُشَاهدةٌ	:	دیکھنا
أحب، يحب	:	پسند کرنا، چاہنا
الخضراوات	:	ترکاریاں
سَفَرْجَلٌ هِنْدِيٌّ	:	سیتا پھل،شریفہ
شَمّام	:	خربوزہ
البطاطا الحُلْوَةُ	:	شکرقند
إِجَّاص	:	ناشپاتی

بلاک۔6 اکائی۔25

(وسائل النقل)

اکائی کے اجزا

25.1 مقصد
25.2 مفید الفاظ و معانی
25.3 متن
25.4 متن کا ترجمہ
25.5 نمونے کے امتحانی سوالات

25.1 مقصد:

1 اس اکائی میں آپ ذرائع نقل وحمل کے مختلف وسائل سے واقف ہوں گے۔اور اسکے متعلق ایک مکالمہ پڑھیں گے۔

25.2 مفید الفاظ ومعانی:

1. نَقْلٌ= نقل وحمل	2. حركة المرور = ٹرافک
3. مطار =ائیر پورٹ	4. طائرة = ہوائی جہاز
5. قطار =ٹرین	6. سيارة = کار
7. سيارة الأجرة = ٹیکسی	8. محطة مترو الأنفاق =سب وے اسٹیشن
9. شاحنة =لاری/ ٹرک	10. موقف السيارات =پارکنگ
11. حافلة =بس	12. قارب = کشتی
13. شارع =سڑک	14. إشارة المرور = سگنل
15. محطة القطار = ریلوے اسٹیشن	16. موقف الحافلات =بس اسٹیشن
17. الرَّصِيْفُ = پلاٹ فارم	18.التذكرة (ج) التذاكر = ٹکٹ
19. الطريق السريع =ہائی وے	20.السائق =ڈرائیور

25.3 متن:

خالد : السلام عليكم

محمد : وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته

خالد : أهلا ومرحبا بک يا أخي في مطارِ حيدر آباد الدَّوْلِيِّ، الحمد لله على سلامتک.

حامد : سلّمک الله، ما شاء الله! مطارُ حيدرآباد الدولی جميلٌ جدًّا.

خالد : نعم هذا المطار الجديد هو الأول من نوعه على مستوى الهند.

حامد : عندما هَبَطَتِ الطّائرةُ شاهدتُ طائراتِ خطوط طيران كثيرةً واقفةً على المطار، والمطار كبير جدا.

خالد : مئاتُ الرِّحُلات تطير أكثر من خمسين خطوط طيران محليا ودوليا.

حامد : كم عدد سكان مدينة حيدر آباد؟

خالد : أكثر من ٧ ملايين نسمةٍ فی مدينة حيدر آباد وهي خامسُ أكبرِ الـمُدُنِ فی الهند.

حامد : هل حَجَزْتَ الْفُنْدُقَ وَمَا اسْمُهٗ؟

خالد : نعم! حَجَزْتُ فندقَ "تاج أوبرا "وهو على بُعْدِ 25 كيلومترا من هنا.

محمد : كيف نذهبُ إلى الفندق؟

خالد : هيَّأْ بِنَا حَجَزْتُ سيارة أجرة من شركة "سما"، سنصل خلال نصف ساعة إلى الفندق.

حامد : جيّد ما شاء الله! مدينة كبيرة وجميلة حقا.

خالد : نعم! مدينة حيدر آباد كبيرة وجميلة؛ ولكن شوارعها مزدحمة.

حامد : إذن نتأخر في الوصول إلى الفندق؟

خالد : لا بل نصل خلال نصف ساعة؛ نحن نذهب على خطٍّ سريعٍ من فوق الجسر، وهو أطول جسر في الهند.

حامد : ما هي وسائل النقل في المدينة لعامة الناس؟

محمد : عندنا وسائل النقل كثيرة: النقل الجماعي الحكومي، وآلاف من الباصات تنقل عامة الناس عبر المدينة شرقا وغربا، شمالا وجنوبا، والنقل الجماعي قسم الباصات له ثلاثة أقسام:

باصات مكيفة:أسعارها غالية، وباصات سريعة :غير مكيفة أسعارها متوسطة، وباصات عاديةأسعارها منخفضة.

خالد : كم راكبا يركب في باص واحد؟

حامد : يركب أكثر من 50راكبا.

خالد : هل يوجد في المدينة نظام القطار المحلي.

حامد : نعم! هنا في المدينة نظامان للقطار المحلي. قطار عادي يغط مسافة 100كيلو متر في المدينة وقطار مترو وهو نظام جديد يسير على جسر يغط مسافة أكثر من 75كيلومتر حاليا، والأعمال مستمرة لتمديد مسافتها وتوسيع دائرتها.

حامد : أرى سيارات كثيرة في الشوارع، أهذه سيارات خاصة؟

خالد : نعم هنا سيارات خاصة وسيارات أجرة تحت إدارة الشركات المحلية والعالمية مثل أولا، وأوبر وسما وميرا وغيرها.

حامد : كيف تسافر من حيدر آباد إلى مدينة أخرى مثل بنجلور، ودلهي وغيرهما؟

خالد : يمكن السفر بالقطار لأن شبكة سكة الحديد في الهند هي ثاني أكبر شبكة في العالم، وأكثر من خمسة آلاف قطار تسير يوميا في ضواحي الهند.

حامد : هل هناك شركات خاصة للباصات لنقل الناس؟

خالد : نعم هناك نظام نقل جماعي حكومي ونظام خاص إلى مدن كثيرة من حيدرآباد.

حامد : أريد أن أسافر إلى بنجلور، كم ساعة تستغرق رحلة بالباص؟

خالد : تستغرق 7ساعات فقط بالباص المكيف، تركب منتصف الليل وتنزل صباحا.

حامد : احجز لي مقعدين بعد أسبوع وأنت أيضاً تسافر معي.

خالد : إن شاء الله كما تحب و الآن وصلنا الفندق.

حامد : شكرا لک يا خالد أنا أستريح قليلا ثم أتصل بک.

خالد : حسناً وإلى اللقاء .

25.4 متن کا ترجمہ:

خالد : السلام علیکم

حامد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خالد : میرے بھائی! حیدرآباد بین الاقوامی (انٹرنیشنل) ایرپورٹ میں آپ کا استقبال ہے۔

حامد : اللہ آپ کو سلامت رکھے، ماشاءاللہ! حیدرآباد بین الاقوامی ایرپورٹ بہت خوبصورت ہے۔

خالد : ہاں یہ نیا ہے، اور ہندوستانی سطح پر اپنی نوعیت کا یہ پہلا ایرپورٹ ہے۔

حامد : جب جہاز اترا تو میں نے ایرپورٹ پر کئی سارے ایرلائنس کے جہازوں کو رُکے ہوئے دیکھا، اور ایرپورٹ بھی بہت بڑا ہے۔

خالد : 50 سے زائد مقامی و بین الاقوامی ایرلائنس کی سینکڑوں پروازیں یہاں سے پرواز کرتی ہیں۔

حامد : شہر حیدرآباد کی آبادی کتنی ہے؟

خالد : حیدرآباد میں 70 لاکھ سے زیادہ لوگ ہیں اور یہ ہندوستان کا پانچواں بڑا شہر ہے۔

حامد : آپ نے جو ہوٹل بک کرایا ہے اسکا نام کیا ہے؟

خالد : میں نے ہوٹل ''تاج اوبرائے'' بک کرایا ہے وہ یہاں سے 25 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

حامد : ہم ہوٹل کیسے جائیں گے؟

خالد : آیئے! میں نے ''سما'' کمپنی کی ٹیکسی بک کی ہے، ہم آدھے گھنٹے کے اندر ہوٹل پہنچ جائیں گے۔

حامد : اچھا! ماشاءاللہ! واقعی! شہر خوبصورت اور بڑا ہے۔

خالد : ہاں! شہر حیدرآباد بڑا اور خوبصورت ہے لیکن اس کی سڑکیں پرہجوم ہیں۔

حامد : تو کیا ہمیں پہنچنے میں دیر ہوگی؟

خالد : نہیں، ہم آدھے گھنٹے میں پہنچ جائیں گے؛ ہم برج کے اوپر ہائی وے سے جائیں گے، جو کہ ہندوستان کا سب سے لمبا برج ہے۔

حامد : اس شہر میں عوام کے لیے ذرائع نقل وحمل کیا کیا ہیں؟

خالد : ہمارے پاس ذرائع نقل وحمل بہت ہیں، ایک تو حکومتی نقل وحمل ہے، ہزاروں بسیں جو کہ لوگوں کو شہر سے مشرقی، مغربی، شمالی اور جنوبی علاقوں تک پہنچاتے ہیں، اجتماعی حمل ونقل میں بس شعبہ کی تین قسمیں ہیں: ایرکنڈیشن بس جنکا کرایہ مہنگا ہے، غیر ایرکنڈیشن مٹرو بس انکا کرایہ متوسط ہے اور عام بس جنکی کرایہ کم ہے۔

حامد : ایک بس میں کتنے مسافر سوار ہوسکتے ہیں؟

خالد : 50 سے زائد مسافر سوار ہوسکتے ہیں۔

حامد : کیا اس شہر میں مقامی ریلوے سسٹم موجود ہے؟

خالد : ہاں اس شہر میں دو مقامی ریلوے سسٹم ہیں؛ ایک عام ریل جو کہ شہر کے 100 کلومیٹر کا احاطہ کرتی ہے جبکہ دوسری میٹرو ریل جو فی الوقت برج پر سے 75 کلومیٹر کا احاطہ کرتی ہے، یہ نیا نظام ہے، اور اس کی مسافت کو بڑھانے اور دائرے کو وسیع کرنے کا کام ابھی جاری ہے .

حامد : میں سڑکوں پر کافی کاریں دیکھ رہا ہوں، کیا یہ پرائیویٹ کاریں ہیں؟

خالد : ہاں! یہ پرائیویٹ کاریں ہیں اس کے علاوہ مقامی و عالمی کمپنیوں جیسے اولا، اوبر، سا اور میرا کے تحت چلنے والی ٹیکسیاں بھی موجود ہیں .

حامد : آپ لوگ حیدرآباد سے دوسرے شہر جیسے بنگلور، دہلی وغیرہ کیسے سفر کرتے ہیں؟

خالد : آپ ریل سے سفر کرسکتے ہیں، کیونکہ ہندوستان کا ریلوے دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ریلوے نظام ہے اور ہندوستان کے اطراف و اکناف میں یومیہ 5 ہزار سے زائد ٹرین چلتی ہیں۔

حامد : کیا یہاں لوگوں کے نقل و حمل کی بسوں کے لیے پرائیویٹ کمپنیاں ہیں؟

خالد : ہاں! یہاں حیدرآباد سے دوسرے کئی سارے شہروں تک جانے کے لیے نقل و حمل کے سرکاری اور پرائیوٹ انتظامات موجود ہیں۔

حامد : میں بنگلور کا سفر کرنا چاہتا ہوں، بس سے کتنا وقت ہوگا؟

خالد : ایرکنڈیشن بس سے صرف 7 گھنٹے لگیں گے، اگر آپ درمیانی رات میں بیٹھیں گے تو صبح سویرے پہنچ جائیں گے۔

حامد : ایک ہفتہ بعد میرے لیے دو سیٹ بک کرائیے آپ بھی میرے ساتھ سفر کریں گے۔

خالد : ان شاء اللہ، جیسی آپ کی مرضی، اب ہم ہوٹل پہنچ چکے ہیں۔

حامد : آپ کا شکریہ خالد! میں تھوڑی دیر آرام کر کے پھر آپ کو فون کرتا ہوں۔

خالد : ٹھیک ہے!

25.5 نمونے کے امتحانی سوالات:

1) پانچ ایسے ذرائع نقل و حمل کے بارے میں عربی میں لکھیے جو آپ کو پسند ہے اور اس کی وجہ بھی بتلائیے۔

2) سبق میں ذکر کیے گئے تمام ذرائع کے نام اور ان کی خصوصیات لکھیے۔

3) متن کا ترجمہ اپنے الفاظ میں کیجیے۔

4) بس اسٹیشن پر موجود مسافر اور ٹکٹ کلیکٹر کے درمیان ایک مکالمہ تحریر کیجیے۔

بلاک۔6 اکائی نمبر۔26

(عن حجرة الدرس)

اکائی کے اجزا

26.1 مقصد
26.2 اصل متن
26.3 متن کا ترجمہ
26.4 متن پر مبنی مشقیں
26.5 متن پر مبنی مشقوں کے جوابات
26.6 نمونے کے امتحانی سوالات
26.7 فرہنگ

26.1 مقصد:

کسی بھی اسکول یا مدرسہ میں کمرۂ جماعت کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، کیوں کہ مختلف ماحول سے تعلق رکھنے والے طلبہ ایک مقام پر جمع ہو کر تعلیم حاصل کرتے ہیں وہیں ایک دوسرے کی تہذیب و ثقافت سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ اکائی کمرۂ جماعت کے عنوان پر ترتیب دی گئی ہے، جس سے طلبہ ایک طرف تو جماعت کے آداب سے واقف ہوں گے تو دوسری طرف کمرۂ جماعت سے متعلق اشیا کو عربی زبان میں کس طرح ادا کیا جاتا ہے اس سے بھی آگاہی حاصل کریں گے۔ نیز اس سے متعلق مشقوں کو بھی حل کریں گے۔

26.2 اصل متن:

عبدالله : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

عبد الرحمان : وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته، كيف حالُک يا أخي؟ مَنْ أنت؟

عبدالله : أنا طالب جديدٌ في هذه المدرَسَةِ، و أنا مِنْ فرنسا.

عبد الرحمان : أهلًا و سَهْلًا، مرحَبا بِک يا أَخِيْ،أَنَا زَمِيْلُکَ، اسمِي عبدُالرَّحمان، وما اسمُکَ يا أخي؟

عبدالله : اسمِيُ عبدُاللّٰهِ، و أين حجرة الدرس يا أخي؟

عبدالرحمان : تِلکَ حجرةُ الدَّرسِ، وهُنَاکَ الأستاذُ جالسٌ علَى الْكرسِيّ وكذلک الطُّلابُ جَالِسُونَ عَلَى مَقاعِدِهم أمامَ الأستاذ.

عبدالله : هل هُنَاک سُبُّوْرَةٌ؟

عبدالرحمان : نعم هناک سُبّوْرَةٌ سوداءُ، يكتبُ علَيْها الْأُسْتَاذُ بالطَّبَاشِيْر المُلَوَّنَةِ عِنْدَالحَاجة، والطُّلّابُ ينظُرونَ إلَيْها.

عبدالله : ماذا في أيدي الطلاب يا صَدِيقيْ؟

عبدالرحمان : في أَيْدِيْهِمْ كُتُبٌ و دفاترُ و أقلامٌ، يَكْتُبُوْنَ فِيْ دفاترِهِمْ بالْأَقْلامِ الدَّرسَ الْجَدِيْدَ.

عبدالله : ماذا يفعلُ الطلاب الآن؟

عبدالرحمان : إنهم يَسْمَعُوْن الدّرْسَ من الأستاذِ، والأستَاذُ يَشرحُه لَهُمْ .

عبدالله : مَن هو الطَّالبُ الذي وقفَ بينَهم؟

عبدالرحمان : إنه عريفٌ، أمرهُ الأستاذُ بقراءَ ةِ الدرسِ الجَديد.

عبدالله : أيها الصَدِيْقُ! هل حُجْرةُ الدرسِ صغيرةٌ أم كبيرةٌ؟

عبدالرحمان : حجرة الدرس كبيرةٌ، فيها نوافذُ واسعةٌ، و على جُدرَانِها لوائحُ جميلةٌ ملوّنةٌ، و فيها طاولاتٌ و مِرْوَحَاتٌ كَثِيْرَةٌ.

عبدالله : كيف يجلسُ الطُلاب فيها؟

عبدالرحمان : إنهم يجلسون فيها بالأدبِ والاحترامِ،لا يضحكون ولا يتكلّمون، و يستمعون الدَّرسَ برغبةٍ شديدة و عنايةٍ فائقةٍ، و يفهَمونه جَيّدًا، ولا يَلتفتون يَمينًا ولا شِمالا خلال الدرس، إذ هُو من سوء الأدب.

عبدالله : كم طالبًا في حجرةِ الدّرس يا أخي؟

عبدالرحمان : فيها سبعةَ عشَرَ طالبًا.

عبدالله : مَن هُم الطّلابُ الذين جلَسوا أمام الأستَاذ؟ كأنّهم إخوانُک.

عبدالرحمان : نعم، هم إخواني، إنّهم يَدرسون في هذهِ المدرسَةِ.

عبدالله : أخي،أ ليس هنا ملعَبٌ؟

عبدالرحمان : بلٰى، هنا يوجَد ملعَبٌ كبيرٌ جدًا، وهو خلفَ مبنى المدرسة.

عبدالله : فمتى نذهَبُ إليه يا أخي؟

عبدالرحمان : بعد عشرة دقائقَ، سيرِنُّ الجرس، ونحن نذهب جَميعًا إلى الملْعبِ، و نلْعبُ فيه كُرَّة القَدم .

26.3 متن کا ترجمہ:

عبداللہ : السلام عليكم ورحمت الله وبركاته

عبدالرحمان : وعليكم السلام ورحمت الله وبركاته. میرے بھائی تم کیسے ہو؟ تم کون ہو؟

عبداللہ : میں اس مدرسہ کا نیا طالب علم ہوں، اور میرا تعلق فرانس سے ہے۔

عبدالرحمان : خوش آمدید میرے بھائی، میں آپ کا جماعت ساتھی ہوں، میرا نام عبدالرحمان ہے اور آپ کا کیا نام ہے؟

عبداللہ : میرا نام عبداللہ ہے، میرے بھائی کمرۂ جماعت کہاں ہے؟

عبدالرحمان : وہ کمرۂ جماعت ہے اور وہاں پر استاد کرسی پر بیٹھے ہیں، اسی طرح طلبہ استاد کے سامنے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہیں۔

عبداللہ : کیا وہاں بورڈ ہے؟

عبدالرحمان : ہاں، وہاں بلیک بورڈ ہے، استاد ضرورت کے وقت اس پر رنگین چاک سے لکھتے ہیں اور طلبہ اس کی طرف دیکھتے ہیں۔

عبداللہ : میرے دوست! طلبہ کے ہاتھوں میں کیا ہے؟

عبدالرحمان : ان کے ہاتھوں میں کتابیں، رجسٹرس اور قلم ہیں، وہ اپنے رجسٹر میں قلموں سے نیا سبق لکھتے ہیں۔

عبداللہ : طلبہ اب کیا کر رہے ہیں؟

عبدالرحمان : وہ سب استاد سے سبق سن رہے ہیں، اور استاد ان کو سبق سمجھا رہے ہیں۔

عبداللہ : وہ کون طالب علم ہے جو ان کے درمیان کھڑا ہوا۔

عبدالرحمان : وہ مانیٹر ہے، استاد نے اسے نیا سبق پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

عبداللہ : میرے دوست! کیا کمرۂ جماعت بڑا ہے یا چھوٹا ہے؟

عبدالرحمان : کمرۂ جماعت بڑا ہے، اس میں کشادہ کھڑکیاں ہیں اور اس کی دیواروں پر رنگ برنگے خوبصورت چارٹ ہیں، اور اس میں بے شمار میز اور پنکھے ہیں۔

عبداللہ : طلبہ اس میں کیسے بیٹھتے ہیں؟

عبدالرحمان : وہ اس میں انتہائی ادب واحترام سے بیٹھتے ہیں، نہ ہنستے ہیں اور نا گفتگو کرتے ہیں اور سبق کو انتہائی شوق ورغبت سے سنتے ہیں، اس کو اچھی طرح سمجھتے ہیں، اور وہ سبق کے دوران دائیں بائیں نہیں دیکھتے، کیونکہ وہ بے ادبی میں سے ہے۔

عبداللہ : میرے بھائی! کمرۂ جماعت میں کتنے طلبہ موجود ہیں؟

عبدالرحمان : کمرۂ جماعت میں 17 طلبہ موجود ہیں۔

عبداللہ : استاد کے سامنے جو طلبہ بیٹھے ہیں وہ کون ہیں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب آپ کے بھائی ہیں۔

عبدالرحمان : جی ہاں! وہ سب میرے بھائی ہیں، وہ سب اسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

عبداللہ : بھائی! کیا یہاں کھیلنے کے لیے کوئی میدان نہیں ہے؟

عبدالرحمان : کیوں نہیں! یہاں کھیل کا ایک بڑا میدان ہے، جو مدرسہ کی عمارت کے پیچھے ہے۔

عبداللہ : بھائی! تو پھر ہم وہاں کب جائیں گے؟

عبدالرحمان : دس منٹ بعد گھنٹی ہوگی، پھر ہم سب مل کر میدان جائیں گے اور وہاں فٹ بال کھیلیں گے۔

26.4 متن پر مبنی مشقیں:

1۔ درج ذیل سوالات کے جوابات عربی میں دیں۔

1. من أين عبدالله؟
2. أين جلس الأستاذ و التلاميذ؟
3. أين السبورة وما لونها؟
4. بأي شيئ يكتب الأستاذ على السبورة؟
5. هل يسمع الطلاب الدرس من الأستاذ؟
6. بما ذا أمر الأستاذ العريف؟
7. كم طالبا في حجرة الدرس؟
8. هل يضحک التلاميذ عند الدرس؟
9. هل حجرة الدرس صغيرة؟

2۔ درست جملوں کے آگے (✓) اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیں۔

1. (ا) عبدالله من الولايات المتحدة ( )
   (ب) عبدالله من فرنسا ( )
2. (ا) في حجرة الدرس سبورة بيضاء ( )
   (ب) في حجرة الدرس سبورة سوداء ( )

3. (ا) التلاميذ جالسون على الكراسي، والأستاذ جالس على المقعد ( )

(ب) الأستاذ جالس علي الكرسي، والتلاميذ جالسون على المقاعد ( )

4. (ا) يضحک التلاميذ عند الدرس ( )

(ب) يتجنّب التلاميذ بالضحک والمحادثة خلال الدرس ( )

5. (ا) في حجرة الدرس خمسة عشر طالبا ( )

(ب) في حجرة الدرس سبعة عشر طالبا ( )

3۔ کلاس روم کے کچھ اُوصاف اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

4۔ آنے والے جملوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کریں۔

1. حجرة الدرس ____________________

2. فيها سبورة ____________________

3. جدرانها مزينة ب ____________________

4. الأستاذ جلس فيها على ____________________

5. والطلاب جالسون على ____________________

6. في حجرة الدرس ____________________

7. يجلس الطلاب فيها____________________

8. لا ينظرون خلال الدرس ____________________

9. يسمع الطلاب الدرس ____________________

10. إن التجنب بالضحک والمزاح فيها...............

5. درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کریں۔

الأستاذ	التلميذ	لوائح	القلم
السبورة	المقعد	الدرس	جلس
قرأ	نهض	نظر	سمع

6۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1. هل الأستاذ يضرب الطلاب؟

2. أ أنت طالب في هذه المدرسة؟

3. هل حجرة الدرس خلف مبنى المدرسة؟

4. هل تنام في حجرة الدرس؟

5. هل تضحک أمام الأستاذ؟

6. هل المقاعد في الميدان؟

7. هل يقرأ التلاميذ معًا الدرس الجديد؟

8. هل يدرّس العريف الطلاب؟

7۔ آنے والے کلمات کو ان کے موافق کلمات سے ملائیں۔

1.	المدرسة	–	المرسم
2.	الأستاذ	–	المدير
3.	القلم	–	الطلاب
4.	السبورة	–	الكتاب
5.	المبرأة	–	الطبشورة
6.	الكرسي	–	المدير

26.5 متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

-1

1. هو من فرنسا.

2. جلس الأستاذ على الكرسي والطلاب على مقاعدهم.

3. السبورة في حجرة الدرس ولونها أسود.

4. يكتب الأستاذ بالطبشورة الملونة على السبورة

5. نعم، يسمع التلاميذ الدرس من الأستاذ.

6. أمر الأستاذ العريف بقراء ة الدرس الجديد.

7. سبعة عشر طالبا في حجرة الدرس.

8. لا، لا يضحک الطلاب عندالدرس.

9. لا، حجرة الدرس كبيرة.

-2

(ا) عبدالله من الولايات المتحدة (×) غير صحيح

(ب) عبدالله من فرنسا (✓) صحيح

(ا)	في حجرة الدرس سبورة بيضاء	(×)	غير صحيح
(ب)	في حجرة الدرس سبورة سوداء	(✓)	صحيح
(ا)	الطلاب جالسون على الكرسي، والأستاذ جالس على المقعد	(×)	
(ب)	الأستاذ جالس علي الكرسي، والطلاب جالسون على المقاعد	(✓)	
(ا)	يضحك الطلاب عندالدرس	(×)	غير صحيح
(ب)	يتجنّب الطلاب بالضحك والمحادثة خلال الدرس	(✓)	صحيح
(ا)	في حجرة الدرس خمسة عشر طالبا	(×)	غير صحيح
(ب)	في حجرة الدرس سبعة عشر طالبا	(✓)	صحيح

-3

هـذه حجرة الدرس، حجرة الدرس كبيرة لا صغيرة، فيها نوافذ و سبورة سوداء، يكتب الأستاذ عليها بالطباشير، وفيها كرسي ومقاعد عديدة، الأستاذ يجلس علي الكرسي، والطلاب يجلسون على المقاعد، و فيها مروحتين يستريح التلاميذ بهما.

حجرة الدرس لها آداب، يجب علي التلاميذ أن يراعوها، منها:

الدخول بالإذن

الجلوس بالأدب و الاحترام

عدم الضحك والمحادثة فيها أمام الأستاذ

عدم النظر فيها إلى اليمين و الشمال خلال الدرس

سماع الدرس من الأستاذ برغبة و عناية

-4

1. حجرة الدرس <u>كبيرة وجميلة جدًا</u>
2. فيها سبورة <u>سوداء</u>
3. جدرانها مُزَيّنة <u>بلوائح ملوّنة جميلة</u>
4. الأستاذ جلس فيها علي <u>الكرسي</u>
5. الطلاب جالسون على <u>المقاعد</u>
6. في حجرة الدرس <u>نوافذ</u>
7. يجلس الطلاب فيها <u>بالأدب والاحترام</u>
8. لا ينظرون خلال الدرس <u>يمينًا ولا شمالًا</u>
9. يسمع الطلاب الدرس <u>برغبة و عناية</u>
10. إن التجنّب بالضحك والمزاح فيها <u>من آداب حجرة الدرس</u>

-5

1) الأستاذ : حضر الأستاذ في حجرة الدرس.

2) التلميذ : :يسمع التلاميذ الدرس الجديد من الأستاذ.

3) لوائح : في حجرة الدرس لوائح جميلة.

4) القلم : يكتب الأستاذ بالقلم في السجل.

5) السبورة : ينظر التلاميذ إلي السبورة.

6) المقعد : جلس التلاميذ علي المقاعد.

7) الدرس : قرأ العريف الدرس الجديد.

8) جلس : جلس الأستاذ علي الكرسي.

9) نهض نهضتُ مِنَ النوْمِ صَبَاحًا

10) نظر : نظر الأستاذ إلي التلاميذ.

11) سمع : سمع الولد خبرًا جديدًا

-6

1. لا، لا يضرب الأستاذ الطلاب.
2. نعم أنا طالب جديدٌ في هذه المدرسة.
3. لا، حجرة الدرس في مبنى المدرسة.
4. لا، لا أنام في حجرة الدرس، لأنه ليس من آدابها.
5. لا، لا أضحک أمام الأستاذ.
6. لا، بل المقاعد في حجرة الدرس.
7. لا، يقرأ التلاميذ معًا الدرس الجديد.
8. لا، بل الأستاذ يدرّس، لا العريف.

-7

1.	المدرسة	الطاولة
2.	الأستاذ	المرسم
3.	القلم	الطالب
4.	السبورة	الكتاب
5.	المبرأة	الطبشورة

1. المدرسة والمدير

2. الأستاذ والطلاب

3. القلم والكتاب

4. السبورة والطبشورة

5. المبرأة والمرسم

6. الكرسي والطاولة

26.6 نمونے کے امتحانی سوالات:

1) درج ذیل عبارت کا ترجمہ کیجیے۔

هل هُنَاك سُبُّوْرَةٌ؟ نعم هناك سُبُّوْرَةٌ سوداءُ، يكتبُ عليها الأُستاذُ بالطَّبْشُوْرَةِ المُلَوَّنَةِ عِنْدَالحاجة، والطُّلّابُ ينظُرونَ إليْها.ماذا في أيدي الطلاب يا صَدِيقي؟ في أَيْدِيهِمْ كُتُبٌ و دفاترُ و أقلامٌ، يَكْتُبُوْنَ فِيْ دفاترِهِمْ بالأَقْلامِ الدَّرسَ الْجَدِيْدَ.

2) کلاس روم کے کچھ اوصاف اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

3) آنے والے جملوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کریں

1) جدران حجرة الدرس مزينة ....

2) .... هو الذي أمره الأستاذ بقراء ة الدرس.

3) يكتب الأستاذ على ....

4) ذهب الطلاب إلى ....

26.7 فرہنگ:

حجرة الدرس	:	کلاس روم، کمرۂ جماعت
جلس	:	بیٹھنا
المقاعد	:	بنچ
الطبشورة (ج) الطباشير	:	چاک
شرح. يشرح شرحًا	:	وضاحت کرنا، تشریح کرنا
وقف	:	ٹھہرنا
نافذة (ج) نوافذ	:	کھڑکی
عريف	:	مانیٹر
لوحة (ج) لوائح	:	چارٹ
ملوّنة	:	رنگ برنگے، رنگین
طاولة (ج) طاولات	:	میز، ٹیبل

تنجّب، يتجنّب، تجنبًا	:	پرہیز کرنا، اجتناب کرنا
الضحک	:	ہنسی
ملعب	:	کھیل کا میدان، اسٹیڈیم
بناء / مبنی	:	عمارت
رَنّ الجرس	:	گھنٹی بجنا، بیل بجنا
کرة القدم	:	فٹ بال
لون (ج) ألوان	:	رنگ، کلر
الولایات المتحدة	:	امریکہ/ریاست ہائے متحدہ
جدار (ج) جدُر وجدران	:	دیوار